یوں لاؤ ان سے ہم دل صد پارہ ڈھونڈ کر
دیکھا جہاں کہیں کوئی ٹکڑا اوٹھا لیا

Checked 1975

رسالہ

تذکیر و تانیث

موسومہ بہ

کار آمد نظم

مؤلفہ

جناب میکش صاحب تہانوی

کارپردازوں کے اہتمام سے

مطبع مفید دکن واقع چارکمان میں طبع ہوا

نوٹ۔ سنٹرل بکڈپو دکن متعلقہ مطبع مفید دکن واقع چارکمان حیدرآباد میں ہر قسم کی کتابیں ارزاں قیمت پر فروخت ہوتی ہیں

کار آمد نظم

۱۳۵۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اما بعد ارباب فن کا خوشہ چین مبتلا تہانوی عرض کرتا ہے کہ اس تذکیر و تانیث کی بحث مین کئی رسالے بہت کچہہ شرح و بسط کی ساتہہ طبع ہو چکے ہین مگر اُنمین صدہا الفاظ ایسے بہی موجود ہین کہ جنکی تذکیر و تانیث ہر شخص جانتا ہے اسواسطے اس ہیچمدان نے اُن رسالون مین سے وہ الفاظ اخذ کئے ہین کہ جنمین اکثر اختلاف واقع ہوا ہی یا وہ الفاظ جنکی تذکیر و تانیث مین نظم کرنے کے وقت شبہہ واقع ہوتا ہے۔ اور شعراے دہلی و لکہنو نے مختلف طور پر استعمال کیا ہے ایسے مختصر رسالہ ہمارے اون نازک خیال شعرا کو بہت کچہہ فایدہ دے سکتا ہے جو ہماتن دہلی و لکہنو کی پیروی کرتے ہین۔ اور اون حضرات کے بہی کار آمد ہو سکتا ہے جو بغیر سوچے سمجہے مختلف فیہ الفاظ پر بحث کر بیٹہتے ہین اسیواسطے اسمین کسی کسی لفظ پر کہین کہین کچہہ حاشیہ بہی لکہدیا ہے کہ جس سے اوس لفظ کا رواج فی زماننا معلوم ہو سکتا ہے اور نام اس رسالہ کا کار آمد نظم رکہا ہے اگر کہین کوئی غلطی بتقاضاے بشریت رہگئی ہو اسکو ناظرین خود اپنی قلم اصلاح سے درست فرمالین واللہ اعلم بالصواب

ردیف الف

لغات	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
استغنا	مونث	ناسخ لکھنوی	شکل اونکی دیکھکر ہوتی ہے استغنا مجھے	یہہ بخیل اس عہد کے ناسخ کم از حاتم نہین
املا و انشا	مونث	رشک لکھنوی	نامۂ جانان ہے کیا لکھا میری تقدیر کا	خط کی انشا اور ہے لکھنے کی املا اور ہے
بہا	مذکر	آتش لکھنوی	قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہے قدر	عدم آب سے ارزان ہو بہا گوہر کا
بہا "قیمت"	مونث	یاس لکھنوی	روز ای چشم یہ اشکون کی بہا دینی تھی	دیکھے یہہ گوہر شہوار بہا لینی تھی
صہبا	مونث	آتش لکھنوی	خون دل آنکھون مین اسطرح سے بھر جاتا ہے	جام مین جیسے کہ صہبا سبو آتی ہے
مینا	مذکر	اسیر لکھنوی	پرتو پڑا ہے جب سے اوس چشم نرگسی کا	لبریز مے ہی مینا سونیکی آرسی مین
نشو و نما	مذکر	ناسخ لکھنوی	خط کو روے یار پر نشو و نما ہوتا نہین	سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین
نشو و نما	مونث	صبا لکھنوی	چشم پر آب سے ہی نشو و نما ساونکی	نفس سرد نے باندھی ہے ہوا ساونکی
			ردیف بای موحدہ	
آب "چمک"	مذکر	آتش لکھنوی	منہ ہی مین یا الٰہی ہیکشونکو موت آئے	کیا گھر کی قدر جب آگھر جاتا رہا
ایضاً	"	بحر لکھنوی	جبکہ سمجھے زندگی مرنا شمشیر یار	اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہو گیا
آب	مونث	ناسخ لکھنوی	کہین دیکھی ہے شاید آبداری تیر دندان کی	کہ مارے شرم کے پانی سے ہے آب گہر پتلی
ایضاً	"	ظفر دہلوی	بل بہ ناکامی کہ اس تشنہ گلو کے حلق تک	پہونچا جب دم اوسکا تب آب خنجر کم ہوئی
جیب	مونث	امیر لکھنوی	ترا غمزہ ہے وہ طرار جب گلشن مین آیا ہے	گلونکی جیب کتری ہے گرہ کاٹی ہے شبنم کی
جیب	مذکر	ناسخ لکھنوی	نہ جنون مین ہی کہا بخت نے عریان مجھکو	طوق نے جیب دیا دشت نے دامان مجھکو
عندلیب	مذکر	اسیر لکھنوی	طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے اسیر	ہر چمن مین عندلیب خوش بیان ہوتا نہین
عندلیب	مونث	رند لکھنوی	کئی دن سے ہے گھات مین صیاد	عندلیب آجکل مین پھنستی ہے
نقاب	مونث	امیر لکھنوی	اوٹھا جو پردہ تو کیا شرم ہی بھی شب وصل	بڑی نقاب تیرے منہ پہ لے نگار باقی ہے
نقاب	مذکر	داغ دہلوی	کم کم اوٹھتا وہ نقاب آہ کی طاقت ہی نہ تھی	کاش اکبار ہمین منہ نہ دکھایا ہوتا

لفظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
			ردیف بائے فارسی	
تپ	مونث	آتش لکھنوی	جو گنہ وصل مین سرزد ہوے تھے عفو ہوے	فارغ البال ہوا مین تپ ہجران آئی
سیپ	مونث	برق لکھنوی	مال سے اور ہوس مال کی بڑھ جاتی ہے	سائل قطرہ ہوی سیپ جو دیا پایا
			ردیف تائے مثناۃ	
بسنت	مونث	بحر لکھنوی	متوجہ ہے کدہر یار کہان آئی بسنت	کسکے گلدستہ مین اوسکے گل رخسار بندھے
ایضاً	؍؍	نصیر دہلوی	جوڑا پہن کے زرد چمن مین سحر بسنت	کیا شاخ زعفران ہی بنی سر بسر بسنت
خرابات	مونث	ظفر دہلوی	نکلینگے خانقاہ سے جسوقت پہر ہی	ہم ہونگے رند ہونگے خرابات ہوئیگی
قامت	مونث	ناسخ لکھنوی	قامت موزون نظر آئے مجہے جائے الف	تہا شروع عاشقی دل ہی بسم اللہ کا
قامت	مذکر	آتش لکھنوی	قامت موزون تصور مین قیامت ہو گیا	چشم کی گردش نے کار فتنۂ دوران ہو گیا
جست	مونث	برق لکھنوی	ہستی سے تا بملک عدم ایک جست تہی	جہپکی نہ آنکہ بہی کہ ادہر سے ادہر گیا
کات	مونث	امیر لکھنوی	کہینچ شمشیر ادا میان نہین کیا رکھی ہے	یہہ بہی کیا کاٹ ہے قاتل کہ چہپا رکھی ہے
			ردیف تائے ہندی	
اوٹ	مذکر	رشک لکھنوی	ہم اگر چاہین تصور کرکے دیکہین بے حجاب	پہر یہہ کس سے شرم کا پردہ حیا کا اوٹ ہے
اوٹ	مونث	جرات دہلوی	جرات کرو نہین کیا کہ جو مل بیٹہتے ہین ہم	تو بہی حجاب عشق کی آپس مین اوٹ ہے
تلچھٹ	مونث	امیر لکھنوی	ساقی کا دل ضرور مکدر ہے کچہہ نہ کچہہ	تلچہٹ ہوی ہی ہمکو عنایت شراب کی
تلچھٹ	مذکر	اختر لکھنوی	کسکی مے خراب ہو ساقی	اسکا تلچہٹ خمار کرتا ہے
کاٹ	مونث	جلال لکھنوی	میری نرفیون نے بہی میری ہی کاٹ کی	تلوار بنگیا جو مقدر ہماب (?) گیا
کاٹ	مذکر	امیر لکھنوی	توڑ کر سینہ کو کاٹا ہی بنری مژگان نے دل	توڑا سین تیر کا ہے کاٹ ہے شمشیر کا
			ردیف ثائے مثلثہ	

لفظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
بحث	مؤنث	صبا لکھنوی	سمنت با تو نکا تری کیا دین جواب	بحث ہوئی دو بدو اچھی نہین
			ردیف جیم تازی	
امتزاج ملنا ۱۲	مذکر	رشک لکھنوی	ہوا ہے یہ میرے زمانہ مین امتزاج شراب	کہ اب مزاج یہان ہو گیا مزاج شراب
معراج	مذکر	ناسخ لکھنوی	کسی دل تک رسائی ہو سکے تو عرش ہے یہہ بھی	عزیز دگر نہین معراج ممکن عرش اعظم کا
معراج عروج کرنا ۱۲	مؤنث	داغ دہلوی	صد شکر پہونچ فخر زمان تک تو ہوی	معراج مجھے ایسے مکان تک تو ہوی
			ردیف حاے حطی	
ترشح	مذکر	امیر لکھنوی	خدا کیواسطے لا کنتی مے کو توای ساقی	ترشح ہو رہا ہے کچھہ ہوا ہے سرد ساحل کی
ترشح	مؤنث	تسلیم لکھنوی	ترشح جب ہوئی ابر ہوس کی	ہوی کچھہ انتہا آغاز بس کی
			ردیف خاے معجمہ	
دوزخ	مؤنث	داغ دہلوی	کافر دن ہی سے جب بھری دوزخ	غیر کے واسطے عذاب کہان
دوزخ	مذکر	امیر لکھنوی	ہو وہ تردامن جلا سکتا نہین دوزخ مجھے	کثرت عصیان نے ایمن کر دیا تغریر سے
			ردیف دال مہملہ	
ایجاد	مذکر	نسیم دہلوی	قبر پر آیا ہے دینے کو مبارکباد مرگ	یہہ نیا ایجاد ہے میرے ستم ایجاد کا
تقلید	مؤنث	داغ دہلوی	ہمنے تقلید خضر کی لیکن	چلتے پھرتے بھی تو بسر نہوی
دُرد	مذکر	آتش لکھنوی	کہتے ہین جسکو عطر یہہ مردم گلاب کا	اے ترک دُرد ہے تری جھوٹی شراب کا
درود	مؤنث	داغ دہلوی	کیا قبر ناتوان کی ترے بے نمود ہی	افسوس فاتحہ ہے نہ جسکی درود ہے
ساعد پہونچا ۱۲	مؤنث	مصحفی دہلوی	مہندی زیادہ مت مل ساعد حنائی ہوگی	ناحق کو قتل اوس سے ساری خدائی ہوگی
ساعد	مذکر	آتش لکھنوی	ساعد زیبا تو ہین الماس کے ترشے ہوے	اک نظر ساق بلورین بھی تو دیکھا چاہئے
سد	مؤنث	رشک لکھنوی	شوق نظارۂ آئینہ رخال پیدا ہوے	مجھکو سو بار سکندر کی اگر سد ملجاے

[illegible]	[illegible]	[illegible]	شعر	
سد	مذکر	ناسخ لکھنوی	یہہ عہد دولت ساقی مین سد باب ہا	کہ محتسب بھی یہان بر سر حساب ہا
صاد	مذکر	اختر لکھنوی	رشک سے ہجر مین ہمین اتنا	وصل کا صاد با وصال رہا
صاد	مونث	نسیم لکھنوی	صاد آنکھونکی دیکھکر لب پر کی	بینائی کی چہرے پر نظر کی
گزند	مذکر	ناسخ لکھنوی	ظالم سے اہل فیض کو ہوتا ہنین گزند	ہے نخل باردار کو ربیع تبر کہان
گزند	مونث	صبا لکھنوی	گیسوی یار سے کس کسکو گزندین پہونچین	اژدر کے کاٹا کئے یہہ افعی رہزن کیا کیا
گیند	مونث	ظفر دہلوی	جی نزاکت سے کلائی کی دہڑکتا ہی مرا	ہاتہہ مین گیند اوٹہاتے تمنے اوچہالی بیدہڑک
گیند	مذکر	امیر لکھنوی	ستارے مرے دیکہے بہالے ہوے ہین	یہہ سب گیند اونکے اوچہالے ہوے ہین
مد	مذکر	اسیر لکھنوی	خط ہوا روشن جو لکہا عارض جانان کا مصحف	دایرہ مہتاب رشک کہکشان مد ہوگیا
مد	مونث	ناسخ لکھنوی	قاصد یہہ کہیو غور سے عرضی کو دیکہئے	مد ہے شبیہ آہ کے زار و نزار کی
			ردیف رای مہملہ	
اگر	مذکر	اختر لکھنوی	گر آئے بو الفت محبوب کی تو کیا	دیگا نہ لپیٹ قبر پہ میری اگر ایسی
بہور	مذکر	ذوق دہلوی	سحر وصل کی مانگون جو دعا	بہور کردے شب فرقت میرا
بہور	مونث	ناسخ لکھنوی	ہجر کی شب کا جو ہے ایسا ہی طور	صبح ہوتے ہوتے ابہی بہور ہوی
پکار	مونث	داغ دہلوی	نالہ کرنا تو قیامت تہا کہ پہلی آہ مین	آسمان پر کی فرشتون نے پکار آنیکو تہی
دوپہر	مونث	ناسخ لکھنوی	اے روز فراق نیم جان ہون	تیری ابہی دوپہر بہی ہے
زنار جینو	مونث	رشک لکھنوی	بیخود یہہ تیری راہ مین ہین شیخ و برہمن	تسبیح گر پڑی کہین زنار گر پڑی
زنار	مذکر	وزیر لکھنوی	کافر ہوا ہون پہلے سے عشق اے وزیر	زنار مجہکو چاہئے موج شراب کا
شمار	مذکر	داغ دہلوی	کیا کرینگے اہل محشر میرے داغونکا شمار	عشق کی دولت سے گویا گنج قارون ملگیا ہے
غور	مونث	رند لکھنوی	ڈالدی بیب کلیجے مین غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگارون کی

لغات	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
فکر	مونث	اسیر لکھنوی	دیکھے دل فکر پیش و پس کیسی	ابتدا انتہا نکالی ہے
فکر	مذکر	داغ دہلوی	قرار آہی گیا غم میں جی سنبہل ہی گیا	گئے وہ دن کہ جو تہا فکر جان جانیکا
فیر	مونث	ظفر دہلوی	عاشق کو جو دکہائی فرنگی پسر نے توپ	پایا نہ کچہہ وہ کہنے کہ بس فیر ہوگئی
مور	مونث	ناسخ لکھنوی	خال سیہ ہے گیسو خمدار کے تلے	یا دب رہی ہے مور کسی مار کے تلے
مور	مذکر	صبا لکھنوی	دیدۂ غور میں اعلے ہوے ادنے ادنے	ایک اک مور بھی رتبہ میں سلیمان نکلا
			ردیف زائے معجمہ	
طرز	مونث	داغ دہلوی	آؤ میدان میں گر غیر کی الفت ہے نہیں	چہکے کیون سیکہتے ہو طرز محبت میری
طرز	مذکر	کیف لکھنوی	ایک بھی شعر نہ برسون میں سنایا اچھا	ہمنے اے کیف ترا طرز سخن دیکھ لیا
گریز	مونث	ناسخ لکھنوی	عشق جب وارد ہوا کی عقل نے دلسے گریز	ایکجا دیکھا ہے کسنے شیر اور روباہ کو
گریز	مذکر	رشک لکھنوی	جس سے گریز تہا مجہے اسکا اشتیاق	کام لیا ہے عشق نے جبر سے اختیار کا
			ردیف سین مہملہ	
التماس	مونث	رشک لکھنوی	صنم پرست ملیں یا خدا شناس مجھے	دعاے وصل کی رہتی ہے التماس مجھے
التماس	مذکر	مومن دہلوی	فلک رس ہو غوغا مناجات کا	کرون التماس اپنی حاجات کا
دسترس	مونث	ذوق دہلوی	لب تک اوسکے جو ہوئی دسترس جام شراب	بنگیا خال لب اوسکا مگس جام شراب
دسترس	مذکر	رشک لکھنوی	پایا جو دسترس تو بڑا رنگ لائیگا	دُزد حنا کے ہاتہ سر دست تو ٹسے
سانس	مونث	امیر لکھنوی	جا کر مسیح اور مریضون کو دین شفا	اپنی تو سانس تم کی صدا سے بگڑ گئی
ایضاً	”	ذوق دہلوی	تم آئے کیا جو آئے گھڑی دو گھڑی کے بعد	سینہ میں ہوگی سانس اڑی دو گھڑی کے بعد
سانس	مذکر	داغ دہلوی	دیکھہ لینے کو ترے سانس لگا رکھا ہے	ورنہ بیمار غم ہجر میں کیا رکھا ہے
فانوس	مونث	منیر لکھنوی	فانوس میں گر شیشۂ گردون کی نہیں ہیں	روشن ہے مہ و مہر کی طلعت کی برابر

لفظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
			ردیف شین معجمہ	
آغوش	مونث	مومن دہلوی	آغوش گور ہوگئی آخر اُلہامان	آسان نہین ہے آپکے بسمل کو تہاما
آغوش	مذکر	رند لکہنوی	مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بہی	واکبہی لنے نہ میرے واسطے آغوش کیا
بناگوش	مونث	آتش لکہنوی	دیکہتا ہون محسن کے عالم کو مین پیری کے ساتھ	مجہکو بہائی ہے بناگوش صنم گوہر کے ساتھ
خفاش	مذکر	آتش لکہنوی	یاد مین تیری رقیب روسیہ جاگا تو کیا	مرتبہ عالی ہو خفاش شب بیدار کا
خلش	مونث	داغ دہلوی	قیامت کی خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش	میرے دلمین تری حسرت نے یاکا نٹا ہے چہا لے مین
خلش	مذکر	امیر لکہنوی	بہولتی آنکہین نہین اکدم تجہی اے شہسوار	یاد تیری دلسے رکہتی ہے خلش مہمیز کا
عیش	مذکر	امیر لکہنوی	نہ ملے مجہکو مرے حالپہ رونیوالے	عیش کیا کہ یہان غمکا بہی اسباب نہین
قلمتراش	مونث	رشک لکہنوی	میری نئی تراش رہی ہے سر قلم	کرتی ہے ہاتہ صاف ہماری قلمتراش
			ردیف طائے مہملہ	
صراط	مونث	اسیر لکہنوی	رکہنا سمجہ سمجہ کے قدم چاہیئے یہان	دنیا نہین صراط ہے یوم الورود کی
			ردیف ظائے معجمہ	
لفظ	مذکر	ناسخ لکہنوی	ہے طلب سے اسقدر نفرت کہ رہتا ہے خیال	آشنا ہے لفظ لب بر بابِ استقبال کا
لفظ	مونث	رشک لکہنوی	وصل کی رات بنایا ہے شوق گیسو	شام لفظین مین سفیدی ہے سحر کاغذ کی
			ردیف عین مہملہ	
تتبع	مذکر	ناسخ لکہنوی	کب ہماری فکر سے ہوتا ہے سودا کا جواب	ہان تتبع کرتے ہین ناسخ ہم استاد کا
رجوع	مذکر	ناسخ لکہنوی	ایسا طبیب کون ہے اے گل کہ بارہا	تجہسے رجوع نرگس بیمار نے کیا
رجوع	مونث	برق لکہنوی	دل اوس صنم سے دم نزع پہر گیا اے برق	رجوع اوسسے کی جب مرض کو طول ہوا
متاع	مونث	امیر لکہنوی	یہ فوج غم آگری اکدم مین ساری لٹ گئی	جتنی متاع صبر تہی مجہہ خستہ جان کے دل کے پاس

لغات	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
متاع (پونجی ۱۲)	مذکر	نسیم دہلوی	کی گھر ریزی ہمارے آبلون نے ٹوٹ کر	تہا متاع عمر جو وقف بیابان ہوگیا
مزرع (کھیتی ۱۲)	مونث	رند لکھنوی	آبیاری ابر رحمت نے نکی اے برس	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوی
نزاع (جھگڑا ۱۲)	مونث	اسیر لکھنوی	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیون نزاعین تم مین آے گبرو مسلمان گئین
			ردیف غین معجمہ	
آروغ (ڈکار ۱۲)	مذکر	ظفر دہلوی	کل اک حریص نے تخفیف وقت پر خوان	عجب کیا ظفر آروغ پہ آروغ کیا
			ردیف فا	
اُف	مونث	داغ دہلوی	بات کیسی وہ ہو گئے ہین خفا	منہ سے جب اُف ذرا نکالی ہے
ایضاً	"	مومن دہلوی	بے گنہ مجھکو ستایا اوس نے	اُف نکی تو بھی جلایا اوس نے
اُف	مذکر	آتش لکھنوی	سوزش دل سے زبانکو نہ ہوی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ ہمنے نہ کہلا راز اپنا
برف	مونث	ناسخ لکھنوی	ہو کے پانی جو برف بہتی ہے	چشمہ نہر مین وہ جاری ہے
کف	مونث	برق لکھنوی	زیب و زینت سے مری حسن خداداد ہی بڑھ	کف مرے پا کبھی مہندی سے حنائی ہوی
کف	مذکر	آتش لکھنوی	کیا چمک کر نکلا تہا صورت ملائے پارے سے	سامنے خورشید کے اوسنے کف پا کر دیا
کیف	مونث	ناسخ لکھنوی	ہماری کیف سزاوار اقتباب نہین	خیال چشم ہے کچھ ساغر شراب نہین
کیف	مذکر	نسیم دہلوی	بیہوشیان نصیب ہین سامعین کو	کیف شراب ناب مرے ہر سخن مین تہا
			ردیف قاف	
طمطراق (کروفر ۱۲)	مونث	ناسخ لکھنوی	سب طمطراق کہلگئی پردہ نکلیے	گھر آپکا رقیبون سے بازار ہوگیا
فندق	مونث	ناسخ لکھنوی	ہے اوسکے ہاتہ مین جو چھڑی او فندقین	کیا شاخ خشک مین نظر آئے ثمر مجھے
			ردیف کاف تازی	
تاک	مونث	داغ دہلوی	تھوڑی نظر گذر کی ملے ہمکو ساقیا	ہے اپنی تاک جانب ساغر لگی ہوی

لغت	تذکیر و تانیث	ثبوت	شعر	
ناک	مذکر	آتش لکھنوی	اینڈتا تہا تیرے ستون کیطرح سی باغ مین	صاحب کیفیت اپنے سلسلہ مین ناک تہا
ترک	مذکر	ناسخ لکھنوی	یاد ایام کہ یان ترک شکیبائی نہ تہا	ہر گلی شہر کی اک کوچہ تہا رسوائی کا
ترک	مونث	مسکین تہانوی	کی ہمسے ترک غیر پہ لطف و کرم ہوا	اوسکا تو غم نہین تہا مگر اسکا غم ہوا
ڈانک	مونث	داغ دہلوی	ہچکیون کی ملک الموت نے نہلائی تہی ڈانک	موت کے گھر مین ہی دعوت تہی بیمارونکی
ڈانک	مذکر	آتش لکھنوی	اوڑایا بانکی تحریر نے اوراق کے دانتونکو	نگین کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا
شلک	مونث	امیر لکھنوی	میخانہ مین جو قلقل مینا کی ہے صدا	گویا یہہ عیدگاہ شلک ہے یہہ عید کی
کبک	مونث	صبا لکھنوی	وہ یکایک باغ مین پہونچی جو اٹھلاتے ہوے	کبک بہاگی سامنے سے ٹہوکرین کہاتی ہوی
کبک	مذکر	ناسخ لکھنوی	تو شراب آتشین پیتا ہے وہ کہاتا ہی آگ	بس تو نہین ہوگا مقلد کبک تیری چال کا
گزک	مونث	صبا لکھنوی	بوسے آنکہونکے کباب نرگسی سے ہین لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین
محک	مذکر	ناسخ لکھنوی	نفاق اوس سے نہان کیا ہو چہپے شرک خفی کیونکر	محک ہے اوسکا سنگ آستانہ نیک و بدکا
سلک	مذکر	ناسخ لکھنوی	خجلت دندان جانان سے گہر ہے آب آب	سلک گوہر اپنی مژگان کیطرح تر ہو گیا
سلک	مونث	صبا لکھنوی	اونکی بتیسی جو یاد آتی ہے تو کہتے ہین ہم	کیا ہاتہ سے وہ سلک گہر ملتی نہین
ناوک	مونث	امیر لکھنوی	ہے سبب غلطان نہین آنا دل افگن خاک پر	چہینے لیتی ہی قضا ناوک تری نخچیر سے
ناوک	مذکر	داغ دہلوی	دل اپنا چین سے رہتا نہین اک آن پہلو مین	مگر دلمین تمہارا ناوک دلدوز رہتا ہے
نوک جہونک	مونث	داغ دہلوی	ہے کلام لطف مین بہی اک طرح کی نوک جہونک	بیٹہی چہریان چلتی ہین شیرینی تقریر سے

ردیف کاف فارسی

لغت	تذکیر و تانیث	ثبوت	شعر	
جنگ	مونث	ناسخ لکھنوی	صلح نامہ جو لکہا تیرے خط مشکین نے	تری جنگ جو کچہ مرے اور اغیار کے تہی
ریگ	مونث	امیر لکھنوی	ملگہہ کشتی بہے یارب یکس شیرین شمائل کی	جو شربت آب دریا ہی تو شکر ریگ ساحل کی
چورنگ	مذکر	آتش لکھنوی	کشتہ مژہ پر تیغ ابرو ہی چلے	اے شکار انداز ہو چورنگ اس نخچیر کا

۹

ردیف لام

لفظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
ببول	مونث	ناسخ لکھنوی	دلکو خوش آتی ہین صحرا کی ببولین پرخار	اب کسی سرو گل اندام سے کچھ کام نہین
بلبل	مونث	علوی لکھنوی	شاخ پر بیٹھے اگر جو تھی اگڑی بلبل	صحن گلزار مین گل سے گئی بگڑی بلبل
بلبل	مونث	داغ دہلوی	وہ چشم مست جو گلشن مین گل سے لڑتی ہے	اشارہ کرتی ہے بلبل کہ اک گلاس مجھے
ایضاً	مذکر	امیر لکھنوی	مین شعر پڑھکے بزم سے کیا اوٹھ گیا امیر	بلبل چہک کے صحن چمن سے نکل گیا
ایضاً	مذکر	آتش	بلبل ہوا تیر کے تو کیا دیگا خون بہا	خالی ہر اک گرہ نظر آتی ہے دام کی
چہل بل	مونث	امیر	ہر قدم پر ہوئی اہل تماشا پامال	کبک تاؤس کو تیری سی جو چہل بل آئے
سیل	مذکر	رشک	کوہ جودی سے ہوا اونچا جو میرا سیل اشک	روح بولی نوح کی طوفان پورا ہو گیا
سیل	مونث	بحر لکھنوی	کہتے تو کہتا مین اونہین حاتم یہ کیا کہون	اک سیل بہگئی عرق انفعال کی
شمائل	مذکر	ناسخ لکھنوی	کیا فضائل دیے خدا نے اوسے	کیا شمائل دیے خدا نے اوسے
طحال	مونث	بحر لکھنوی	ایذا اوٹھائی کرکے محبت کے حوصلے	عشاق کو طحال ہوئی دل بٹہے ہین
عنادل (تلی)	مذکر	ناسخ لکھنوی	جسم مین زرد کہان زمزمہ پرداز رہا	آشیان کرگئے لاکہون ہی عنادل خالی
گہریال	مذکر	داغ دہلوی	مجھکو دم بھر کی بھی فرصت نہی نالونسے	ورنہ گہریال ٹہرتا ہے گھڑی بھر پورا
محمل	مونث	رشک لکھنوی	کوچ دنیا سے کیا کیون فکر ہی تابوت کی	مو کیسو بنا مجھے لیلی کی محمل چاہیئے
محمل	مذکر	ناسخ لکھنوی	یہہ درائے دل نالان صدا آتی ہے	ناقہ روح کو ہے جسم کا محمل بھاری
ایضاً	"	امیر لکھنوی	جو تم ہو مرے دل مین تو دل ہی ہے	یہی گھر ہے لیلے کا محمل یہی ہے
ایضاً	"	داغ دہلوی	منزل عشق ہے سنسان مقام مجنون	ناقہ دیکہا نہ یہان کوئی نہ محمل دیکھا
مندیل	مونث	زند لکھنوی	نہ جایا کرو بزم رندان مین شیخ	یہہ مندیل اکدن اوچہل جائیگی۔
نال	مذکر	ناسخ لکھنوی	نال گرتا ہی کبھی اور لاش گرتی ہی کبھی	جوز چہ خانہ ہی وہ اک روز ماتم خانہ ہے
نال	مونث	ناسخ لکھنوی	زیست بھر ہمکو رہا خونریز مجنون سے کام	روز مولد نال کٹوائی نہین کیا جلاد سے

الفاظ	تذکیر و تانیث	شاعر	شعر	
			ردیف میم	
خاتم	مونث	اسیر لکھنوی	آرزو تھی کہ ترے ہاتھ کا چھلا ملتا	خاتم دست سلیمان مجھے منظور نہ تھی
دشنام گالی ۱۲	مونث	ناسخ لکھنوی	کسی نے جو حیدر کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی
رقم	مونث	داغ دہلوی	لیکے دل آپ جگر چھوڑ گئے سینہ مین	اک رقم یاد رہی ایک رقم بھول گئے
رقم	مذکر	والاجاہ	ہمارے رزق کا ہی فرد قسمت مین رقم خالی	ہمیشہ صفر کی مانند رہتا ہے شکم خالی
قلم	مونث	ظفر دہلوی	ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا ہاتھ	قلم تری دم تحریر ہلگئی تھی کیون
قلم	مذکر	امیر لکھنوی	فدا جو کاتب کو رحم آتا تو بخت بنیا دہی مٹاتا	درست لکھتا تو ٹوٹ جاتا قلم ہمارے خط جبین کا
ایضاً	”	ذوق دہلوی	لکھئے اوسے خط مین کہ ستم اوٹھ نہین سکتا	پر ضعف سے ہاتھون مین قلم اوٹھ نہین سکتا
گلیم	مونث	آتش لکھنوی	نہ روز ہجر ہے کچھ خوف نے نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیدہی ہو دیا اولٹی
لجام	مونث	رند لکھنوی	گردش ہے آسمان کو میری دعا کے ساتھ	ہاتھ آگئی ہے میرے لجام اس کبود کی
محرم باڈی ۱۲	مونث	آتش لکھنوی	کسیکی محرم آب روان وہ یاد آئی	حباب کے جو برابر کبھی حباب آئی
محرم	مذکر	داغ دہلوی	روتے روتے چشم تر کو دلکا ماتم ہو گیا	روز کا مہمان اپنے گھر کا محرم ہو گیا
موسم	مذکر	ذوق دہلوی	زیبا ہے روے زرد پہ کیا رشک لالہ گون	اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین
نظم	مونث	منیر لکھنوی	زندان مین اسکی سال مسیحی کہو منیر	مال روی ہے نظم یہہ ماہ اگست کی
نم	مذکر	مومن دہلوی	چھوڑا نہ دل مین کچھ بھی تب ہجر نے کہ رات	روئے تھے زار زار اور آنکھو مین نم نہ تھا
			ردیف نون	
آستان	مذکر	امیر لکھنوی	تارک ہستی سے اوسکا آستان نزدیک ہے	بے نشانون سے بہت وہ بے نشان نزدیک ہے
آسن نشست	مذکر	آتش لکھنوی	کرتا ہے مجھے ابلق ایام شوخیان	پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا
آسن	مونث	ناسخ لکھنوی	کیا گزار دلمین ہو جاتی ہے مدت طبع کی	دیکھہ تو تیزی مین ہے محتاج آسن آبکی

لفظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
استخوان	مذکر	داغ دہلوی	غضب ہے شل ہو سیقا ایک ایک استخوان ہنگا	ہوئی خود خاک تو کیا خاک ای سوز نہان ہنگا
القفا	〃	امیر لکہنوی	یار رشتا آئے سگ یار اسطرف	کچھہ کچھہ ہین استخوان تن لاغر مین رہ گئے
افشان	مذکر	آتش لکہنوی	حسن و جمال کو بہی طمع سیم و زر کی ہے	افشان ہوا ہی یار کے رخسار کی پسند
افشان	مونث	امیر لکہنوی	ملا غازہ تو پایا آرسی نے رنگ آرایش	چُہنی افشان تو آئینہ کی قسمت اوربہی چمکی
تمکین	مونث	داغ دہلوی	تمکین جو اوسکی شوخ نگاہی مین رہ گئی	کچھہ دیر میرے دلکی تباہی مین رہ گئی
تمکین	مذکر	آتش لکہنوی	تول دیکھا ہمنے میزان خرد مین بارہا	کوہ سے ای نازنین بہاری ترا تمکین ہوا
چین	مذکر	داغ دہلوی	مرے تڑپنے سے تمکو تمہین تو چین آیا	چلو تمہاری طبیعت تو مہربان ٹہری
شکن	مونث	امیر لکہنوی	چین پیشانی پہ ابرو پر شکن اچھی نہین	دیکھئے بیکار ہو جائیگی بل کہا لی ہی تیغ
سان	مونث	ناسخ لکہنوی	اوس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہے	تیغ نگاہ چاہیئے سان آفتاب کی
لگن	مذکر	رشک لکہنوی	یہہ ندامت ہے ترے جلوسے ای شعلہ طور	وجد کیا آج جو محفل مین لگن یاد آیا
لگن	مونث	قبول لکہنوی	شمع و خون کیسا ہے مگر مد نظر	اشک ہر شمع سی بہتے ہین لگن دریا مین
معدن کان ۱۲	مونث	ناسخ لکہنوی	یہہ اثر تیری حنا کا ہی کہ کان لعل ہو	ایکدم آجائے گر سیر کی معدن زیر پا
معدن	مذکر	ناسخ لکہنوی	لعل خندان کا تصور دیدۂ گریان مین ہے	دیکھنا لعل بدخشان نکلتے معدن آب مین
من	مذکر	نسیم لکہنوی	منہہ کہو لکے سانپ اک نکالا	اوس کالے نے من مین پہ ڈالا
نردبان	مونث	آتش لکہنوی	دکہلاتے سیر آنکہونکو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان نہ تہی
			ردیف واو	
آبجو	مونث	آتش لکہنوی	چمن مین صبح کو جا کر نہ منہہ دکہانا تہا	برنگ آئینہ حیران ہی آبجو تیری
آبرو بہون ۱۲	مذکر	علوی نہالکی	عشاق تیری شوق سی کیون سر نہ کٹائین	شمشیر شہادت ترا ابرو نظر آیا
آبرو	مونث	ظفر دہلوی	دیکھنا ہو بچال سے ہلجائیگا سارا جہان	اک ذرا آبرو اگر اوس فتنہ گر کی ہلگئی

شعر		شاعر	تذکیر و تانیث	لفظ
یہ قلمرو بھی رہی زیر نگین تھوڑی سی	چند برس ان بھی کرد مثل سلیمان تسخیر	آتش لکھنوی	مونث	قلمرو
زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا	اللہ کے کرم سے تبو نکو کیا مطیع	آتش لکھنوی	مذکر	قلمرو
	ردیف ہای ہوز			
بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا	چشم حیران جام کو اوس چشم میگون نے کیا	ناسخ لکھنوی	مذکر	بادہ
زخم نے پنبہ پے زخم دہن مجھکو دیا	زخم کاری نے کیا بند زبان کو میری	آتش لکھنوی	مذکر	پنبہ
کہین یہ ٹیڑہ جاتی ہی کہین یہ خم نکلتا ہے	کجی اون گیسؤن کی دست شانہ کیا نکالیگا	داغ دہلوی	مونث	ٹیڑہ
نہ گئے خضر کبھی اس خراب رستہ مین	پھر سمجھ ہی راہ محبت بڑی ہے ٹیڑی کھیر	داغ دہلوی	مونث	راہ
اونچے کوٹھے کے لیے چاہیے زینہ اونچا	رفعت جاہ کو ہے ہمت عالی درکار	ظفر دہلوی	مذکر	زینہ
کہ سبحہ بھی نہ کبھی مول لے امام لیا	جہانمین شاد مین وہ بیر وا مہ ہون	شاد لکھنوی	مذکر	سبحہ
سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی	فصل گل مین اسقدر رہی میکشون کا دور دور	ناسخ لکھنوی	مونث	سبحہ
نجد کا جب ملا مقام ہمین	قبر مجنون پہ فاتحہ پڑہ دی	مرزا مہدی	مونث	فاتحہ
رات بھر درگاہ مین ماتم رہا	فاتحہ تہا کس شہید ناز کا	بحر لکھنوی	مذکر	فاتحہ
وہ کاہ ہون کہ کوہ پر جو بار ہوئی	وہ کوہ ہون نہین برکاہ ہے گران مجھکو	آتش لکھنوی	مونث	کاہ
گیاہ خشک صحرا ہے صفا مین جو کہ جھتی ہی	کلیم عشق مین کم عقل آکر ڈوبجاتے ہین	اختر لکھنوی	مونث	گیاہ
وہ جو بات منہ سے نکالی تھی سو اوسکا مجھکو نباہ ہے	تو عشق سے مجھے عشق ہے نہ تو چاہ کی مجھے چاہ ہے	منتظر لکھنوی	مذکر	نباہ
تمنا اچھا کیا نباہ نہ کی	مین بھی کچھ خوش نہین وفا کر کے	مومن دہلوی	مونث	نباہ
	ردیف یای			
وہ پری سیر کو جسدن لب دریا نہ گیا	مثل دیوانہ بہت شاہد آئی آئے	صبا لکھنوی	مذکر	پری
پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئے	کریگا عشق اوسطرف تو دیکھنا وہ پری	رند لکھنوی	مونث	پری

مونث کے معنی مین
پری بطفیلین ۱۲

لفظ	تذکیر و تانیث	نام شاعر	شعر	
طوطی	مذکر	وزیر لکھنوی	ہے شیشۂ سبز گرم قلقل	طوطی مستون کا بولتا ہے
طوطی	مذکر	آتش لکھنوی	چلیگا کبک کیا طوطی کریگا کیا سخن سازی	تیری رفتار بہتر ہے تیری گفتار بہتر ہے
ایضاً	؍؍	وزیر لکھنوی	صاف بندش ایسی دی ہے رشت آئینہ بنی	دیکھتے ہی اوسکو گویا طوطی مضمون ہوا
طوطی	مونث	رشک لکھنوی	طوطی سبزۂ خط صاف یہی کہتی ہے	ہین وہی آئینۂ عارض جانان ابتک
طوطی	مونث	بحر لکھنوی	آئینہ ہوتا ہی منہ دیکھکے پانی پانی	طوطیان ہوتی ہین سنکر تیری گفتا سعید
معنی	مذکر	امیر لکھنوی	ڈہونڈے سے بہی نہ معنی باریک جب ملا	دہوکا ہوا یہہ مجھکو کہ اوسکی کمر نہو
طے	مذکر	وزیر لکھنوی	کبھی دلمین کبھی آنکھومین جان دوان حسینون کو	کہ ماہ و مہر کا ہے کام طے کرنا منازل کا

چند فایدے

فایدہ اگر کوئی لفظ اپنی اصلیت کے خلاف مستعمال ہوا ہو اور معتبر لوگون نے بھی اوسکو اصل کے خلاف برتا ہو تو اب اوسکا استعمال جایز ہوسکتا ہے۔ اور اگر اوسکو خاص لوگون نے استعمال نکیا ہو تو جایز نہین ہے۔

فایدہ ایک ہی لفظ کو تعظیم اور تحقیر دونون طرح باندہنا معیوب ہے اور اوسکو شتر گربہ کہتے ہین اور اگر ایک ہی جملہ مین صراحتہً ان دونون کو جمع کیا ہو تو محض نادرست ہے۔

جیسے۔ تم کہتا ہے۔ ہم کہتا ہون۔ اور اگر مختلف جملون مین ہو اور وہ جملے ایک شعر مین نہون تو درست ہے ورنہ نادرست جیسے ؏ کون باتین سنے تیری ناصح ✤ تم توناحق ذلیل کرتے ہو۔

فایدہ اگر کوئی لفظ اپنی اصلی جگہہ پر نہو تو اوسکو تعقید لفظی کہتے ہین۔ اردو مین

فاعل کو فعل و مفعول سے پہلے اور فعل کو سب سے بعد لانا چاہیے۔
جیسے۔ تم ادہر دیکہو۔ اگر اوسکو یون کہین ادہر تم دیکہو۔ یا ادہر دیکہو تم۔ تو تعقید ہو جائیگی۔

فایدہ - شعر مین اس قسم کے الفاظ برتنا کہ جن مین ذم کا پہلو نکلتا ہو بہت معیوب ہے

فایدہ وہ رکیک الفاظ کہ جنکے لانے سے کلام فصاحت کے درجے سے گر جاے اور وہ بلیغ الفاظ کہ جنکے واسطے صراح و قاموس کی تلاش کرنی پڑے اردو نظم مین لانا سخت معیوب ہے۔

فایدہ شعر مین روزمرہ محاورات۔ معاملات کا استعمال کرنا بہت احسن ہے اور فی زمانہ ایسا ہی مروج ہے۔

تمت بالخیر

قطعہ تاریخ از منشی غلام حسین صاحب داد مہتمم رسالہ پیام محبوب تلمیذ مولف ہذا

حضرت نے عجب جمع کیے لفظ پریشان	سچ پوچھو تو اک نظم کا قانون دیا لکھہ
ایجاد ہوا جبکہ وہ مطبوع خلایق	تاریخ تو اوسکی خضر راہ نما لکھہ
	۱۸ ۶ ۹ ۷

قطعہ تاریخ از مولوی سید منتجب الدین صاحب خمار حیدرآبادی تلمیذ مولف ہذا

اوستاد نے جمع کر کے الفاظ	کوزے مین کیا ہے بند دریا
ہاتف سے خمار پوچھا جب سال	کار آمد نظم ہند بولا
	۱۳ ھ ۱۵

قطعہ تاریخ از منشی محمد عبدالرحمن صاحب جوہر منصبدار سرکار تلمیذ مولف ہذا

ہے محک تذکیر اور تانیث کا	یہہ صحیفہ گرچہ ہے از حد قلیل
کہہ دے اے جوہر اسکا سال طبع	خوب کار آمد رسالہ لاعدیل
	۱۳ ھ ۱۵

دو پیکر

یعنے

قانون زبان اردو خصوصاً تذکیر و تانیث کی دریافت مین جسمین ۱۵۰۰ مستثنےٰ
اور خلاف قیاس الفاظ اور اونکی نظیرین حروف تہجی کی ترتیب پر لکھی گئی ہین

مصنفہٗ

ظہیر الدین احمد خان بہادر

یکے از اعیان خاندان نواب کرناٹک

منظورہٗ

ڈیرکٹر آف پبلک انسٹرکشن

کلکتہ

طبع اول

DO-PAIKER

OR

AN URDU GRAMMAR TREATING SPECIALLY ON THE DISTINCTION BETWEEN THE MASCULINE AND FEMININE GENDERS, WITH 1500 EXCEPTIONS WITH THEIR EXAMPLES ALPHABETICALLY ARRANGED.

BY

ZAHIR-UD-DIN AHMAD KHAN BAHADUR

a member of the Carnatic Royal Family.

AS APPROVED OF BY

The Director of Public Instruction.

Calcutta.

First Edition

فہرست ابواب دو پیکر

تقریظ

رشحۂ خامۂ تفضل شمامہ مولانا و اولانا مولوی شجاعت حسین صاحب مولائی غازی پوری دام مجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان فجعل منہ الزوجین الذکر والانثی + والصلوٰۃ علی خیر خلقہ محمد المصطفے وآلہ المجتبی واصحابہ المقتدی + اما بعد المنۃ للہ کہ اس زمان فرحت توامان مین عجب معشوقۂ دلفریب نے حسن و جمال اپنا دکھایا ہی + طرفہ غنج و دلال سے منصۂ شہود پر جلوہ فرمایا ہی + نئی نئی ادائین ہین طرح طرح کے ناز ہین + عجیب عجیب کرشمے ہین کیسے کیسے انداز ہین + دیدہ ورونکو حیرت ہی نظربازون کو حیرانی ہی + کہ خدایا یہ جادو ہی یا طلسم ہی یا کوئی شکل روحانی ہی + کوئی کہتا ہی کہ پری ہی + لیکن عیب سے بری ہی + وہ جسم ناری ہی یہ ہیکل نورانی ہی + کوئی کہتا ہی کہ حور ہی + مگر دور از قصور ہی + وہ مایۂ عیش جسمانی ہی یہ سرمایۂ فیض روحانی ہی + جل جلالہ کیا شاہد طناز شوخ دلنواز سراپا انداز رشک ناہید غیرت ماہ و خورشید ہی کہ ایسی صورت دلچسپ خرد افروز نہ دیدہ ہی نہ شنیدہ + جس نے اس عروس زیبا خریدۂ رعنا کو ایک نظر دیکھا ہی ہر شب اوس کی شب برات ہی ہر روز اوس کا روز عید ہی + جس کی اوس پر نگاہ پڑی ہی اور اوس کے حسن ترکیب مین طبیعت جس کی لڑی ہی اوسی کا محو نظارہ ہی اوسی شاہد کا شہید ہی + عیش رغید ہی + گنجینۂ مقصد کی کلید ہی + یوسف مصری ہی ماہ عید ہی + ہر شخص اوس کا طالب ہی + سب کا اقصای مطالب ہی + تمام عالم در پئے خریداری ہی ہر سو اوس کی دید وادید ہی + سبحان اللہ باد بہاری ایام فرحت انجام نے گلشن عالم مین کس لطف کا یہ گل کھلایا ہی جس کی شمیم روح افزا سے مشام جان جہان و عالم روحانی سراسر معطر ہی + اور دماغ مشتاقان معانی

حقہ مشک و عنبر بارک اللہ چمن آرائے گلستان فضل و کمال نے حدیقہ گیتی مین کیا خوب یہ شجرۂ آمال و نہال طوبیٰ
مثال جمایا ہی کہ برو بار عدیم المثال اوس کا لذت بخش مذاق طالبان علم و ہنر ہی اور ہر شاخ پر برگ و بہار
اوس کی ساحت امید اہل زبان پر سایہ گستر بس بس اے خامۂ کج مج بیان وائے قلم مقطوع اللسان جائے
ادب ہی نہ محل بیہودہ شور و شغب کنایات تیری بے محل ہین اور تشبیہات تیری مبتذل مشبہ تو اعلےٰ
و افضل ہی اور مشبہ بہ اخس و ارزل ہوش مین آ ہوشیار ہو جا کہ ایک مطبوع خاص و عام نخبۂ ایام برگزیدۂ
انام یکتائے روزگار خلاصۂ عصار زبدۂ ادوار لیل و نہار نے یہ کتاب مسرت انتساب چشمۂ فیض عام منبع افادات
تام تحقیق تذکیر و تانیث زبان اردو مین تصنیف فرمائی ہی قوت طبع رسا دکھائی ہی درحقیقت تصنیف ہی
نہایت لطیف ہی نتائج افکار سابقین کا انتخاب نہین کسی ذخیرے کا اخذ و انتہاب نہین صرف مصنف
عالی وقار والا تبار کی طبیعت کی آمد ہی راست راست کہتا ہون کہ یہ کلمہ خالی از خوشامد ہی اس ربط و ضبط
سے بیان قواعد کلیہ زبان اردو کا میری نظر سے نہین گذرا ہی ایسا نظم و نسق اس گفتگو کا مین نے دیکھا ہی
نہ سنا ہی چشم بد دور کیا تجسس ہی کیا تلاش ہی آفرین صد آفرین شاباش ہی شاباش ہی حق تو یہ ہی کہ مصنف
عالی طبع نے ایسے قوانین کلیہ ضبط کیے ہین کہ فرا و سیبویہ کے نام مٹا دیے ہین آج بازار مبرد کا سرد ہوا
خلیل و کسائی کے کھیت پر پالا پڑ گیا شستگی تحریر لائق تقریر نہین جیسی کچھ تقریر ہی محتاج بہ تحریر نہین
کیا شیرین زبانی ہی کس درجے کی عذوبت بیانی ہی واہ کیا بات ہی ہر لفظ مصری کی ڈلی ہی ہر فقرہ
کوزۂ نبات ہی لکھنؤ والون کے دانت کھٹے ہوے اہل دہلی پھیکے پڑ گئے مدراسیون کی کیا کائنات ہی
اللہ جل شانہ اس نورس نہال یکتائی کو لذت بخش مذاق خاص و عام کرے اور مصنف والا دودمان کو
فیض رسان عالم رکھے عمر و دولت مین ترقی بخشے آمین یارب العالمین آمین فقط

ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ



مطبع مصطفائی میں طبع ہوا
در کارخانہ مصطفا محمد خان ۱۲۹۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس مقدس پاک کو لائق ہی جس نے اپنے حبیب کے سے جناب کو سارے ذکور و اناث کا وسیلہ دین و دنیا اور
شافع یوم الجزا ٹھہرایا نعت اوس سرور لولاک کو سزاوار ہی جس نے زن و مرد کو خدا ے بزرگ و برتر کے پہچاننے کا راستہ
بتایا اللهم صل علیہ و علی آلہ و صحابتہ و ازواجہ و ذریاتہ و اہل بیتہ صلوٰۃ طیبا دائما بعدد کل معلوم لک
اما بعد کہتا ہی ہیچمدان ظہیر الدین احمد خان بن نواب مولانا مولوی محمد خیر الدین خان بہادر محمود جنگ بن
مرشدنا و مولانا افضل العلما اکمل الکملا نواب مولوی محمد خان عالم خان بہادر تہور جنگ ساکن مدراس سمینٹ اسپاکر
حال متوطن حیدرآباد فرخندہ بنیاد صانہا اللہ عن الشر والفساد کہ یہ ایک رسالہ ہی **دستگیر** نام جس مین
مین نے چند قوانین مذکر و مونث کی دریافت کرنے مین درج کیے ہین او رجو الفاظ بلحاظ اون قوانین کے ٹھیک
نہین ہوسکتے او رالگ الگ یا مذکر یا مونث مستعمل ہوتے تھے جیسے احتیاج کا مونث ہونا یا بخلاف اون قوانین کے
برتے جاتے تھے جیسے پانی کا مذکر ہونا یا ہر دو صورت پر استعمال مین آتے تھے چنانچہ فکر کا مذکر مونث دونون ہونا
یا حسب معنون چند ہی جنس قرار پاتے تھے اون سب کی مثالین آخر رسالے مین لکھی ہین اور جن لفظون مین
اشتباہ ہوتا تھا اون کے معنے اور اعراب بھی اس غرض سے لکھدیے کہ جنس لفظ کی دریافت مین غور و خوض معانی کی

ضرورت باقی نہ ہے جیسے نَجم اور نُجم وغیرہ ہان باوجود اتنی تصدیع گوارا کرنے اور مشقت شاقہ روا رکھنے کے
شاذ و نادر کلام بعضے کم مایہ اور قصیر الاعتبار شاعرون کے کہ ہند مین اہل لسان کہلاتے تھے اور صاحب تصنیف
مقبول ہو گئے ہین کہین کہین جو بمثال مین لکھے ہین محض اتنے لیے کہ کسی استاد معتبر سے دلیل ملی نہین اور منظور
یہی تھا کہ الفاظ کے استعمال سے آگاہی ہو جائے کیون کہ قلت فرصت نے نہایت اور دوستون کی جلدی اور
تقاضے نے اتمام بعجلت تھا اور دہلی اور لکھنؤ کے معتبر شاعرون مین بھی جو اختلاف ہے اوس مین یہ ہیچمدان معذور ہے۔
اب ناظرین سے امید ہے کہ خطا و تقصیر کو ذیل عفو و اصلاح سے مستور کرین اور عاصی کو دعای خیر سے یاد و شاد فرماتے
رہین **سعدی** چشم بد اندیش کہ برکندہ باد عیب نماید ہنرش در نظر + ور ہنرے داری و ہفتاد عیب
دوست نہ بیند بجز آن یک ہنر +

جاننا چاہیے کہ مصنف نے اس رسالے مین جہد بلیغ اس معنے کی کی ہے کہ ہر ہر لفظ کی مثال اوس کی تذکیر
یا تانیث پر صاف دلالت کرتی رہے اور اگر یہ بات حسب دلخواہ میسر نہوئی تو اس کے حصول کے لیے چند
پابندیان اپنے اوپر لازم کر لین اور درصورت احتمال اون سے بھی احتراز کیا۔

پابندی اول

ہر مثال مین لحاظ اس کا کیا گیا کہ لفظ مذکر الف مین تمام ہوتا ہے اور مونث یای معروف مین اگر دونون
کا احتمال ہوا کنارہ کیا **مومن** یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا + کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا +
یہان تھا اور تھی دونون ہو سکتے تھے اور غزل نہ ہونے سے دلیل ردیف کی بھی بن نہین پڑتی تھی مگر جب ایک لفظ
کی تذکیر یا تانیث ثابت ہوئی پھر مضایقہ نہین دیکھا **آتش** بوسہ لب کا مزہ لیکے پیا ہے مین نے
حلق سے میرے ہے جب شربت عناب و ترا + چون کہ اس بیت سے شربت کا مذکر ہونا ثابت ہے پھر پرہیز بھی
التزاما مذکر ٹھہرا۔ ایسا ہی **مومن** مانا بھی کہ یہ ہی تنگ رو تھا + ایسا ہی وہ چہرہ نکو تھا + چون کہ چہرہ
حسب قانون بسبب ہای اخیرہ مذکر ہوا رنگ کا مذکر ہونا لازم ہے۔ پس جہان کہین اس طرح کی مثالین

نظر سے گذرین غور و تامل انصاف دوستون کی طبع سلیم پر حوالہ ہی۔

پابندی دوم

امانت گالون پہ نہین اوس کی نشان سبزۂ خط کا + اوڑنے کو ہین پر حسن کے شہباز نے کھولے
یہان اگر لفظ پر مذکر نہوتا لازم آتا کہ صورت جمع مین کھولین ہوا اور اس سے ردیف و لحاظ دوسرے مصرعون
کا برجا رہنا معلوم لیکن شعراے ہندوستان جو کہ بڑے اوستاد ہین اون سے قوافی مین جمع و واحد صیغون کے
ایسی ایسی غلطیان سرزد ہوئی ہین کہ اون پر عمل کرنا کیسا بلکہ احتراز واجب ہی چنانچہ **آتش** معرفت
مین تیری ذات پاک کی + اوڑتے ہین ہوش و حواس ادراک کے + جس کا مطلع اولی ہی ہے جان و
کیون کرین بلائے اوس بت دلخواہ کے + ہین طالب کوئی نہین پونہچا حضور اللہ کے + **مومن** کہ جگہ
تھی کثرت آفات کی + ہم نشین ہین جسمع اوس بد ذات کے + لہذا احتیاطاً اون سے حذر کیا۔
ایسا ہی قافیہ تذکیر و تانیث بتاتا ہی **مومن** ہوس احت آہ کیا کیا تھی + لے گئے بخت خواب میرا بھی

پابندی سوم

وزن شعر **مومن** نے گنہ مجھکو ستایا اوس نے + اف نکی تو بھی جلایا اوس نے + یہان لفظ اف کو مذکر قرار دینا
ممکن نہین ایسا ہی **مومن** بھر دیے کان اوس سراپا ناز کے + خاک منہ مین تفرقہ انداز کے **وقس علی ہذا**

پابندی چہارم

الفاظ جو مذکر یا مونث لکھے جاتے ہین یعنی جن کا مذکر یا مونث ہونا محض تحریر ہی سے پایا جاتا ہی کہنا یہ
ممکن ہی کہ سہو کاتب سے یون لکھا گیا لہذا امثال مین لکھنے سے حذر کیا چنانچہ **اسیر** و نمای دختر زر ہی
گنج زر برسات مین + ہن برستا ہی مرے ساقی کے گھر برسات مین + **مومن** صدا نکلتی ہے ملکر
ہوا سے کیا ہو فرق + کہ بانگ خندۂ گل ہی کہ نالہاے خروس + یہان ہن اور صدا مذکر و مونث
ہونے کی دلیل موجود ہی ساتھہ اوس کے یہ بھی گنجایش ہی کہ اوسکو سہو کاتب پر حمل کیجیے پس ایسی مثال ایک نہ لکھی —

اسی طرح اگر ایک غزل مین سواے ردیف یا قافیے کے دلیل تذکیر یا تانیث کی نہ ملی یہ اعتراض بعید نہین کہ کاتب نے غلطی سے ردیف بدل کر لکھدی ہی پس اس الزام سے بچنا انسب جانا جیسے غزل ناسخ اوس گل کے کان کو نہین زیور کی احتیاج ۰ ہی وہ صدف نہین جسے گوہر کی احتیاج ۰ ایضاً ہی نازکی سے قامت جانان چمن کی شاخ ۰ مین سوز عشق سے ہون چنار کہن کی شاخ ۰

پابندی پنجم

اسمای مذکر حالت وحدت وجمع مین ایک صورت پر رہتے ہین مگر جب الف یا ہا مین تمام ہون جیسے آدمی اکٹھے ہوے مرد آئے وغیرہ لیکن اسم مونث کا جمع ہونا لازم ہی مثلاً کتابین ملین وغیرہ اس کا بیان مفصل آویگا انشاءاللہ تعالے۔

بعضے الفاظ مذکر کے آخر مین الف یا ہا نہین ہی لیکن صورت جمع مین مستعمل ہین جیسے ہوش اڑگئے وغیرہ لیکن یہ حقیقت مین محاورہ ہی اور یہ الفاظ اس معنے پر سواے جمع کے نہین آئے ہین۔

پابندی ششم

بعضے الفاظ محاورۂ جنوب مین خلاف قاعدۂ کلیہ مستعمل ہین جیسے دریا مزاج نشہ وغیرہ اور کتنے ایک اہل شمال کے نزدیک ایسے ہی ہین مثلاً تعویذ اور موتی اور اسی طرح پانی دہی وغیرہ دونون محاورون نہین برعکس رکھتے ہین پس ایسے لفظون کی نظیر لکھنے مین اہتمام بلیغ عمل مین آیا۔

پابندی ہفتم

جو الفاظ بدل مبدل یا مبتدا خبر ایک دوسرے کے اس طرح واقع ہوے ہون کہ نظر اول مین جان جانا اس معنے کا محال ہو کہ تذکیر یا تانیث کس لفظ کی نکل سکتی ہے ایسی مثالین اکثر کرکے نذرین ناسخ بلبل ہون بوستان جناب امیر کا ۰ روح القدس ہی نام مرے ہم صفیر کا ایضاً مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا ۰ طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا اسیر

حشر مین دوستون سے دوست ملے + مرگ انبوہ جشن عام ہوا +

پابندی ہشتم

ہر ایک لفظ کی مثال ایک ہی وہی اس لیے کہ جو لفظ مذکر یا مونث ہو جتنی صورتین بدلے یا جو کچھ افراط و تفریط اور تغیر و تبدل اوس کے حروف مین واقع ہو وہی رہتا ہی جیسے پشواز و پیشواز تپاک و طپاک تہ اور تھاہ دامن و داماں شتر و اشتر وغیرہ مومن کہان تک صبر دامن کب ہا پاک + کہ داغ خون ہی دونون ہین ناپاک + ناسخ نہ خط جادہ سمجھہ اس کو مین نے وحشت مین + برنگ جیب داماں صبر چاک کیا الفاظ جو الگ الگ معنون پر مستعمل ہین اونکی مثالین البتہ متعدد لکھدین جیسے آب بمعنی پانی اور چلا اور چاہ بمعنی کنوان اور محبت ایسا ہی جوہر خط دم وغیرہ کیونکہ بعضے الفاظ ایسے ہین جو دو محل مین دو الگ جنس کے ہوتے ہین جیسے چاہ بمعنی کنوان مذکر اور بمعنی محبت مونث بلکہ وہ الفاظ بھی متعدد لکھے ہین جو بباعث ترکیب کے ایک لفظ ہو کر کچھ اور معنے کرتے ہون جیسے آب آتشین بمعنی شراب وغیرہ —

تنبیہات

جن لوگون کو اردو نحو مین کچھ بھی دخل ہی جان سکتے ہین کہ جملۂ فعلیہ مین لفظ ہین کہان اور کس طرح مستعمل ہی بس چونکہ یہ بحث بعید از اصل مطلب ہی اس مقام پر فقط اتنا بتا دینا ضرور ہی کہ جب یہ لفظ نے جملے مین موجود ہو اور فاعل یا مفعول جس کی تبعیت فعل کو لازم ہوتی ہی مونث ہو تو فعل کو جمع کرنا لازم نہین جیسے کہتے ہین رنڈیان گئی ہین اور رنڈیان گئین وغیرہ ناسخ دیکھی ہین جس نے اک نظر آنکھین تری او فتنہ گر + مانند نرگس بسیت پھر بیدار آتا ہی نظر + لیکن بعضون نے اسکے خلاف لکھا ہی جیسے نسیم تھا اک کمال پیر دیرین + عیسی کی تھین اوس نے آنکھین دیکھین + اور ایسا استعمال سوای اس ایک جاے کے نظم مین دیکھنے مین نہ آیا — اور جب فعل مرکب ہو شق اول دونون حال مین جمع نہین کیا جاتا جیسے روٹیان دی گئین اور دی گئی ہین —

جب مبتدا مونث ہوا اور خبر بصدر حرف آخر اوس خبر کا یای معروف سے بدل جاتا ہی صبا اب تو
میرے حال پر لطف و کرم فرمائیے + ہو چکی ہونی جو تھی جور و جفا دو چار دن **ناسخ**
خواب مین وہ آنے کا کیون نہ اب کرے وعدہ + یعنی کب جدائی مین مجھکو نیند آنی ہی + مگر اس تبدیل
کو دو شرطین ضرور ہین **اول** یہ کہ وہ مصدر امر نہو نسیم بھیجا نہ اوسے تو جان لینا + آسان ہی پیا
بھی جان دینا + **دوم** یہ کہ مبتدا اور خبر کے درمیان حرف اضافت واقع نہو وزیر کب گوارا ہی پہننا ملگجی
پوشاک کا + ہو گئے ڈھیلا ضعف سے اوترے یہ جامہ خاک کا + نسیم انسان پری کا سامنا کیا + مٹھی مین ہوا کا
تھامنا کیا + لیکن جیسا دیباچے مین گذرا دہلی اور لکھنؤ کے محاورے مین فرق ہی یعنے دہلی والے ہمیشہ اس قاعدے
کے پابند ہین اور لکھنؤ والے گاہے اس کا لحاظ رکھتے ہین چنانچہ **امانت** سرشک دیدہ ہای تر سے دھوڈالو انکا
عصیان کو + انھین چشمون سے ای دل آبرو محشر مین پانی ہی نسیم جانا کہ یہ زلف کف مین لینی + ہی سانپ کے منہ
مین انگلی دینی + اور گاہی نہین رکھتے جیسے **وزیر** آمادہ نہون پھر کہین توبہ شکنی پر قلقل کی صدا مجھکو
سنانا نہین اچھا نسیم تنگ آیا تو دیکھہ قید خانا + آسان نہین کڑی اوٹھانا +

ایسا ہی جمع مین بھی **وزیر** اوسنے دروازہ کیا تھا بند گرا ہے تیر آہ سیکڑون روزن بنانے تھے تجھے دیوار مین +
حرف اضافت واحد کے لیے کا ہی اور جمع مذکر کے لیے کے بیای مجہول اور واحد و جمع مونث کے لیے کی بیای معروف
وزیر جسم کو جنبش نہین ہوتی ہی بے تحریک روح + پاؤن سے راکب کے چلتا ہی یہ مرکب خاک کا **ناسخ** دو ستون
کے سر کیے چن چن کے مقتل مین قلم + چشم بینا ہی ہر اک جوہر تری شمشیر کا **ایضاً** آوارہ یون ہوا و ہوس
مین ہین ہر جی + جس طرح اوڑتی پھرتی ہے بڑھیا مدار کی + **وزیر** شکلون سے یار کی دیوار مین روزن مینے
کی ہین مین نے منتین سے منتین معمار کی + ایسا ہی ہی مرا مرے مری وغیرہ کیونکہ یہ اونھین حروف کی
تبدیل ہی پس حرف اخیر حرف اضافت واحد مذکر کا حالات کی تبدیل مین یای مجہول سے بدل کر جمع کے
مشابہ ہو جاتا ہی جیسے کہتے ہین اوسکے یا میرے لڑکے کو وغیرہ برخلاف دوسرے حروف اضافت کے

چنانچہ اوسکے لڑکون نے اس کی لڑکی کا اور اون کی لڑکیون پر وغیرہ۔
لفظ معنے یا واحد مذکر ہی یا جمع مذکر کہین مونث دیکھنے مین نہ آیا لنسیم مطلب کی بات کہہ سکے
اون سے رات بھر معنی بھی منہ چھپائے ہوے گفتگو مین تھا اسیر دنیا مین کہ اہ راست و لیل عروج ہے
معنے سپہر پر یہ خط استوا کے ہین + لیکن اوسکی جمع لفظ معانی واحد مونث ہوتی ہی —
لفظ کے بجائے لفظ کو کے اکثر مستعمل ہوا کرتا ہی اعم اس سے کہ خبر مذکر ہو یا مونث اور واحد ہو کہ جمع جیسے
اوسکے لڑکا ہوا تیرے لڑکی ہوئی وغیرہ وزیر یونہیں ہی چاہیے ہڈیان سگ دلے از تک مری لیجائے چرخ مین
جو نہیں ہی ہما کے ہاتھہ + ایسا ہی کہنا اوسکے سبزہ آغاز ہوا۔ اس کے پیٹ رہگیا۔ اسکے لالی ہی۔ اوس کے
چھریان بھوکین۔ اس کے ٹھنڈیان نکلین۔ تیرے لڑکا ہوگا وغیرہ۔ پس ان مثالون مین لفظ تئین یا کو
مقدر ہی یعنے کہنا کہ اوسکے سبزہ آغاز ہوا گویا یہ کہنا ہی کہ اوسکے تئین یا اوس کو سبزہ آغاز ہوا۔
لفظ چاہیے ماضی مذکر کے ساتھہ مستعمل ہوتا ہی اگرچہ دلالت مونث پر کرتا ہو جیسے لاش گاڑ دیا چاہیے
اور لفظ نے اوس کے ساتھہ مستعمل نہین ہوتا ہی کیونکہ اس صورت مین وہ فعل فعل نہین رہتا بلکہ امر ہوجاتا ہی
آتش روزن دیوار چشمون کو بنایا چاہیے + خانگی معشوق سے انکھین لڑایا چاہیے —
مصدر کو جب دوسرے فعل کے ساتھہ مرکب کرتے ہین اوس کی علامت کو محذوف کر دیتے ہین جیسے مین نے اوسکو نکال
پایا وغیرہ پھر اگر تانیث کے لیے برتنا ہو شق ثانی تبدیل پاتا ہی اور اول بحال خود رہتا جیسے کہتے ہین فلان عورت
بکا جانتی ہی رند نظر لطف بھی تم جانتے ہو خوش چشمو + یا فقط آنکھہ ہی غصے کی دکھا آتی ہی + فاتحہ رند کی
تربت پہ پڑھو پھول چڑھاو + کیا تھین شمع ہی مرقد پہ جلا آتی ہی اسیر سبا ہون تو کہتے ہین کس کام کا جینا +
مرتا ہون تو کہتے ہین تجھے مرنہین آتا غالب ہر کچھہ ایسی ہی بات جو چپ ہون + ورنہ کیا بات کیے نہین آتی +

قانونات

اسم مذکر واحد و جمع ایک صورت پر ہوتا ہی جیسے رہزن - مدفن - ہار - دوست وغیرہ وزیر ترک خون ریز ہین

انکھین تو نگہ ہی سفاک + ایک کیا آپ کو دیکھا کئی ہرن دیکھے + سر کہین ہاتھ کہین پانو کہین دفن ہوے + ایک عاشق کے تمھارے کئی مدفن دیکھے + صبا پھولون کی سیج گرد تھی صبح شب وصال + باسی ہوگیا جو ادسنے ہار اوتار پلنگ پر اسیر حشر مین دوستون سے دوست ملے + مرگ انبوہ جشن عام ہوا + مگر جب اسم مذکر الف یا ہا مین آخر ہوا اور وہ ہا مخلوط التلفظ نہو تو جمع کے وقت حرف آخر اوس کا یای مجہول سے بدل جاتا ہی جیسے گھوڑا گھوڑے بندہ بندے وغیرہ اور جب اسم مذکر نون غنہ ماقبل الف مین آخر ہو تو وہ الف یای مجہول سے تبدیل پاتا ہی جیسے کنوان واحد اور کنوین جمع۔ مگر مونث مین برخلاف مذکر کے واحد کا صیغہ بجاے جمع کے مستعمل نہین ہوتا بلکہ اوسکی جمع یا و نون سے ہوتی ہی جیسے ساق ساقین آنکھ آنکھین گاے گائین وغیرہ ناسخ رانون کی طرح صاف ہین اوس حور کی ساقین + آئینے کی رانین ہین تو بلور کی ساقین ایضاً ہین یادوہ نلے مثال آنکھین + کیا ہین تری اوغزال آنکھین + نسیم کھچہ گائین کلیلین کر رہی تھین + بن مین ہری دوب چر رہی تھین + اور جو مونث یای معروف مین آخر ہو الف و نون بڑھا کر جمع بناتے ہین جیسے ہچکی ہچکیان ایڑی ایڑیان وغیرہ سالک ہچکیان آئین تو رونا تھم گیا + اچھے وقت اوسنے ہماری یاد کی + ناسخ ایسے پنجے ہین اسپی ہین بشر کی ایڑیان + پنجۂ خورشید کے نیچے قمر کی ایڑیان +

الفاظ جن کے مفہوم پر مقدار کا اطلاق ہوتا ہی جمع نہین ہوتے مذکر ہون کہ مونث جیسے گنج۔ برسات مونگ ماش وغیرہ مگر جب الگ اقسام بیان کرنا ہو وزیر زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیے + اے فلک کوسنی احت کے عوض رنج دیے + پس یہان گنج کا اطلاق عدد پر ہوا ہی اور رنج کا بھی کہ وہ اقسام کا ہوتا ہی اور زر اور زور اور مال کو مقدار ہونے سے واحد ہین ایسا ہی بارشین ہوئین ساتین آئین وغیرہ جب الگ الگ بیان کی جاین —

الفاظ مذکر و مونث کی جمع حروف عامل کے آنے سے واو اور نون سے کی جاتی ہی جیسے ایڑی ایڑیون کا بندہ بندون کو ساق ساقون پر مرد مردون نے وغیرہ لیکن جنکے مفہوم پر مقدار یا جنس کا اطلاق ہو

کسی حالت مین جمع نہین ہوتے سوا اسکے کہ اونھین الگ الگ بتانا ہو جیسے جانورون کا اور دالون کو
وغیرہ یا معدود کرنا ہو جیسے سیر بھر الایچی اور پندرہ الایچیان وغیرہ اور نہین لازم ہی کہنا ٹھنڈھون مین
جمع ٹھنڈھ کی اور دھوپون مین وغیرہ پس آمون برساتون پانون جاڑون دھانون اور دھوپون
وغیرہ سے مراد حد ہی ہو مینے اون کی الگ جنس یا موسم پر اوسکا اطلاق کیا گیا ہی یا الگ معنے پر اصطلاحاً
لاے گئے ہین اور لفظ سیویان کا واحد پایا نہین گیا—

جب علت بیان ہو اور اوسسے کثرت بتانا منظور ہو تو جمع کی ضرورت باقی نہین رہتی ہی ناسخ تھی نہ امید
رہائی کی دل ناسخ کو + لاکھ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تھی آتش دل کو اون آنکھون کا دیوانہ سمجھ صحرا نے
سیکڑون ہی مجھے خوش چشم ہرن دکھلایا ایضاً آہ سرفشان کا برا ہو شب فراق + لاکھون مکان اوسسے ہزارون مکین جلے +
دو جملون مین ایک خبر کو محذوف کرسکتے ہین لیکن اکثر ثانی کا ذکر کیا جانا ضرور ہی اسیر لحد مین آکے
جو مجھے غیب کو پوچھا + کرم نکیر نے منکر نے مہربانی کی مومن تھی کہین غارت گر ہوس دہن ہنگام خواب
شب کی بیداری سحر کا خواب رہزن ہوگیا +

اگر ایک جملے کے مبتدا یا فاعل مونث و مذکر ملے ہوے ہون فعل یا خبر واحد مذکر ہوتی ہی مومن وقت وداع بی سبب
آزردہ کیون ہو + یون بھی تو ہجر مین مجھے رنج و عذاب تھا + آتش الفت نے مجھے مارا ہی جیسے اوسی مارا
مین اور رقیب آتش اک جان و قالب تھا + اور جب ایک مذکر اور ایک مونث کے ہون بلحاظ لفظ اول کا
اکثر لحاظ کرتا ہی مومن دیکھا نہ ہی یہ رنج و حسد وہ بلا کہ آج + سنبل کو تیری زلف کا سا پیچ و تاب تھا +
و زیر قصر لیلی کا نشان پاتے نہین دنیا مین ہم + سنگ و خشت خانہ کیا صرف سر مجنون ہوا +

اگر کئی الفاظ واحد ایک جملے مین آوین سب ملکر جمع نہین بنتے مومن ہاے اک بار وہ لطف پیہم چھوڑ دیا
امن و اخلاص و دلاسا و کرم چھوڑ دیا ایضاً دل قابل محبت جانان نہین رہا + وہ ولولہ وہ جوش
وہ طغیان نہین رہا + لیکن غالب کا کلام اسکے خلاف دیکھا گیا ہے تیرے در کے لیے اسباب نشاط آمادہ

فاکیون کو جو خدا نے دیے جان و دل و دین +

جو چیز نا معلوم محذوف ہو حسب محل مذکر یا مونث ہوا کرتی ہی جیسے کسی نے کیا وغیرہ مومن اور ہی کچھ پڑھا دیا اوس کو + دشمنون کے پڑھائے لوگون نے + اسی طرح ہمارے اوس کے خوب چھنی سب پہر کی اوڑائی کسی کی نہ سنی - ہمارا اون کے بگڑی وغیرہ و زیر ہوگی صیقل بھی ظالم باڑھ بھی رکھی گئی + تو جو بکڑا ہم سے بری تری تلوار کی + ایسا ہی جب جملہ مفعول ہو فعل مذکر واحد ہوتا ہی جیسے کہتے ہین اوس نے کہا تم کھایا کرو وغیرہ -

کلیات

کوئی اسم خالی نہین اس بات سے کہ مذکر ہو یا مونث پس مذکر و مونث ہر ایک کی دو قسمین ہین حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی وہ کہ جس کے مقابلے مین اوس کے خلاف جنس حیوانون سے ہو جیسے مرد عورت مرغ مرغی وغیرہ اور غیر حقیقی اس کے برعکس جیسے گھر مذکر اور کتاب مونث پھر غیر حقیقی کی تین تقسیم کرتے ہین اول اصلی جس مین قیاس اور قانون کو کوئی بابا نہ بلکہ محاورے مین ویسا ہی مستعمل ہو جیسے پتھر مذکر اور خاک مونث دوم قیاسی جو قیاس یا قانون پر مذکر یا مونث قرار دیا جاتا ہی جیسے کپڑا اور تکبر مذکر اور لکڑی و تدبیر مونث پس اس کی تفصیل آیندہ آویگی انشاءاللہ تعالی سوم خلافی جو خلاف قیاس اور قانون کے مستعمل ہوتا ہی جیسے موتی اور تعویذ مذکر اور آسیا اور خبر مونث -

گذشتہ قانون سے ظاہر ہی کہ اسمای ذیروح کو مذکر یا مونث حقیقی ہونا لازم ہی پس اسمای جنس ایسے ہو نہین سکتے لہذا اون کی مثال دینی ضرور رہی مثلاً بلبل اور بیا وغیرہ -

الفاظ جو ایک جماعت یا قوم کے لیے مستعمل ہون مذکر ہین گو اوس جماعت یا قوم مین مونث بھی ہون جیسے مسلمان ہندو برہمن وغیرہ **صبا** اک خال سیہ بھی تری آنکھون کے قرین ہی + اچھے ہے ترکمن مین بھی ہندو نظر آیا **نسیم** صحبت کو اثر ہی یہ یقین کیجیے کیونکر + خاصیت بت ایک برہمن نہین رکھتا +

نام خدا کے اور فرشتون کے اور نام مہینون کے خواہ عربی یا ہندی سوا اون کے جن کے ساتھ لفظ مونث کی سبب پایا ہو جیسے بقر عید اور تیرہ تیزی وغیرہ اور نام ملکون اور شہرون اور مقامون کے سوا اون کے جن کے آخر مین یای معروف ہو مانند دہلی وغیرہ کے مذکر ہین -

جو لفظ واسطے معشوق کے مستعمل ہی مذکر ہی گو بذات خود مونث ہو **صبا** مثل دیوانہ بہت شیدا ہی آبی کف لائے
وہ پری سیر کو جس دن لب دریا نگیا **ایضاً** وہ پری مجھ فقیر کا نہوا + نقش جب نقش بوریا نہوا **ایضاً** شائد
کہ وہ پری ہی کہین مسکرا رہا + بجلی چمک رہی ہی بہت آسمان پر + مگر رند کا کلام اسکے خلاف دیکھا گیا **رند** کریگا
عشق تصرف تو دیکھنا وہ پری + پیادہ گھر سے کھلے سر برہنہ پا آئی **ایضاً** دل بیمار شفا ہوگی ہراسان نہو + بال کھولے
ہوے وہ مرے گرد دعا کرتی ہی **ایضاً** چڑھاؤنگا گل گور مجنون پہ ای رند + نظر جب پڑی لیلی شمائل پہ پڑگی + لیکن یہ شاذ ہی —

جس لفظ کے اخیر مین ہمزہ یا الف مقصورہ یا ہای ہوز ہوا اگرچہ وہ اصل مین تا رہی اور وقف سے ہا ہوگئی ہو مذکر ہی
جیسے کھانا دعوی مسکہ سورہ وغیرہ سوا آسیا کے **گویا** مین فقیری مین بھی خوش چشمون سے ہم بستر رہا + بستر مین نے
بنایا ہی ہرن کی کھال کا **ایضاً** یہ اشارہ کر رہا ہی ہم کو حلقہ دام کا + ہی کف صیاد مین دانہ تمھارے نام کا +

الفاظ جو مرکب ہین بان بن زار ستان وغیرہ سے یعنے جو حسب قانون فارسی ہم فاعل و مفعول و ظرف زمان و
مکان وغیرہ ترکیبی ہوتے ہین مذکر ہین **وزیر** گلی تیغ و سپر باندھے پھرا کرتا تھا وہ ظالم + لڑکپن بھی نہ تھا خالی ستم سے
میرے قاتل کا **ناسخ** نخل ماتم کے سوا کچھ بھی نہوتا ہرگز + میرے اشکون سے جو سرسبز گلستان ہوتا **گویا** گیا ہوگا
گلگشت کو جب کہ وہ گل + تو گلزار پھولا سمایا نہوگا **وزیر** اپنے دروازے کی زنجیر سے باندھے ہاتھ + اب تو در کا
نہ کوئی اوسے دربان ہوگا **رند** اوس ترک شہسوار کو ہی جب سے ذوق صید + خالی شکار بند نہ نخچیر سے ہوا **نسیم**
جب اوٹھتا ہی مرے سینۂ سوزان سے دھوان + آسمان اوس کو سمجھتا ہی کہ ہمزاد آیا —

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل الف ہو مذکر ہی جیسے پیکان جہان نام وغیرہ سوا بیاض و رجان کے اور سوا
اون کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے الگ کیے جاتے ہین۔ ایسا ہی دباو دکھاو ستھراو وغیرہ **ظفر** اندر آ جدھر سے
وہ قدم پاؤن پڑ گیا + کو سون اودھر لون ہی کا ستھراو پڑ گیا + **ایضاً** دابو سر کسکا تم اور ہاتھ دباؤ کسکا + سب دسیل
آپکے ہین تم کو دباؤ کسکا + اپنے کوٹھے پہ چڑھ کی آپنے دیوار بلند + دیکھائے پردہ نشین تم نے دکھاؤ کسکا —

جمع عربی جو وزن پر افعال کے آتے ہیں واحد مذکر ہوتی ہی جیسے احوال احکام آداب ارباب القاب وغیرہ سوا اوقات کے

اسیر ہو گریزان کبر سے معلوم کیا تجھکو نہین + مار نخوت سی ہوا احوال کیا ضحاک کا + نسیم زمانہ مسکون سے اسے نسیم آباد ہی اب تو + بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا + مگر جب الگ الگ ان کا اطلاق ہو جیسے تمہارے اقوال اون کے احکام وغیرہ مومن نہین کیا تم نے احکام آزمائے + انھین باتون نے تو یہ دن دکھائے۔

جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ ایک ہو جاین شق ثانی پر بلحاظ و حکم کیا جاتا ہی کہ اگر وہ مذکر ہی لفظ مذکر ورنہ مونث ہوتا ہی جیسے شب خون مذکر اور صاحب سلامت۔ سجدہ گاہ۔ سالگرہ محل سرا وغیرہ مونث۔

اگر ایک لفظ مذکر نام کسی مونث کا ہو البتہ مونث مستعمل ہوتا ہی جیسے ہیرہ۔ کافور وغیرہ نام لونڈیون کے ایسا ہی اس کا عکس لفظ مذکر کے آخر مین یا معروف بڑھانے سے یا حرف آخر کو اوس کے یای معروف سے بدل کر مونث بناتے ہین جیسے مرغ مرغی گھوڑا گھوڑی وغیرہ۔ ایسا ہی جو یا تصغیر کے لیے مستعمل ہی جیسے گڑھ گڑھی بمعنی قلعہ اور پیالہ پیالی وغیرہ یا واسطے اسم بنانے کے صفت کے آخر مین واقع ہو جیسے لال لالی خشک خشکی وغیرہ لفظ مذکر کو مونث کرتی ہی ناسخ تیر سے لگے خشک ہو جاتے ہین کیا میر ہی ہونٹھ + دیکھ او ناوک فگن خشکی لب فارکی۔

جو اسم یای معروف مین آخر ہو مونث ہی جیسے گالی انگلی پیشانی وغیرہ مگر وہ لفظ مذکر حقیقی ہو جیسے مالی وغیرہ یا وہ یا نسبتی یا صفتی ہو مانند کھاری جلالی خیالی وغیرہ کے آتش ملاحت نفریں یار کا ہی ہر سو شور عجیب لطف کا کھاری ہی یہ کنوان نکلا۔

جس لفظ کے آخر مین یا ماقبل مفتوح ہو مونث ہی جیسے مَیْ قَیْ وغیرہ۔

نام نمازون کے اور اوقات نماز کے مونث ہین جیسے نفل ظہر عصر وغیرہ سوا فرض کے۔

نام اوقات شبا روزی کے مونث ہین جیسے صبح دوپہر مغرب وغیرہ۔

نام ندیون اور دریاون کے مونث ہین جیسے گنگا جمنا وغیرہ اسیر ہم تو پیاسے ہین مئی غیر کو دے پیر مغان + اولٹی اس شہر مین بہتے ہوے گنگا دیکھی۔

نام کتابون کے مونث ہین جیسے گلستان بوستان وغیرہ آتش تصویر کھینچی اوس کے رخ سرخ فام کی

اک صفحے مین قلم نے گلستان تمام کی + سوا قرآن کے اور سوا اون کے جن کے آخر مین ہای ہوز ہو—

حاصل بالمصدر فارسی و ہندی مونث ہین جیسے برداشت نمود شست و شوع چھیڑ وغیرہ **ناسخ** لطف شراب سے ہی خبر بہین کیا کرون + برداشت ساقیا نہین مجھکو خمار کی **ایضا** گوہر گوش صنم کی آب کا ہی یہ اثر + سبزہ خط نے جو گالون پہ نمود آغاز کی + **صبا** تنگ کیا دھوتا ہی دل کو پاک کر + لے بخش شست و شو اچھی نہین + عرش تک نالے ہماری جاینگے + چھیڑ چرخ کینہ جو اچھی نہین + ایسا ہی جھیک چال بار ٹہرک وغیرہ سے سوا چلن و خلش کے اور سوا ان لفظون کے جو دوسرے کلیون کے موافق اس قانون سے الگ ہو سکتے ہین—

جو اسم وزن پر چیلک کے ہی گو کسی اعراب سے ہو مونث ہی سوا عصا کے اور سوا اوس کے جو خاص مذکر کے لیے ہو جیسا گدا یا جو موافق دوسرے کلیون کے اس سے الگ ہوتا ہو جیسے خدا لیکن بہاو نون طور پر مستعمل ہی—

جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل یای معروف ہو مونث ہی جیسے دلیل کھیر کھیل بیای معروف لکیر وغیرہ سوا انگبین ہیم تیر خمیر وین شیر اور یقین کے اور سوا اون کے جو مذکر حقیقی کے لیے مستعمل ہین جیسے پیر یعنی مرشد—

ایسے ہی وہ الفاظ جو تفعیل کے وزن پر آتے ہین سوا التعویذ کے چنانچہ اوزان عربی کے ماتحت مذکور ہوتے ہین اسمای مصغر مونث ہوا کرتے ہین **ناسخ** آوارہ یون ہوا و ہوس ہین ہین پیری + جس طرح اوڑتی پھرتی ہی بڑھیا مدار کی—

اگر کسی لفظ کے آخر مین تای مصدری عربی ہو مونث ہی جیسے قسمت **ناسخ** کرتے ہو تقصیر اور روکے لیے تقصیر دراق + غافلو تم کو ملی قسمت گنہگار کی—

جس لفظ کے آخر مین تای قرشت ہو مونث ہوتا ہی جیسے بات گھات وغیرہ سوا بت کے اور سوا اون کے جن کے حرف آخر کے ماقبل حرف صحیح ساکن ہو جیسے تخت دانت دست وغیرہ—

جمع عربی جو الف و تا مین آخر ہوتی ہی اور جس کا واحد مونث ہی واحد مونث ہی جیسے کہتے ہین عنایات دیکھ لی کرامات آزما لی وغیرہ—

الفاظ جو الف و سین مین تمام ہوتے ہین مونث ہوا کرتے ہین جیسے آس گھاس ناس وغیرہ سوا الفاظ عربی کے جیسے التماس راس قیاس وغیرہ —

الفاظ جو الف و ہا مین آخر ہوتے ہین مونث ہین سوای بیاہ چاہ بمعنی کنوان اور ماہ کے اور سوا اون کے جو خاص مذکر کے لیے مستعمل ہین مثلاً شاہ یا موافق دوسرے کلیون کے اس سے الگ ہوتے ہین جیسے الہٰ

اگر علامت مصدر کے آگے حرف کاف ہو اور اوس علامت مصدر کو حذف کرنے سے حاصل بالمصدر کے صیغے حاصل کرین تو وہ مونث ہوا کرتے ہین جیسے چمک جھنک جھلک مہک وغیرہ —

حرف کاف جو واسطے تحقیر و تصغیر کے لفظ کے آخر مین آتا ہے مونث کرتا ہے صبا خیال نوک مژہ سے یہ اشتعال لک دی ہ شب فراق مین کھینچے رہا کنار چراغ + ایسا ہی گنجلک وغیرہ سوا اون الفاظ کے جو ذی روح کے لیے مستعمل ہین جیسے طفلک مردک وغیرہ —

مصادر و اسمای عربی مذکر ہوا کرتے ہین سوا بعض کے پس اس کی تفصیل کے لیے عربی اوزان معتبر کے ہر ایک کی مثال مع استثنای الفاظ شاذہ نیچے لکھی جاتی ہے

مذکر

افعال بکسر اول	گویا طائر جان کو نامہ بر کیجے + کون احسان لے کبوتر کا + غالب واے گر میرا ترا انصاف محشر مین نہو اب تلک تو یہ توقع تھی کہ وہان ہو جایگا —
افتعال	سوای احتیاج و احتیاط ناسخ رات مجھکو تیرے آنے سے جو مایوسی ہوئی + انتظار مرگ تھا یا اشتیاق خواب تھا —
افعلال	نسیم مدتین گذرین کہ اطمینان اون کا کر دیا + نالۂ بے سود نے فریاد بے تاثیر نے
انفعال	گویا انقلاب عشق آخر چرخ نے دکھلا دیا + یعنے وہ لیلی شمائل بھی مرا مجنون ہوا —
تفاعل	اسیر قیامت ہی بندھی ہے ذبح کے دم آنکھ پر پٹی + رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا —

تفعل	سوای تجربہ توقع وتمنا ناسخ بہارِ گلشن دین محمداب دکھا یارب + ترصد بلبلِ دل کو ہی تفصیلِ گل کی آمد
فاعَل بفتح عین	سالک ترے غم مین جنون نے باطن وظاہر کیے یکسان + دل صد چاک سے بد تر ہی عالم جیب و دامان کا۔
فاعِل بکسر عین	سالک نہین آتے تو نہ کہنا کہ فغان سے سالک باعث ہی عالم ایجاد ہوا لیکن یہ اکثر تابع رہتا ہی اپنے مدلول کے تذکیر وتانیث مین جیسے کہتے ہین فلان مرد عالم تھا او فلان عورت عالم تھی وغیرہ
فَعال	ناسخ دیکھا جو دوپہر کو جلال آفتاب کا + آیا وہین خیال کسی کی نقاب کا —
فِعال بکسر فا	سوای مثال کے اور نقاب مشترک ہی غالب یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا۔
فَعْل بفتح فا وسکون عین	سوای جمع وبحث گویا مجھہ مین اور اوس مین اب ایسا ہی ہجوم اختلاط، دخل ہو سکتا نہین ہی بیچ مین پیغام کا۔
فَعَل	سوای خبر ونظر وسحر ناسخ پاکان ازل کو نہین پروای مرض + عیسی کو ضرر کچھہ نہوا بی پدری کا غالب جان دی دی ہوئی اوسی کی تھی + حق تو یہ ہی کہ حق ادا نہوا۔
فِعَل	سوای حرص ناسخ ایثار دیکھنا کہ عیان ہل اتی مین ہی + مسکین کے بعد ذکر یتیم و اسیر کا۔
فِعْل	ناسخ غم دیا رنج دیا درد دیا داغ دیا + ہو سکین مجھسے عوض کیا ترے احسانون کے
فُعُل	ناسخ سیکڑون آہین کرون پر ذکر کیا آواز کا + تیر جو آواز دے ہی نقص تیر انداز کا۔
فَعَلان	آتش ایک عالم مین ہو ہر چند مسیحا مشہور + نام بیمار سے تم کو خفقان ہی کہ جو تھا۔
فِعلان	ناسخ ایک کا ہو دشمن جانی نہ کیون کر دوسرا + عرصۂ امکان نہین میدان ہی یہ جنگ کا
فُعلان	ناسخ نہین ہی معتقد میر اگر حاسد تو کیا غم ہی + ہوا بے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا۔

فُعول	ناسخ دکھائی دیگا فلک ایک نیلوفر کا پھول + ہمارے رونے سے جس دم وفور آب ہوا
مِفعال	ناسخ کسی دل تک سائی ہو سکے تو عرش ہی یہ بھی + عزیز وگر نہین معراج تم کو عرش اعظم کا
مَفعَل بفتح میم وعین ۱۲	ناسخ رٹ ہی جس کے نام کی اوس کا نشان ملتا نہین + لامکان تک ڈھونڈھ ملا انکی مکان ملتا نہین وزیر جسم کو جنبش نہین ہوتی ہی بے تحریک روح + پاون سے راکب کے چلتا ہی یہ مرکب خاک کا۔
مَفعِل	ناسخ مرا سینہ ہی مشرق آفتاب داغ ہجران کا + طلوع صبح محشر چاک ہی میرے گریبان کا۔
مِفعَل بکسر میم وفتح عین ۱۲	گویا آہ موزون کے ساتھ نالہ کرون + خوب مصرع ہی یہ برابر کا ناسخ نہ فلک انکو سمجھنا کہ برای حیدر + سات زینون کا کیا حق نے یہ منبر پیدا۔
مُفَعَّل بضم میم وفتح فا وتشدید عین ۱۲	امانت اوٹھایا خاک سے سر اوس نے مجھہ خم گشتہ کا جھک کر + ہوا اسید ہا مقدر آج اپنے بخت واژون کا۔
مفعول	گویا ہی جو مضمون فتنہ انگیز اوس مین تیری چال کا + اب زمین شعر مین بھی خوف ہی بھونچال کا۔
ان سب اوزانون مین ایک بات کا خیال ضرور ہی یعنے کہ جب آخر پر اون کے یای معروف ہو مونث ہوتے ہین جیسے ترقی تانی وغیرہ	
	مونث
تفعیل	سوای تعویذ اور تمکین کے ناسخ کہتا ہی ناز سے مجھے یوسف نجلنیے + تعبیر پوچھتا ہون اگر خواب وصل کی صبا توسن مشکین سے جب اوس ترک کے تشبیہ دی + جوڑ مین ٹھہرے نہ آہو ختن کے ہاتھہ پاؤن + جانا چاہیے کہ یہ وزن اوس کلیے سے علاقہ رکھتا ہی جو ہم کہہ آے ہین یعنے جس لفظ کے حرف اخیر کے ماقبل ہای معروف ہو مونث ہی۔

افعال افتعال انفعال	اگر ان کے آخر مین الف ہو جیسے ابتدا التجا انتہا ایذا وغیرہ تو مونث ہین مگر شاذ جیسے ایفا اور ایسا بھی اکثر ہوتا ہی کہ جب ان مین بعد الف کے حاے حطی یا ہاسے ہوز یا عین مہملہ ہو تو بھی مونث ہوا کرتے ہین جیسے صلاح طلاع اکراہ وغیرہ —

اطلاع

جس کلیے مین یہ لکھا ہی کہ فلان لفظ اس سے مستثنیٰ ہی اوس کی مثال نظائر مین دی ہی —

استعمال لفظ نے

لفظ نے علامت فاعل ہی اور فقط فعل متعدی کے ساتھ ہوتا ہی ماضی مطلق مین اور اون افعال مین کہ جن کے صیغون مین صیغۂ ماضی مطلق ہوتا ہی جیسے ماضی قریب و بعید و شرطی و تمنی وغیرہ صبا مانگ کر یار سے بوسہ مین پڑا جھگڑے مین + تھوڑی سی بات نے بھی طول بہت سا کھینچا + دزدیدہ ترے سرمے کے دنبالے پہ جس نے انکھ ڈالی ہی + تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے نکالی ہی ناسخ دھوئی گیون اشک کے طوفان سے لوح محفوظ + سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی + رند موت اپنی بھی تجھے یاد جو آئی ہوتی + گورکن مٹی مین مٹی نہ ملائی ہوتی + پس مضارع و حال و استقبال و امر وغیرہ مین نہین ہوتا ہی —

کبھی اس علامت کو ضرورت کے لیے محذوف کرتے ہین پس اگر وزن شعر وغیرہ کے لیے ہو تو علامت مذکور فاعل کے ہمراہ مقدر ہوتی ہی ناسخ غیر سے کرتے ہو ابرو کے اشارے ہر دم + کبھی تلوار تو مجھ پہ بھی لگائی ہوتی + مومن دی تسلی تو وہ ایسی کہ تسلی نہ ہوئی + خواب مین تو مرے آئے وہ مگر آخر شب + اور اگر فاعل ردیف واقع ہوا ہی تو خود بذات محذوف ہوتی ہی مومن مرے کہنے پہ چل مت ہاتھ سے جانے نکالے پاؤن کیون انداز بیجا + بڑھی جان کاہی سوز نہانی جتائے زور عجز نا توانی + یعنے انداز بیجا نے اور عجز نا توانی نے — لیکن ہر حال مین موجود رہتا ہی —

جس صورت مین یہ لفظ مستعمل ہو گو مقدر ہی ہو اور مفعول مذکر واحد ہو موجود نہ بھی ہو تو فعل واحد مذکر
ہوتا ہی جیسے مین نے کیا خواہ وہ فعل متصل مفعول ہو کہ منفصل جیسے مین نے جو چیز چاہی لی اور دوسری
جمیع صورتون مین مفعول کی مطابقت کرتا ہی جنس مین بھی اور عدد مین بھی یعنے اگر مفعول مذکر ہو
فعل بھی مذکر ہوتا ہی اور اگر مونث ہو مونث اور اگر مفعول واحد ہو فعل بھی واحد ہوتا ہی اور جمع ہو تو جمع
ناسخ طاق ابروی صنم جس دم نظر آیا مجھے + ایک مسجد بس وہین اہ خدا تعمیر کی + **وزیر** زر دیا زور دیا
مال دیا گنج دیے + اے فلک کون سی راحت کے عوض رنج دیے + **رند** تمیز ہو تو کرے فرق دوست دشمن
مین + خدا نے آنکھین دیان دیکھ بھال لینے کو —

جب علامت مفعول جو لفظ کو یا پای جھول یا پای نون ہی موجود ہو فعل تابع مفعول نہین ہوتا
بلکہ واحد مذکر رہتا ہی **ناسخ** ہند کو آباد اوس نے کر دیا + عمر دون کو شاد اوس نے کر دیا + **ایضاً** گردن
ساقی کے آگے بارہا محفل مین رات + گردن مینا ہی کو شرم نے خم کر دیا —
جو فعل دو مفعول چاہتا ہی ثانی کا تابع ہوتا ہی جیسے ساقی نے رقیب کو مے دی اور بادشاہ نے
مجھے گھوڑے دیے **غالب** تیرے در کے لیے اسباب نشاط آمادہ + خاکیون کو جو خدا نے دیے جان و دل
و دین + گو مفعول ثانی مقدم ہو کیونکہ مفعول اول ہمیشہ علامت اپنے ساتھ رکھتا ہی اگر فعل
اوس کا تابع ہوتا ہمیشہ واحد مذکر ہونا لازم آتا —
جس فعل مرکب کا جز ثانی متعدی ہو لفظ نے اوس کے ساتھ مستعمل ہوا کرتا ہی لیکن فعل واحد مذکر
رہتا ہی **مومن** بات کہنے مین رو دیا مین نے + جو جواب آیا سو دیا مین نے + اور جب دونون جز متعدی
ہون اعم اس سے کہ ایک ہی مصدر سے ہون یا مغایر سے اون کا وہی حکم ہی جو مفرد کا ہی **نسیم** جب دیکھی
بکھی کے سوار آستی نہین + بل لے لیا مزاج نے کچھ زلف یار کا + ایسا ہی رو دی کھا لی وغیرہ + اور جب
جز اول متعدی ہو اور جز ثانی لازمی تو اوس کے ساتھ نے غیر مستعمل ہی جیسے بھول گیا کر سکا دے چکا وغیرہ

اسیر مضمون کہان نزاکت جانان کا اے صبا + سارے ورق مین مصحف گل کے اولٹ گیا ایضاً
جب ہاتھہ مینے سبزۂ خط کو لگا دیا + بولے کہ ان دنون ہی بہت تم کو چڑ گئی صبا نہ اوٹھنا تھا نہ اوٹھا
کوی یار سے بندہ + زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اوٹھا نہ سکے ـ

فعل مرکب جو بجہت ترکیب کے استمرار اور دوام کے معنے کرتا ہی اوس کے ساتھہ نے نہین آتا غالب نے صفر
ہی گذرتی ہی ہو گرچہ عمر خضر + حضرت بھی کل کہینگے کہ ہم کیا کیا کیے صبا شب غم مین کے مرنا لون سے لگی
دل پر چوٹ + چھاتی کوٹا کیے گھڑیال بجانے والے + ایسا ہی کھانے لگا وغیرہ کہ اس مین ابتدا ہی
معنے استمرار کے ساتھہ وزیر ہم سے کا ہیدن کو اوس سے ذرا اوٹھایا کس لیے + آسمان تنکے لگا چننے مگر مجنون ہوا ـ
جب دو لفظ ایسے مرکب ہون کہ لازمی کے معنے کرین اون کے ساتھہ نے غیر مستعل ہی جیسے کھائی نیا کینے پایا وغیرہ ـ
جو لازمی کہ ترکیب سے متعدی معلوم ہوتا ہو لفظ نے اوس کے ساتھہ غیر مستعمل ہی مثلاً لانا کہ اصل مین لے آنا ہی
چنانچہ اس شعر مین مؤمن اگر مشہور ہوا فسانہ اپنی بت پرستی کا + برہمن کیا عجب ایمان لے آدین
بنارس مین رند نہ ملا جب کہ نامہ بر کو جواب + پرزے پرزے خط کے مرے اوٹھا لایا + صبا ہم وہ مے کش ہین
کہ ساغر جو ہمارا توڑا + محتسب کے لیے قاضی کا پیادہ لائے ـ

بعضے افعال اگرچہ مفعول نہین چاہتے لیکن علامت فاعل اون کے ساتھہ متعدی کی سی رہتی ہی
جیسے کوسنا دھارنا موتنا وغیرہ مگر فعل اون کا واحد مذکر ہی رہتا ہی جان دوگانا جان کی بچی نے
موتا مجھہ نمازی پر + میاں تر ہوئی ساری پڑا آدھا بدن دھونا + اور بعضون کے ساتھہ علامت مفعول
ہوتی ہی لیکن چونکہ وہ اصل مین متعدی نہین ہین علامت فاعل مستعمل نہین ہوتی جیسے ہم تم کو
روتے ہین رند تھا کون آگے لاش پہ ہوتا جو نوحہ گر + ہان نے کسی تو آج تلک مجھکو روئی ہی ـ

بعضے الفاظ لازمی اور متعدی دونون طور پر مستعمل ہین پس لفظ نے اون کے ساتھہ موافق موقع
اور مقام استعمال کے لایا جاتا ہی جیسے سمجھنا نسیم وہ چھوٹ پہ تھی یہ میل سمجھے + بازی جو سپر کی کھیل سمجھے

آتش بس کہ تھی اوس سے عیان سینۂ عارف کی صفا + چہرۂ یار کو سینے دل روشن سمجھا + لٹنا لٹانا **صبا** خاک پاے قیس سمجھین دیکھنے والے ہین + ای جنون اب کی تو ایسا ہی لٹانا چاہیے **ایضاً** ساقیا ابکی بڑے زورون پہ ہین ہم مے پرست + چل کے واعظ کو سر منبر لٹانا چاہیے + لہرانا **امانت** متلاطم جو ہوا چشمۂ حسرت یکسر + داغ دل دھونے کو لہرا کے چلا دریا پر + **صبا** لہراتا ہے دل کو رخ رنگین کا خط سبز + سر سبز ہمیشہ رہے گلزار تمہارا + ایسا ہی پلٹنا **ظفر** خط مین جب آپنے تحریر سراسر پلٹی + مین نے جانا مری تقدیر سراسر پلٹی + شرمانا جیسے مین بات کہتے شرماتا ہون اور **آباد** دل جلاتا ہے نہایت سوز ہجر اوس ماہ کا + اخگر دو رخ کو شرماتا ہے شعلہ آہ کا + بدلنا جیسے میرا دل بدلا اور **آتش** زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا + بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کیسے + بھولنا جیسے مین آپ کو بھولا اور **سحر** پانیتی راتون کا سونا بھی تمھین بھول گیا + وہ دو پٹی کا بچھونا بھی تمھین بھول گیا + اٹینا ٹینا جیسے بتی ٹینی یعنے بٹ دینا روٹی ٹینی اور **ظفر** اب قافیہ و بحر ظفر پھیر غزل لکھ + بٹ جاے نہ جا نسے ترے دھیان کسی کا + چلنا جیسے لات چلنی اور راستہ چلنا یا ہوا چلنی - بھرنا جیسے شیشہ بھرا یعنے پر ہوا اور اوس نے پانی بھرا - تھوکنا جیسے دنیا کو تھوکا یعنے التفات بحقارت کیا یا لہو تھوکا اور مین نے تھوکا - اوگلنا جیسے تلوار اوگلی یعنے نکل آئی اور سانپ نے من اوگلا - پکڑنا جیسے گلا پکڑا یعنے آواز بیٹھی اور اوس نے ہاتھ پکڑا -

بعضے شعراے ہند خلاف قانون بعضے مصادر کے ہمراہ لفظ نے استعمال نہین کرتے ہین چنانچہ -

بولنا	چونکہ یہ لازمی ہے بمعنی سخن کردن لہذا جب بجاے متعدی کے مستعمل ہوتا ہے تو بھی اوسی قیاس پر اس کے ساتھ نے نہین لاتے ہین **نسیم** بولی وہ کہ ہم تابین تعبیر دل سوزی کریگا کوئی دلگیر +
بھولنا	**آتش** تیری جو یاد اے دل خواہ بھولا + باللہ بھولا واللہ بھولا اسیر اوی عشق ہے یہ عرصۂ شطرنج نہین + نقد جان ہار گیا چال جو انسان بھولا -

جھپٹنا	نسیم اک بلی جو جھپٹی چوہے کو بھانپ + نیولے نے بھگا دیا دکھا سانپ +
جیتنا	مومن عدو کی عشق بازی آشکار ا + غرض یہ ہی کہ تم جیتے مین ہارا +
سمجھانا	نسیم اک دن ہیجڑا اوڑا کے لائی + حسن آرا کو وہ کل سمجھائی +
نکالنا	نسیم سن لی قیدی کی زار نالی + زنجیر کے بیچ سے نکالی +
ہارنا	نسیم پانسے کی بدی ہی آشکارا + راجہ نل سلطنت ہی ہارا +

جانا چاہیے جہان یہ لکھا ہی کہ نے مستعمل نہین ہوتا اوس سے کچھ یہ مراد نہین کہ محذوف رہتا ہو یا بباعث موانع عارضی کے عمل نکرتا ہو بلکہ ویسے افعال کے ساتھہ لانا اوس کا قطعاً ناجائز جانتے ہین۔
اب وہ مثالین جو ان قوانین سے مستثنی ہین یا مشترک جنس رکھتی ہین یا معنے کی تبدیل سے اون کی جنس بھی بدل جایا کرتی ہی جیسا کچھہ ہم دیباچے مین وعدہ کر آئے ہین اگلی ساری پابندیون کے ساتھہ لکھی جاتی ہین

نظائر الفاظ

باب الف

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
آب	مذکر	ناسخ	گیا جو اوس کے کوچے مین تا چشم تر آب آیا	حرم سے لاتے ہین جس طرح زائر آب زمزم کا
آب عنصر	مذکر	آتش	تشنگی کرتی جو مشتاق دم خنجر مجھے	آب ہن شیر دایہ کی حلاوت مانگتا
آب [illegible]	مونث	ناسخ	کہین دیکھی ہی شاید آبداری تیرے دانتون کی	کہ مارے شرم کے پانی سے ہی آب گہر پتلی
آب	مونث	آتش	جا ہے موتی سے اکاش مین گردن رکھتا	آب ابرو کے ہر اک بال مین تلوار کی تھی
آب آتشین	مذکر	آتش	مبارک کشتیان مے کی تباہ ہند کو ہون	جہازون مین فرنگستان سے آب آتشین آیا
آب جو	مونث	آتش	چمن مین صبح کو جا کر نہ منہ کھاتا تھا	بزنگ آئینہ حیران ہی آب جو تیری

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
آب حیوان	مذکر	ناسخ	خط سے دونی ہوگئی اوس کے دہن کی آب و تاب	خضر کے فیض قدم سے آب حیوان بڑھ گیا
آبرو	مونث	آتش	زمانے مین کوئی تجھسا نہین ہے سیف زبان	رہیگی معرکے مین آتش آبرو تیری
آب و تاب	مونث	صبا	عیان جو یار کے دانتون کی آب و تاب ہوئی	غریق سیل فنا موتیون کی آب ہوئی
آب و دانہ	مذکر	رند	شکر کر قید سے صیاد کے جو تو رہا	آب و دانہ ترا او بلبل شیدا اوٹھا
آب و ہوا	مونث	اسیر	نالے کرنے سے مرے آنسو بہانے سے مرے	اور ہی آب و ہوا ہے گلشن ایجاد کی
آتش	مونث	ظفر	تبخالے کیون نہ دل مین پڑین آہ نفس کے ساتھ	اف دل مین ہے کہ آتش فرقت بھری ہوئی
آرام	مذکر	صبا	بے تابی دل نے بغل گور جھکائی	آرام نہ ہرگز کسی پہلو نظر آیا
آرزو	مونث	وزیر	مرغ بے بال و پر ہون اے صیاد	آرزو ہے کسی رہائی کی
آروغ	مذکر	ظفر	کل ایک حریص نے تخفیف وقت پر جو لی	عجب کیا ظفر آروغ یہ آروغ کیا
آزار	مذکر	مومن	سم کھا موے تو درد دل زار کم ہوا	بارے کچھ اس دوا سے تو آزار کم ہوا
آس	مونث	مومن	کیسی قسمت ہماری پھوٹ گئی	تیرے ملنے کی آس ٹوٹ گئی
آسامی	مونث	ظفر	پڑی ہے ہر رہ الفت پہ نہین اوس کی نگاہ	ڈھونڈھتا ہے کوئی آسامی وہ رہزن اونچی
آستان	مذکر	ناسخ	برنگ پنجۂ خورشید نقش پا ہے ترا	بلند بام فلک سے ہے آستان اپنا
آستین	مونث	مومن	یہان دم نہین شوق سے قتل کر	مرے خون سے تر آستین ہو چکی
آسمان	مذکر	رند	وہ ہون غیور لونگا نہین ایسے سفلے سے	اگر زمین بھی گرنے کو آسمان دیگا
آسن	مذکر	آتش	کرتا ہے مجھ سے ابلق ایام شوخیان	پہچانتا نہین مگر آسن سوار کا
آسن	مونث	ناسخ	کیا گداز دل ہیچ جاتی ہے حدت طبع کی	دیکھ لو تیزی مین ہے محتاج آسن آب کی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
آسیا	مونث	اسیر	نہ ٹوٹتا کسی دانے کا دل وہ احمق ہون	جو آسیا مرے سنگ مزار کی ہوتی
آشیان	مذکر	ناسخ	چل کے ناسخ گلشن شیراز کو آباد کر	آشیان ویران پڑا ہی بلبل شیراز کا
آغاز	مذکر	آتش	خبر اول و آخر نہین مطلق آتش	نہ تو انجام ہی معلوم نہ آغاز اپنا
آغوش	مذکر	رند	مین وہ محروم محبت ہون لڑکپن مین بھی	وا کسی نے نہ مرے واسطے آغوش کیا
آغوش	مونث	ظفر	شاہد مقصود ہی کس کی بغل مین اے ظفر	دیکھ ہی آغوش چرخ پیر بھی خالی پڑی
آفتاب	مذکر	ناسخ	آج ذرے کو آفتاب ملا	کہ مجھے ساغر شراب ملا
آفتاب [illegible]	مذکر	امانت	اثر ہی گنجفے مین بھی سیاہ بختی کا	ہماری بازی مین کب آفتاب آتا ہی
آگ	مونث	رند	پوچھو نہ جلن کا دل کی احوال	اک آگ پڑی ہی دہک رہی ہی
آمد	مونث	ناسخ	آئی برسات اب ہی آمد ساقی گلفام کی	ہا لب مینا ہی دل مشتاق آمد جام کی
آمد آمد	مونث	مومن	ہو سواری تو سلیمان کی ہو	آمد آمد کسی ذی شان کی ہو
آمد و شد	مونث	اسیر	آمد و شد نفس چند کی بیکار نہین	حال آئندہ و رفتہ کی خبر دیتی ہی
آن	مونث	مومن	مین آیا جو تن مین جان آئی	دیکھا تو نظر مین آن آئی
آن [illegible]	مونث	مومن	ہر دم لب پر جان حزین تھی	ہر آن آن بازپسین تھی
آن [illegible]	مونث	ظفر	اوس طرح دار کی ہی آن نکیلی ایسی	جو نظر باز ہین ان کی ہی نظر مین چبھتی
آنچ	مونث	رند	شعلہ رخسار ہمیشہ سے رہے مد نظر	آنکھین سینکا کیے ہم آنچ پہ انگارون کی
آنسو	مذکر	ناسخ	لہو سارے بدن کا کر دیا ہی خشک فرقت نے	مگر اے آہ تجھسے خشک آنسو ہو نہین سکتا
آنکھ	مونث	آتش	کج نگہ تو نے تو کی ہم سے کدے کھینچے ہین	آنکھ اپنی بھی صنم سوے خنجر ابھرتی ہی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
آواز	مونث	ناسخ	سینہ کوبی مین نے دوی ہین جن کی بولا صنم	کیا خوش آیندہ یہ آواز دہل ہی دو کی
آہ	مونث	رند	اوس بت کے دل سر مین تاثیر کی جا کر	حق ہی یہ مری آہ رسا کام کر آئی
آہن	مذکر	نسیم	صورت سوزن بنا کر بخیہ گر کے ہاتھہ مین	بوسہ چاک جگر لینے کو آہن آگیا
آہو	مذکر	آتش	سگ کو سے شکار اوس کا تہا جن نگہ کرتے	نہ شہر ہند تک زندہ کوئی آہوی چین آیا
آیا	مذکر	ناسخ	چشم زاہد مین ہون گو خوار گناہون سے مگر	مغفرت کا تو مری شان مین آیا او ترا
آیات	مونث	ناسخ	خط نورستہ نہ قرآن کو کر دے منسوخ	لوح محفوظ سے اوتری ہی یہ آیات نئی
ابا (انکار)	مونث	اسیر	دشمنی اس آدم خاکی سے عین کفر ہی	کی جو سجدے سے ابا ابلیس مرتد ہو گیا
ابتدا	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدای آہ ہوتی ہی	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہی
ابجد	مونث	آتش	گذرا مجاز سے تو حقیقت کھلی مجھے	قرآن کا سامنا تھا جو ابجد تمام کی
ابر	مذکر	مومن	رو رو کے دعا کر اک ذرہ دیکھیہ	کیا ابر کرم ہی سر پہ چھایا
ابرو	مذکر	رند	دیکھہ تو کتنے گلے کٹتے ہین تلوارون سے	تو ہلا بیٹھہ کسی روز تو ابرو اپنا
ابرو	مونث	ظفر	دیکھنا بھونچال سے ہلجا لگا سارا جہان	اک ذرہ ابرو اگر اوس فتنہ گر کی ہلگئی
ابلق (گھوڑا)	مذکر	رند	لگایا راہ پہ ہر طرح اوس کو شہسوارون نے	اگرچہ ابلق ایام کیا کیا باگ پر جھٹکا
اُتار	مذکر	ناسخ	یہی وظیفہ ہی دن رات مجھکو مستی مین	چڑھاؤن جام کوئی نشہ کا اوتار آیا
اُتو	مذکر	ناسخ	دست نازک سے لگائین لیے تو تلوارین جو آج	کیا ہمارے رخت عریانی پہ اتو ہو گیا
اُجاغ (چولہا)	مذکر	ناسخ	تپ غم کے اثر سے گرم ہو جاتا ہی دل آتش	جو مفلس ہین بنا تی ہین اجاغ اکثر گلی کا
اجل	مونث	مومن	مین اور اوس کو بلاؤن نگار روز وصل مین	اجل بھی کرنے محبت کا امتحان لگی

[illegible]	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
اچار	مذکر	جان	دوگانا جان تمھین انگنا صہینا ہی	نہ کھاؤ گرم نگوڑا اچار ہوتا ہی
احتیاج	مونث	اسیر	پھیلی ہی روشنی ترے حسن شباب کی	عالم مین احتیاج نہین آفتاب کی
احتیاط	مونث	اسیر	دامن بچا کے چلتے ہو میرے غبار سے	کیا احتیاط آپ کو اللہ ہو گئی
احسن القصص	مذکر	آتش	حافظ رخ کتابی محبوب کے ہین ہم	یہ احسن القصص ہی ہمین یاد ہو گیا
احکام	مذکر	جان	رنڈی نہ کربلا مین کوئی جائے ابوا	حاکم کا لکھنؤ کے یہ احکام ہو گیا
احوال	مذکر	اسیر	ہو گر زبان کبر سے معلوم کیا تجھکو نہین	مار نخوت سے ہوا احوال کیا ضحاک کا
اختر	مذکر	ناسخ	گرچہ ہم بستر ہین ہم تم پہ بہم روٹھے ہوے	آج کیا جب نا ہین اپنے بخت کا اختر گیا
اخگر	مذکر	مومن	داغ دل نکلینگے تربت سے مری جون لالہ	یہ وہ اخگر نہین جو خاک مین پنہان ہو گئے
ادا	مونث	مومن	ہو نہ لے تاب ادا تمھاری آج	ناز کرتی ہی بے قراری آج
ادب	مذکر	آتش	ادب تا چند اے دست ہوس قاتل کے دامن کا	سنبھل سکتا نہین اب دوش سے بوجھ اپنی گردن کا
اذان	مونث	اسیر	رہا ہی یاد ابرو مین مجھے شغل فغان برسون	وہ مومن ہون کہ دی ہی مین نے مسجد مین اذان برسون
اِذن [illegible]	مذکر	اسیر	اورون کو اوس نے اذن دیا بار عام کا	ہم ڈھونڈھتے ہین دور سے موقع سلام کا
ارباب	مذکر	نسیم	زمانہ مسکون ہے اے نسیم آباد وہی اب تک	بہت ڈھونڈھا مگر کوئی نہ ارباب کرم نکلا
ارغنون	مذکر	آتش	مجھ صوفی کے جو نعرہ سے حال اوس کو آگیا	مطرب نے نکرے سے سر مرے ارغنون کیا
ارغوان	مذکر	آتش	ترے شہید کا دھوکا تھا دیکھا لے تربت	جو کربلا کے معلے مین ارغوان ہوتا
ارگن	مذکر	اختر	رقص سے یار پر پامال ہین اہل فرنگ	ٹھوکرون سے اوس بت خود کام کے ارگن بجا
ارمان	مذکر	ناسخ	لی جان خدا نے کسی بت نے نہ کیا قتل	نکلا نہ دم مرگ بھی ارمان ہمارا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
اژدحام	مذکر	آتش	وہ کون ہے جو نہیں اون کو دیکھنے آتا	نظارہ بازون سے اک اژدحام ہوتا ہے
اژدر	مذکر	اسیر	شام فرقت کی سیاہی ہے فلک پر دوڑی	مین یہ سمجھا کہ کسی کوہ سے اژدر اترا
اسباب	مذکر	اسیر	راہ بھر کھکے یہ رہزن کو دیا دم ہم نے	تو ہی مالک ہے یہ اسباب سفر کس کا ہے
اسپ	مذکر	صبا	کس طرح سے ہونے حسون کو فروغ	اسپ چوبی چراغ پا ہے ہوا
استخوان	مذکر	آتش	منڈلاتے ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح	شاید وہان سنگ سے مرا استخوان گرا
اسم اعظم	مذکر	آتش	دہن اوس رو کتابی مین ہے پر ناپیدا	اسم اعظم وہی قرآن مین نہان ہے کہ جو تھا
اشک	مذکر	رند	لہو بہتا ہے چشمون سے نہ اشک آنکھون مین آتا ہے	ہوا ثابت مرا زخم جگر پانی چراتا ہے
اصلاح	مونث	آتش	شاعر ہون کو سیب زنخدان ہو سو نکتا	اصلاح رہتی ہے مجھے اپنے دماغ کی
اطلاع	مونث	ناسخ	دیکھتا ہے قاصد نامہ نہ سنتا ہے پیام	کس طرح ہو اطلاع اوس کو ہمارے حال کی
اُف	مذکر	آتش	سوزش دل سے زبان کو نہ ہوئی آگاہی	اُف کیا منہ سے نہ ہم نے نہ کھلا راز اپنا
اُف	مونث	مومن	بے گنہ مجھکو ستایا اوس نے	اُف نکی تو بھی جلایا اوس نے
افسر ج	مذکر	ناسخ	کشور فقر مین مین برہنہ سر شاہ ہوا	سلطنت کا مرے سر پر جو نہ افسر آیا
افسون	مذکر	گویا	دیکھتے ہی زلف کا مضمون ہاتھ آیا مرے	مجھکو سنبل کا نظارہ سانپ کا افسون ہوا
افغان	مذکر	مومن	گر وہان بھی یہ خموشی اثر افغان ہوگا	حشر مین کون مرے حال کا پرسان ہوگا
افیون	مونث	وزیر	گلشن مین کیا اشارہ کیا خال یار نے	افیون باغبان کو دی کوکنار نے
اکسیر	مونث	مومن	کرامت ہے رخ زرد آپکے دل تفتہ کا ورنہ	کہین منتی سنی ہے آج تک اکسیر شیشے کی
اُگال	مذکر	امانت	یار جڑتا ہے لعل مین یاقوت	جب لبون مین اُگال آتا ہے

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
اُولجھاؤ	مذکر	ظفر	سلجھیگا کیونکہ دیکھیے دل زلف یار سے	بے طرح اس مین اوس مین ہی الجھاؤ پڑ گیا
التجا	مونث	آتش	پیش از سوال دون مین نکیرین کا جواب	ہی التجا زبان سے مجھے اتنے کام کی
التماس	مذکر	مومن	فلک رس ہی غوغا مناجات کا	کرون التماس اپنی حاجات کا
الف	مذکر	آتش	مل نہین چلتے ہین کج طبعون سے ہر گز راست باز	چین پیشانی سے باہر ہی الف آزاد کا
القاب	مذکر	آتش	یار کو تم سے محبت نہین تو اے آتش	خط مین القاب یہ پھر مشفق من ہی کس کا
الم	مذکر	مومن	اب تلک بھی تو ہی غم ویسا ہی	اب تلک تو ہی الم ویسا ہی
امام	مذکر	ناسخ	بجاے دانہ ہین ساقی جو دانہ انگور	ہم اپنے دانے مین ڈالین امام شیشے کا
امان	مونث	غالب	گرم فریاد کیا شکل نہالی نے مجھے	تب امان ہجر مین دی برد لیالی نے مجھے
امر سہل	مذکر	نسیم	غیر ممکن ہی کہ آسان ہو سکے	رہگیا جو امر مشکل رہگیا
امنگ	مونث	اسیر	کیا ہی مردہ فلک نے مگر ہی دل زندہ	وہی امنگ ہی پیری مین نوجوانی کی
امید	مونث	مومن	خیال زلف مین جو درفتگی نے قہر کیا	امید تھی مجھے کیا کیا بلا کے آنے کی
اناج	مذکر	اختر	کیسے شیطان بنگئے دہقان	کیون نہ بہکا ین گر اناج ہوا
انار	مذکر	ناسخ	لب سرخ پستہ فرقن سیب آنکھین ہین بادام	کھلے جو دانت ہنسی مین نظر انار آیا
انبار	مذکر	اسیر	آمد سے کس کی ہی یہ گل افشان چراغ گور	پھولون کا میری خاک پر انبار ہو گیا
انتظار	مذکر	ظفر	میری آنکھین ہین کھلی بعد فنا بھی دیکھیو	اور کیا ہو گا تمھارا انتظار ایسا تو ہی
انتہا	مونث	آتش	مونہ دینا مجھکو بے دردی ہی اب ساقیا	ابتدا جاڑے کی ہی اور انتہا برسات کی
انجام	مذکر	ظفر	آغاز محبت کو تو ہان سمجھے ہم اچھا	اچھا پر اس آغاز کا انجام نہ پایا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
انداز	مذکر	گویا	بزنگ گل جگر ہوتے ہین ٹکڑے سننے والون کے	نیا انداز ہی بلبل ہمارے شیون دل کا
اندام	مذکر	وزیر	ہی آب وخاک ونار وہوا مین بھی تفرقہ	اس درجہ اضطراب مین اندام ہوگیا
اندھیر	مذکر	وزیر	زلفون نے دل کو چھین لیا رخ کی دید مین	لوٹا ہی دن ہارے یہ اندھیر ہوگیا
انسان	مذکر	ناسخ	شیر سے تا شربت مرگ ایک سی تلخی ہی یہان	غم لگا کھانے وہین انسان جہان پیدا ہوا
انگبین	مذکر	ناسخ	میرے مولا کو امیر النحل ملنا تھا خطاب	خانۂ زنبور مین تب انگبین پیدا ہوا
انگشت	مونث	اسیر	دعوی خون ہمین درکار ہی کیا حشر کے دن	سرخ مہندی سے ہی انگشت شہادت تیری
انگشتر	مونث	اسیر	جو دہن ہی نقش ہی اوس مین سمجھا نام کا	کوئی انگشتر جہان مین نئے نگین ملتی نہین
انگیا	مونث	امانت	یہان گرہ کھل گئی دل کی ادھر انگیا مسکی	لب نازک سے صدا آنے لگی بس بس کی
اوجھڑ	مونث	سحر	ابرو کی یہ جنبش ہی کہ تلوار کی بلچپ	پتلی کی یہ گردش ہی کہ اوجھڑ ہی سپر کی
اوس	مونث	نسیم	لہرا لہرا کے اوس چہا لی	بن مین کالون نے رات کالی
اوسان	مذکر	اسیر	آنکھین ہین مین نے کھولدین نظارے کے لیے	ہنگام قتل یہ مجھے اوسان آگیا
اوقات	مونث جمع	آتش	سائل دولت دنیا ہون مین اے آتش کیا	گنج قارون سے بھی اوقات نہین کٹتی ہی
ایاغ جمع	مذکر	ناسخ	مے سے روشن رہی ایاغ اپنا	گل نہ ہوسا قیا چراغ اپنا
ایجاد	مذکر	نسیم	قبر پر آیا ہی دینے کو مبارک باد مرگ	یہ نیا ایجاد ہی میرے ستم ایجاد کا
ایذا	مونث	رند	نالہ کیسا آہ نہین کی نہ	کیا کہو تجھ بن ایذا گذری
ایمان	مذکر	نسیم	مجھکو باتین تری تاثیر کرین کیا واعظ	پاس ہی اوس بت کافر کیش کے ایمان میرا
اینٹ	مونث	ناسخ	سوا ہی حسرت زمین مجھ سے کیا سنا سب سے	اگر لگوا ئین اینٹین قبر مین وہ چاہ سنے کی

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
			باب بای موحدہ	
باب	مذکر	ظفر	شاہ مقصود تک پہونچینگے کیونکر دیکھیے	بند ہی باب تمنا ہی غضب کھلتا نہین
بات	مونث	آتش	دل لگی اپنی ترے ذکر سے کس رات نہ تھی	صبح تک شام سے یا ہو کے سوا بات بھی تھی
باد	مونث	ناسخ	باغ مین آج جو اوس گل کی سواری آئی	شور بلبل نے کیا باد بہاری آئی
بادام	مذکر	رند	بے مغز ہی جو کرتا ہی پھر اوس سے چشم چار	شرمندہ لاکھ مرتبہ بادام ہو گیا
بادبان	مذکر	ظفر	جہاز چشم تباہی مین آ گیا جو ہین	فرہ کا باد مخالف سے بادبان ٹوٹا
بادل	مذکر	اسیر	مکان یار دریا بنگیا ہی میرے رونے سے	یہ پرے بادلے کے ہین کہ بادل گھر کے آیا ہی
بادہ	مذکر	ناسخ	چشم حیران جام کو اوس چشم میگون نے کیا	بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا
بار	مذکر	ناسخ	سنا نہین کوئی اوس سحر حسن سا نازک	کہ کان سے نہین اوٹھتا ہی بار بالی کا
بار	مذکر	اسیر	جب قیامت مین اژدہام ہوا	ہم یہ سمجھے کہ بار عام ہوا
باران	مذکر	ناسخ	ہی برنگ برق ہنسنا آدمیت سے بعید	سالہا باران غم سے گل آدم ہوا
بارتنگ	مونث	اسیر	شہید عشق ہون کس کے دہان تنگ کا مین	بجاے سبزہ لحد مین جو بارتنگ لگی
بارش	مونث	آباد	کوی جانان تک رسائی کیون نہو اپنی محال	اشک کی بارش جدا بارش جدا برسات کی
باڑ	مونث	ظفر	پیار سے جھڑکی کبھی وہ بیٹھتے تھے ہمین	اے ظفر یہ گالیون کی باڑ سی جھڑتی تھی
باڑہ	مونث	ناسخ	ہجر مین سینے سے لگاتے ہی ہوا صدمہ مجھے	ہر لب فنجان مرا باڑہ ہی تلوار کی
باز	مذکر	اسیر	تری نگہ سے طیور فلک پہ چھپتے ہین	بلند ہو کے ہوا مین یہ باز ڈوب گیا
بازار	مذکر	مومن	تو کسی کا بھی خریدار نہین پر ظالم	سرفروشون کا ترے کوچے مین بازار لگا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
بازو	مذکر	ناسخ	آج مولد ہی جناب حیدر کرار کا	ہوگیا بازو زبردست احمد مختار کا
باغ	مذکر	ناسخ	گل کہین دیکھا نہ مین نے داغ حسرت کے سوا	میرے اشکون سے مگر باغ جہان شاداب تھا
باگ	مونث	ظفر	دشت مین اپنے ہمارے توسن وحشت کی باگ	اوٹھہ گئی اے خار دامنگیر پھر سکتی نہین
بال (بمعنی شگاف)	مذکر	امانت	خط کے رخ کا خیال آتا ہی	دل کے شیشے مین بال آتا ہی
بال (بمعنی گیسو)	مذکر	اسیر	کنگھی کے جانتا ہون کہ توڑینگے دانت وہ	بیکا جو گیسوون کا کوئی بال ہوگیا
بال (بمعنی پر)	مذکر	غالب	مین عدم سے بھی پرے ہون ورنہ غافل بارہا	میری آہ آتشین سے بال عنقا جل گیا
بام	مذکر	صبا	منزل جانان مین جائینگے کمندآہ سے	اے صبا بام حقیقت نردبان کوتاہ نہین
باندھنو	مذکر	رشک	ہون وہ سرگشتہ جسے ہوش سروسامان نہین	باندھنو یارو لگی باندھا ہی سر دستار کا
بانگ	مونث	نسیم	شیرین کو گور مین تھا تصور یہی مدام	تا چرخ بانگ ماتم فرہاد جائیگی
بت	مذکر	ناسخ	تو وہ بت ہی کہ اگر دیر مین جا تا اکدم	مثل ناقوس اک اک بت ہین نالان ہوتا
بحث	مونث	صبا	سخت باتون کا تری کیا ذہن آب	بحث ہونی وو بہ دوا اچھی نہین
بحر	مذکر	اسیر	خواہان آب ہین جب مین حزن ہوا	موجون سے بحر اور بھی چین بر جبین ہوا
بخار ([illegible])	مذکر	ناسخ	یہ نازکی کے ہین معنے کہ باغ مین گل	قریب آتش گل جب گیا بخار آیا
بخار ([illegible])	مذکر	صبا	بحث نالہ رہی مرغان چمن سے کیا کیا	اے صبا پر نہ بخار دل نالان نکلا
بخار ([illegible])	مذکر	آتش	ہفت آسمان پھکے جو مردود آہ سے	کیا کیا بخار دل سے بخار زمین چلا
بخت	مذکر	مومن	سب تا بہ فتنہ چونک پڑے تیرے عہد مین	اک میرا بخت تھا کہ وہ بیدار کم ہوا
بد دعا	مونث	رند	پڑ جائیگا کہین کبہی عاشق کا کوسنا	مرجاوگے جوان اگر بد دعا لگی

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
بدن جسم	مذکر	رند	بتا و رند ہم کو دل پہ کیا صدمہ گذرتا ہی	کئی دن سے ہی منہ او ترا تمھارا او بدن پہ جھٹکا
بدن جسم	مذکر	آتش	زال دنیا تنگ کرتی ہی نہایت ہی مجھے	ہی مگر اس بیوا کا کیا بدن فولاد کا
برن جسم وغیرہ	مذکر	جان	بن کے بگڑی بات کیا قسمت ہی تابرن جان کی	چاند سا بر آ کے دروازے پہ کیسا پھر گیا
بر سینہ	مونث	مومن	کہان تک سوز شوق ہم کناری	کرے یون گرم جا بر مین ہماری
برات جمع	مونث	اسیر	کبھی شادی کی نہ شادی ہوا رنج کا رنج	مردے نکلے مرگھر سے نہ براتین آئین
برتن	مذکر	جان	چڑھائے آوے مین جب ہین کمہار نے برتن	یہ دیکھا اوس نے کہ سو پکے ایک کچا ہی
برسات	مونث	آتش	جن دنون عشق رولاتا تھا ہمین صورت ابر	کون سی فصل تھی وہ جس مین کہ برسات تھی
برش	مونث	ظفر	لگین نہ زخم دل پر کیون ٹیڑھے ترچھے	وہ ہی برش تیغ کین ٹیڑھی سیدھی
برق	مونث	رند	چھوڑ کر سب خس و خاشاک چمن وا ہے نصیب	آشیانے پہ مرے برق گرا کرتی ہی
برگ	مذکر	ناسخ	آزاد ہین قیود سے افتادگان خاک	اوڑتا پھرا شجر سے جو برگ خزان گرا
بزم	مونث	رند	نشہ سے صورت تصویر تھا نے خود سے مست	تھا مرقع کا ورق بزم خرابات تھی
بس	مذکر	سالک	مجھ جیسے سخت جان پہ کیا بس چلے قضا کا	یہان ٹوٹتا رہا ہی اکثر غضب خدا کا
بستر	مذکر	غالب	در پہ رہنے کو کہا اور کہکے کیسا پھر گیا	جتنے عرصے مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا
بسم اللہ	مونث	ظفر	ترے عارض کا قرآن کیا نبا کر کوئی لکھیگا	بھنوون کے رو برو تیرے پہلے ہی بسم اللہ بگڑ گئی
بسم اللہ	مونث	وزیر	ہوا ہی عشق تازہ ابتدا سے آہ ہوتی ہی	مبارک طفل دل کی آج بسم اللہ ہوتی ہی
بسم اللہ	مونث	سالک	جو قصے کا ترے انجام ہی قیس	وہ بسم اللہ ہی یہان داستان کی
بشر	مذکر	آتش	آئینے مین پری سے چہرے کو دیکھیے تو	کیونکر بھلا محبت تم سے بشر نہ کرتا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
بط	مونث	آتش	موسم گل کی ہوا نے کیے ساقی بے کا	بط می اوڑ کے لب ست کو چھواتی ہی
بغل	مونث	اسیر	سجدہ مین سو حسینون کی لیکے تصویرین	پر یو شوق سے نہ خالی بغل زمین من ہی
بقا	مونث	صبا	موسم عیش کو دنیا مین نہین کچھ وقفہ	کم ہی ہیان برق کی چشمک سے بقا ساونکی
بل	مذکر	اسیر	زائل اندوہ کریگا سر انسان سے غرور	تیغ مین بال جو ہوگا تو کہان بل ہوگا
بلا	مونث	صبا	رخ یار پر جب چھٹی زلف یار	بلاے صبا ہم پہ نازل ہوئی
بلبل	مذکر	انیس	دم تحریر گلریزی ہی یا سطرین ہین کہ غنچہ	صریر کلک ہی یا باغ مین بلبل چہکتا ہی
بلبل	مونث	ناسخ	گل ترے دام محبت مین ہین یون تازہ اسیر	جس طرح دام مین بلبل ہو گرفتار نئی
بلم	مذکر	اختر	آنکھ کے ڈورے نے پلکون مین دکھایا لطف اور	برچھیون مین حسن کا بلم نظر آنے لگا
بنا	مونث	اسیر	اوس بت کے نظارے کے لیے جاتے ہین قاضی	مسجد کی بنا پاس شوالی کے پڑی ہی
بند	مذکر	نسیم	مخلصی رنج جنون سے ہوئی حاصل ہم کو	ایک ہی جھٹکے مین ہر بند سلاسل ٹوٹا
بند	مذکر	وزیر	جور و ستم سے ہم تو گرے ٹکڑے ٹکڑے استخوان ہوکر	جنون مین سنگ سے یہ چور بند بند ہوا
بند	مذکر	ناسخ	جو مین بھی دیکھتا سینے کی طیاری ہی تو کیا تھا	مرے آتے ہی ہر بند قبا کیون مہربان باندھا
بند	مذکر	ظفر	ہوگیا جو بند جانا اپنا کوی یار مین	یہ نہین کھلتا کہ باندھا کس نے اپنا بند ہی
بندش	مونث	نسیم	مومن کا طرز چھٹ نہ سکیگا نسیم سے	شاگرد سے نہ بندش استاد جائیگی
بندوق	مونث	اسیر	روبرو نالۂ سوزان کے جو آئی بندوق	گھٹ کر ہو جائیگی سر کی سلائی بندوق
بنیاد	مونث	ظفر	اے غافلو مانند حباب ایک نفس مین	مٹ جاؤگے تم کچھ نہین بنیاد تمھاری
بنیاد	مونث	ظفر	مضطرب ہوکر جو مارا ہم نے سر دیوار سے	اے ظفر بنیاد تک بھی اون کے گھر کی ہلگئی

نظیر — شعر		استاد	تذکیر و تانیث	لفظ
تب خود وہ کھلاڑ مُہرے آئی	بنیاد جو کچھ تھی جب گنوائی	نسیم	مونث	بنیاد (ع)
خوشا دماغ جسے تازہ رکھے بو تیری	خوشا دل کہ ہو جس دل میں آرزو تیری	آتش	مونث	بو
عکس مژہ سے کٹتی ہے بوتل شراب کی	کیا کہیے تیغ ابروے قاتل کی آب کی	ناسخ	مونث	بوتل
رکھا ہے پھول چھاتی پر تو گویا بوجھ ہے سل کا	جنون تھپڑین نے مرے یہ نازک دماغی ہے	گویا	مذکر	بوجھ
منہہ پڑا تیرون کا تلوار کی بوچھار ہوئی	کشتنی وہ ہون جو مقتل میں کبھی آنکلا	اسیر	مونث	بوچھار
شعبان میں ضرور ہے کثرت شراب کی	ممکن نہیں صیام میں اک بوند آب کی	ناسخ	مونث	بوند
عدم آب سے ارزان ہو بہا گوہر کا	قلب ماہیت ارباب صفا کھوتی ہے قدر	آتش	مذکر	بہا
دے کے یہ گوہر شہوار بہا لینی تھی	رونہ اے چشم یہ اشکون کی بہا دینی تھی	یاس	مونث	بہا
اور گرم گرم بھاپ زمین سے نکلتی ہے	پڑتی ہے دھوپ قہر کی لو تیز چلتی ہے	دبیر	مونث	بھاپ
ہوائیں نور کی چلنے لگیں بہار آئی	جنون کے پیچ میں پھر جان بے قرار آئی	رند	مونث	بہار
دل مردہ ہے بھاگڑ صف دندان میں پڑی ہے	پیری کی مگر فوج اسیر آئی ہے نزدیک	اسیر	مونث	بھاگڑ
دیکھیے دونون میں ہو بھاو زیادہ کس کا	ہوے ہم چشم مرے اشک روان دریا سے	ظفر	مذکر	بھاو
عبث بہتان غش نے آگے مجھ پہ خواب کا جوڑا	شب فرقت میں کافر ہون جو میری آنکھ جھپکی ہو	آتش	مذکر	بہتان
بولنا اچھا نہیں سارا بھرم کھل جائیگا	بولتے جو ہم نہیں منہہ سے کچھ اس میں بھید ہے	ظفر	مذکر	بھرم
ہم سر خورشید تابان ہر بھنور پیدا ہوا	عکس روے آتشین ساقی کا دریا میں پڑا	ظفر	مذکر	بھنور
دو کمانین متصل و ترک چین کی کھچ گئین	جو بھنوین اوس شوخ چشم خشمگین کی کھچ گئین	ظفر	مونث	بھنوین
بھور کر دے شب ہجران میرا	سحر وصل کی مانگون جو دعا	صبا	مذکر	بھور

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
بھید	مذکر	رند	ہو جاے ابھی کافر دیندار کی اک راہ	کھل جاے اگر بھید ترے ازنہان کا
بھیڑ	مونث	آتش	لاش پر لاش نکلتی ہی ترے کوچے سے	کیا تماشا ہی کہ پھر بھیڑ نہین چھٹتی ہی
بھیس	مذکر	اسیر	سنا ہی غیرت نوشابہ ہی وہ حسن خوبی مین	چلون مثل سکندر مین بدلکر بھیس قاصد کا
بھیک	مونث	اسیر	زلف کا بوسہ ملے گیا اوس بت بے پیر سے	بھیک کب پائی کسی نے خانۂ زنجیر سے
بیابان	مذکر	ناسخ	عمر بھر وحشت مین گر صحرا نوردی کی تو کیا	سیر کے قابل جو تھا دل کا بیابان رہ گیا
بیاز	مذکر	جان	جیسے بیٹی مجھے داماد کے دم کا سہا ہی	مثل ہی مول سے بی جان ہی تا بیاز پیارا ہی
بیاض	مونث	اسیر	دشت وحشت مین بیاض چشم جانان یاد کی	شاخ آہو مجھکو قیمی ہو گئی استاد کی
بیان	مذکر	ناسخ	یقین ہی سنتے سنتے اوس کا سر نہ لگے ناسخ	بیان مین سامنے جس کے کرون ہینے رنج کا پہو
بیاہ	مذکر	جان	کیا ہوا چل دور ہو تجھسے موے	بیاہ میرا اور ہی جا ہو گیا
بیت	مذکر	ناسخ	سر سے پا تک بنے شعلے کی طرح تھرا گئی	شمع کو جس شب مرا بیت الحزن یاد آگیا
بیت	مونث	نسیم	مزہ مطلع کا دے فکر دو پہلو ہو تو ایسی ہو	رہین جسکے برابر بیت ابرو ہو تو ایسی ہو
بے لتے	مونث	جان	بے لتے کی موی نے فضیلت کی لاگ سے	دق ہو کے مدرسے سے لف جان نکل گیا
بیداد	مونث	اختر	بس بس ستم گر اندوہ جان تن مین نہین ہی	بیداد نہ کر ہم پہ تو بیداد گر ایسی
بیدمجنون	مذکر	آتش	رہا سالہا سال جنگل مین آتش	مرے سامنے بید مجنون نہ نکلا
بیخ	مونث	ظفر	لی جو زیر خاک کروٹ عاشق بیتاب نے	بیخ خار اسے دل اندوہگین الجھا گئی
بیر	مذکر	ظفر	گذر رہو کیون کہ مرا وہان کہ مجھسے لوگون نے	عزیز و بیر ہی اوس رہگذر پہ باندھ لیا
بیستون	مذکر	آتش	فرہاد سر کو پھوڑ کے تیشے سے مر گیا	شیرین نے ناپسند مگر بیستون کیا

لفظ	تذکیر/تانیث	استاد	نظیر — شعر	
بیض	مذکر	اسیر	نامے کا میرے نے سرو پا لکھدیا جواب	نے مہر کی نہ بیض مرے یار نے کیا
بیگار	مونث	اسیر	کب تلک بار غم ہجر اوٹھاؤن اے بخت	عشق معشوق نہ ٹھہرا کوئی بیگار ہوئی
بیم	مذکر	سالک	ہون شب وصل اس قدر بے خود	بیم مرگ سحر نہین آتا
			باب بای پارسی	
پا	مذکر	آتش	رعونت کونسی شے پر ہی اعزلت گزینون کو	حصیر کہنہ دیکھا دست خشک و پا شل پایا
پاتراب	مذکر	ناسخ	جب کہ مین نے وطن سے کوچ کیا	گور مین میرا پا تراب ہوا
پاٹ	مذکر	آتش	ڈراتا ہی کسے اے شیخ تو نار جہنم سے	سمندر موج مارے گر نچوڑون پاٹ دامن کا
پاس [illegible]	مذکر	سالک	لٹتا تھا روز بھی تو ہزار آفتون کے ساتھ	ہر پاس اوس کا ہم سر روز شمار تھا
پاس [illegible]	مذکر	نسیم	ماتم بہت ہا مجھے اشک چکیدہ کا	آخر کو پاس آہی گیا نور دیدہ کا
پاسخ	مذکر	مومن	کاش آپ وہ آئین جو سنون ناز کی باتین	قاصد سے ادا پاسخ پیغام نہوگا
پاسنگ	مذکر	ظفر	پلے مین حسن کے تم رہنے دو خال ابرو	میزان حسن مین یہ پاسنگ ہی کمر کا
پان	مذکر	امانت	شفق پھولی ہی دیکھو شام کو شہر جہان مین	لب رنگین یہ مسی مل کے اوس نے پان کھایا ہی
پانی [illegible]	مذکر	آتش	رو رو کے مین نے دل نہین خالی کیا ہنوز	پانی ابھی سما سے کہان تا سمک بھرا
پانی [illegible]	مذکر	ظفر	چمن مین تعجب جو پژمردہ ہو ہی دیکھ کر اوس کو	مگر کچھ تجھہ مین پانی اے گل شاداب تا ہی
پانی [illegible]	مذکر	آباد	تشنۂ شوق شہادت کب سے ہون سیراب کر	مجھہ کو پانی چاہیے قاتل تری شمشیر کا
پانی [illegible]	مذکر	اسیر	جا سکا پھر نہ مرے گھر جو وہ جانی آیا	رحمت اللہ کی آئی کہ یہ پانی آیا
پانی [illegible]	مذکر	اسیر	یاد اوس رنگ طلائی کی ہی صحرا مین ضرور	چاہیے گنبد آہو کو سنہرا پانی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
پاؤن	مذکر	مومن	کیا صعب گذار ہی رہِ حمد	جبریل کا پاؤن لڑکھڑایا
پایان	مذکر	آباد	انتہا یون ہی نہین ہی میرے طول صبر کو	جس طرح پایان نہین قاتل ترے بیداد کا
پپیہا	مذکر	وزیر	پس از مردن بھی مین بنتا ہون نالا انکے ہاتھو سے	بجاتے ہین پپیہائے جنون لڑکے مری گل کا
پتنگ	مذکر	اسیر	پھبتی کہی یہ دیکھ کے انسان کا غرور	لو چڑھ پڑا پتنگ اوڑا ایک تار کا
پتھر	مذکر	ناسخ	مر گیا ہون دیکھ کر جلوہ رخ پر نور کا	میری لوحِ قبر کو زیبا ہی پتھر طور کا
پٹ	مذکر	ظفر	وہ نہ ٹوٹا ترے مجنون نے بہت سر پھوڑا	ہی ترے دل کی طرح پٹ ترے در کا مضبوط
پر	مذکر	ناسخ	جس کو کیا نشانہ ہوا دم مین بے نشان	ہر پر ہی شہپر ملک الموت تیر کا
پرتو	مذکر	اسیر	آیا نظر کلیم کو جلوہ جو طور پر	پرتو تھا ایک خسرو روشن ضمیر کا
پرچم	مذکر	اختر	سب کے نشان نیچے ہوئے	اونچا مرا پرچم رہا +
پرچھاوان	مذکر	آتش	چمن آئینہ ہی گل عکس ہی رخسار گلگون کا	رہا جو سرو پرچھاوان ہی تیرے قد موزون کا
پرچھائین	مونث	رند	اوپری ہی ترے دیوانے سے عالم کو گریز	بھاگتے پھرتے ہین پرچھائین سے سودائی کی
پرستار	مونث	ناسخ	کبھی لیلی کبھی شیرین کبھی عذرا سلمی	تیری خدمت مین ہر روز ایک پرستار نئی
پروا	مونث	آتش	غلمان و حور رہین گی خدمت کو خلد مین	پروا نہین [illegible] ان مین کنیز و غلام کی
پرواز	مونث	ظفر	دے خدا اگر بال و پر تو مثل مرغ تیر بال	یہان سے ہم پرواز بام یار پر سیدھی کرین
پرہیز	مذکر	مومن	یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا	کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا
پشواز	مونث	نسیم	پشواز کنار حوض اوتاری	شب کی پوشاک پہنی ساری
پکھاوج	مونث	نسیم	اوس نے جو پکھاوج اوس کو دے دی	کیفیت اتفاق سے نے دی

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
پُل	مذکر	ظفر	پیدا کیا وہ اوس نے فشر عوج بن عنق	پل جس کے ساق پا سے بنا رود نیل کا
پلک	مونث	رند	حسن حیرت زا سے پتلیاں پتھرا گئین	اب پلک سے بھی پلک دو دو پہر ملتی نہین
پلنگ	مذکر	ناسخ	ہی مکان گور تنگ سونے کا	کیا کرونگا پلنگ سونے کا
پلنگ	مذکر	اسیر	زور بخشا ہی کیا جنون نے اسیر	نیچے ہم سے پلنگ کرتا ہی
پناہ	مونث	امانت	ماتھی پہ ہاتھ رکھ کے کہین دل سے آہ کی	مانگی کہین پناہ رسالت پناہ کی
پند	مونث	ناسخ	غرض پند ناصحون نے ہر چند کی	ہوی پر نہ تاثیر کچھ پند کی
پندار	مذکر	ظفر	سرکشی کرتا ہی کیا کیا اپنی ہستی پر حباب	دیکھنا اک دم مین پندار کیا تھا کیا ہوا
پور	مونث	اختر	گننے سے انکھ وہ لگاتی ہی ہاتھ	پور اک ایک اوس کی بھاتی ہی
پوست	مذکر	آتش	لالہ سو کہکر لگاتے ہین گل اندامونکو داغ	روز محشر شاعرون کا پوست کھینچا جائیگا
پوشاک	مونث	ناسخ	موت آتی ہی جنون غم نہین عریانی کا	ہوگی پوشاک مرے واسطے تیار نئی
پھاگ	مذکر	نسیم	بے وقت وہ راگ خوش نہ آیا	بے فصل وہ پھاگ خوش نہ آیا
پھانس	مونث	رند	اب اوس مژہ کا دل سے خلش دور ہوگیا	وہ پھانس جو جگر مین چبھی تھی نکل گئی
پھل	مذکر	اسیر	ہین تماشائی جو گلزار محبت کے اسیر	پھل سر منصور کو کہتے ہین نخل دار کا
پھل	مذکر	اسیر	ہمارے بعد ہوگا زخم کھانے کا مزہ کسکو	بکیگا کوڑیون کے مول قاتل پھل کٹاری کا
پہلو	مذکر	ناسخ	ہوگیا تھا سرد مین تو تیرے اوٹھ جانے کے ساتھ	داغ حسرت سے مگر کچھ گرم پہلو ہوگیا
پہلو	مذکر	آتش	دور سے کوچہ دلبر کو کھڑا تکتا ہون	نہ تو دیوار کا تکیہ نہ تو در کا پہلو
پہلو	مذکر	آتش	بڑہ چلا لاکھہ قد یار کی موزونی سے	مصرع سرو مین نکلا نہ کمر کا پہلو

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
پہلو	مذکر	آتش	کھائے گا خنجر جلاد کا جگر کا پہلو	زخم پہلو کو مبارک ہو جگر کا پہلو
پہلو	مذکر	اسیر	کرون اگر نقش نام جانان نگین دل پہ سلیمان	تمام عالم ہو زیر فرمان باون پہلو کے نگین کا
پھول	مذکر	نسیم	صدا دی سینہ بلبل مین دل اپنے ٹوٹ جانے کی	سحر کو دست گلچین نے جو توڑا پھول گلشن کا
پھول	مذکر	رشک	اہل جنت کو ہو جنت پہ جہنم کا خیال	پھول اگر پڑ جا میری آہ آتش بار کا
پھولام	مذکر	جان	مالن پہن کے آئی ہی تو دیکھو لو بہا	سستا گزی کے مول سے پھولام ہو گیا
پھیر	مذکر	وزیر	بھکر جو آستین سے پونہچا ہی کوس تک	اے اشک گز سن بھر کا تجھے پھیر ہو گیا
پیار	مذکر	مومن	معشوق سے بھی ہم نے نباہی برابری	وہان لطف کم ہوا تو یہان پیار کم ہوا
پیاس	مونث	ظفر	نہ بجھی پیاس تے سوختہ جان کی ہرگز	اوس نے جبن دم کہ پیا خون جگر اور لگی
پیام	مذکر	اسیر	قاصد ایسا ہو کہ جیسے تھے جناب مصطفی	مومنون کو پونہچایا پیام اللہ کا
پیپ	مونث	رند	ڈالدی پیپ کلیجون مین غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگارون کی
پیٹ	مذکر	ناسخ	جو ملا بدل ما تحلل کا پیٹ	چیٹ کر گئی اشتہا تمام اپنا پیٹ
پیٹ	مذکر	جان	دل کھول کے جب تک نہین کرونگی رنڈی	ہی پیٹ کہین منہ کا نوالہ نہین ہوتا
پیٹھ	مونث	ناسخ	منہ آپکو دکھا نہین سکتا ہی شرم سے	اس واسطے ہی پیٹھ ادھر آفتاب کی
پیچ	مذکر	گویا	بھول جائے اپنا بل کرنا ابھی شاخ غزالن	پیچ دکھلا دے جو تو گیسوی عنبر کا
پیچ و تاب	مذکر	مومن	دیکھا نہ ہی یہ شک حسد کہ بلا کہ آج	سنبل کو تیری زلف کا سا پیچ و تاب تھا
پیر	مذکر	مومن	درد نہان نے پیر نکالا	عم زاہد نے مار ہی ڈالا
پیراہن	مذکر	ناسخ	آنے پائے نہ بزم جانان مین تو یہ بالیدہ ہو	پیرہن ہو تنگ جسم شمع پر فانوس کا

لفظ	زبان	استاد	نظیر شعر	
پیڑ (درخت)	مذکر	آتش	بعد فنا بھی رنگ طبیعت نہ جائیگا	تربت سے میرے پیڑ اوگیگا پتنگ کا
پیش خیمہ	مذکر	وزیر	باغ کو جائیے گا ابر سیہ مست اوٹھا	پیش خیمہ تو روانہ ہوا سرکار کا آج
پیغام	مذکر	مومن	مین وہ ہم سے ترا ہون ہان عتاب اوسکے	قاصد کی زبان سے نہین پیغام نکلتا
پیکان	مذکر	مومن	ایسی لذت خلش دل مین کہان ہوتی ہی	رہگیا سینے مین اوس کا کوئی پیکان ہوگا
پیل (ہاتھی)	مذکر	ظفر	ملا بادل سے بادل کیا گرج کر دیکھہ اے ساقی	یہ پیل مست پیل مست سے چنگھاڑ کر جھپٹا
پیمان	مذکر	آتش	صادق القول نہیں سر مجھہ سا مے کش	شیشے سے عہد و پیمانہ سے پیمان گیا
پیوند	مذکر	آتش	ہونا اوس لیلی وحشی کا دل دیوانہ مجو	بید مجنون سے کہان پیوند نخل طور کا
			باب تای فوقانی	
تاب	مونث	ناسخ	لے تصور مین صبا بوسہ ترے عارض کا وہ گل	برگ گل کو تاب ہی بلبل تری منقار کی
تاب	مونث	ظفر	ہی سو الماس سے بھی تیز دانتون کی چمک	تاب رکھتا ہی در شہوار ایسی کاہی کو
تاب	مونث	ناسخ	خط جو اوس محبوب کا بنتا نہین ہی بے سبب	ہاتھہ کالون کو لگا کے تاب کیا حجام کی
تابدان	مذکر	ظفر	ہمارے دل مین ہی یون اوسکی تیر کا روزن	اندھیرے گھر مین ہی جس طرح تابدان ہوتا
تابوت	مذکر	اسیر	اوٹھہ گئی لاش مگر آپنے اتنا نہ کہا	کہ یہ تابوت سر راہ گذر کس کا ہی
تاب و توان	مذکر	ظفر	نہیں دل چھوٹتا آہ و فغان بن بے کسی ہمت	اگرچہ دل مین غم نے کچھہ نہین تاب و توان چھوڑا
تاج	مذکر	اسیر	مرا خط لے گیا اوس تک غیرت بلقیس ہی جب سے	ملا ہی طائرون مین تاج ہدہد کو تفاخر کا
تار	مذکر	اسیر	کھل گئین نوح کی آنکھین جو اوٹھایا طوفان	تار رونے کا جو ہم نے لب جیحون باندھا
تار	مذکر	ناسخ	ساق سیمین کی محبت مین ہمارا دم کہ تھا	اے پری تار نفس بھی تار سیمین ہو گیا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
تاک (درخت انگور)	مذکر	آتش	اینڈتا تھا تاک پر مستوں کی طرح باغ میں	صاحب کیفیت نے اپ سلسلے میں تاک تھا
تاک (تخمین)	مونث	ظفر	یون ہی طبیعت اپنی ہوس پر لگی ہوئی	مکڑی کی جیسے تاک مگس پر لگی ہوئی
تال	مذکر	اختر	راحت کے لیے رنج خدا نے کیا پیدا	یہ تال بنایا ہے میاں ایک ہی سر کا
تالاب	مذکر	ظفر	ظفر یہ دیدۂ پر آب اپنا کوے جاناں میں	رہا یوں جس طرح ہے باغ میں تالاب پانی کا
تان	مونث	رند	کان میں دیپک کی آواز چلی آتی ہے	تانیں لیتی ہے کوئی حور لقا ساون کی
تبر	مذکر	ناسخ	غیر کا کچھ نہ چلے گر نہ ہو دشمن اپنا	چوب دستے کو شجر ہی سے تبر لیتا ہے
تپ	مونث	آتش	جو گنہ وصل میں سرزد ہوے تھے عفو ہوے	فارغ البال ہوا میں تپ ہجران آئی
تپاک	مذکر	ناسخ	ترے جلانے کو اے سنگ دل صنم ہمنے	اک اور صاعقۂ طور سے تپاک کیا
تتبع	مذکر	رند	ابر اکثر اس برس برسا کیا	کیا تتبع دیدۂ تر کا کیا
تتق	مذکر	اسیر	جیسے صحرا میں ہے گرد باد دشت کہتے ہیں	تتق باندھا ہے میری آہ نے گرد تفکر کا
تخت	مذکر	ناسخ	جس طرح خورشید سے بڑھ جاے لکا ابر کا	تجھ سے آگے بعد میں تخت سلیمان بڑھ گیا
تخت روان	مذکر	ناسخ	بس سلیمان کا جنازہ بنا	کچھ جو تخت روان بلند ہوا
تخم	مذکر	ظفر	دیکھیے کھلتا ہے کیا گل آخر اے رشک گل	ہم نے دل میں تخم الفت کا تری بویا تو ہے
ترازو	مونث	نسیم	نکلتے ہیں ابر اشک میرے دونوں آنکھوں سے	متاع درد تغنے کی ترازو ہو تو ایسی ہو
تربت	مونث	ناسخ	کیا برستی ہے بجاے ابر رحمت نے کسی	ہے یہی تربت مقرر ناسخ مغفور کی
تردد	مذکر	نسیم	کم حقیقت کے لیے پیش کبھی ہوتی نہیں	کون استفسار کرتا ہے تردد مور کا
ترک	مذکر	آتش	عاشقۃ دن سے طلب ہے کہاں [illegible]	مو سے ہو نہ سکے ترک کبھی شکر کا

لغت	جنس	استاد	نظیر – شعر	
ترک (نشان ستارہ)	مونث	اسیر	بہار تسکین دکھاتا ہون ہجر مین جب بین کتاب	ترک لکا اک جزو کی دو دو پہر ملتی نہین
تڑپ	مونث	آباد	تو جو آئی تو مجھے ہجر مین آیا آرام	ورنہ لے موت تڑپ کیا دل بیمار کی تھی
تعویذ (نقش)	مذکر	اسیر	فلک تک ہر سحر پہر اس تمنا مین نکلتا ہے	بنے تعویذ زرین اوس کے دروازے کے بازو کا
تعویذ (قبر)	مذکر	آتش	دشمن و دوست پس مرگ ملینگے گلے آکر	نقش حب کا ہی مرے سنگ لحد کا تعویذ
تکان	مونث	صوفی	تکلیف نہ جانے سے اوٹھائی	نے راہ کی کچھ تکان پائی ہے
تکرار	مونث	آتش	منہ دکھاؤ بہت رہی تکرار	ارنی اور لن ترانی کی بہت
تُکّل	مونث	ظفر	اوڑا پھرے ہی تن زار یون ظفر میرا	ہوا پہ جون کوئی تکل خراب اوڑتی ہے
تل (نقطہ)	مذکر	صبا	کولھو مین گردش نگہ یار کے لپسا	تل تیل ہوکے بہ گیا چشم غزال کا
تل (خال)	مذکر	ناسخ	مردم چشم ملائک مین ترے خال سیاہ	رخ خورشید پہ ایسا نہ کوئی تل ہوگا
تلاطم	مذکر	اسیر	قیامت ہی بندھی ہے ذبح کے دم آنکھ پھٹی پر	رہا دل مین تلاطم حسرت دیدار قاتل کا
تلچھٹ	مذکر	اختر	کس کی مٹی خراب ہو ساقی	اس کا تلچھٹ خمار کرتا ہے
تلوار	مونث	آتش	نہ موا مین تو ہی قسمت کا قصور اے قاتل	ہاتھ کم زور نہ تہا ترا تری بھاری تھی
تمکین	مذکر	آتش	تول دیکھا ہم نے میزان خرد مین بارہا	کوہ سے اے نازنین بھاری ترا تمکین ہوا
تُمن	مذکر	آتش	صف مژگان کی جنبش کا کیا اقبال نے کشتہ	شہیدون کے ہوے سالار جب سے ہم تمن بگڑا
تمنا	مونث	اسیر	کیا کہون حسرت دل وصل مین کیا کیا نکلی	حرص کی حرص تمنا کی تمنا نکلی
تن	مذکر	مومن	لے اوڑی لاشہ ہوا لاغر بس تن ہو گیا	ذرہ ریگ بیابان اپنا مدفن ہو گیا
تنخواہ	مونث	وزیر	ملا جب درد ہم داغ جنون گھبرا کے دل بولا	یہی کیا عشق کی سرکار مین تنخواہ ہوتی ہے

لغت	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
توان	مونث	نسیم	زبان ذبح نکلی روح لفظ مرحبا کہہ کر	مرے قاتل توان دست نازو ہو تو ایسی ہو
توبہ	مونث	اسیر	آئی بہار جنس ورع رائگان ہوئی	توبہ مرید حضرت پیر مغان ہوئی
توپ	مونث	رند	ہجر کی رات کسی طور نہین ٹلنے کی	توپ تا صبح قیامت بھی نہین چلنے کی
توڑ	مذکر	ناسخ	کم بضاعت جتنے ہین کرتے ہین جوش و خروش	توڑ ہوتا ہی کسی دریا مین کب سیلاب کا
توسن	مذکر	ناسخ	وادی ہستی مین آتے ہی عدم کی راہ لی	ساتھ اپنے توسن عمر روان پیدا ہوا
توقع	مونث	مومن	مر گئے پر ہی سب بے خبر صیاد	اب توقع نہین رہائی کی ہو
تہ	مونث	مومن	رنگ رفتہ نے جھلک دکھلائی	منہ پہ اک سرخی کی تہ سی آئی
تھان	مذکر	اسیر	ہوا دامنہ بہار یک ہی کیا گل عذارون کا	بنا کرتی ہین آنکھین آنسوؤن سے تھان شبنم کا
تھاہ	مونث	صبا	غوطے کھلاتی ہین رفتی ہی آبحر حسن	تھاہ اک اک بات کی ڈوبے پھر ملتی نہین
تیر	مذکر	ناسخ	مائل ابرو کی طرف مژگان گشتہ نہین	تیر بھی پیش کمان تواضع خم ہوا
تیغ	مونث	صبا	ہلال ابروی قاتل نے معرکہ مارا	نیام شب مین نہان تیغ آفتاب ہوئی
تیل	مذکر	اسیر	آنکھون مین ان بتون کی مروت نہین رہی	کیا ان تلون سے تیل الٰہی ٹپک گیا
			باب تای ہندی	
ٹاپو	مذکر	جان صاحب	ہوتی تھی مجھکو غم سمندر مین دس گھڑی	ٹھہرا ہمارا جب کوئی ٹاپو نظر پڑا
ٹبر	مذکر	جان صاحب	پنجتن پاک کی ہے آس مجھے انا جی	جن کے صدقے مین مرا سارا ہی ٹبر جیتا
ٹھاٹھ	مذکر	اسیر	غم و اندوہ و حرمان ہین مصاحب بوریا مسند	فقیری مین میسر ٹھاٹھ ہے ہم کو امیری کا
ٹیس	مونث	رند	ٹیسین اٹھیں نہ دل کی دوا بارہا لگی	کو ساتھا کسنے کس کی اسے بددعا لگی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
			باب ثای مثلثه	
ثمر	مذکر	وزیر	یار کا نخل عداوت بارور ہونے لگا	بڑھ چلی دل مین گرہ پیدا ثمر ہونے لگا
ثنا	مونث	ظفر	منہ کیا مرا ظفر جو کہون نعت مصطفے	اوس کی ثنا خدا نے کہی ہی قرآن مین کہی
			باب جیم عربی	
جا	مونث	صبا	سیر ہفت اقلیم اسکندر سے یہ ثابت ہوا	بیٹھہ رہنے کو کہین جا ہاتھہ بھر ملتی نہین
جادو	مذکر	صبا	اُفعی بلا یار کا گیسو نظر آیا	آنکھون مین جگایا ہوا جادو نظر آیا
جاروب	مونث	اسیر	خط رخسار جانان سے کدورت دل کی زائل کی	شعاع مہر تھی جاروب صحن خانۂ دل کی
جاگیر	مونث	جان	اے جان بسر ہو وےگی کس طرح سے اوقات	میرا کہین منصب ہی نہ جاگیر تمھاری
جال	مذکر	ناسخ	اوڑکے اب جائیگی کہان بطا کی	ابر باران کا جال آپونہچا
جال	مذکر	جان	کوٹھے پہ چڑھکے رنڈی کرتی ہی تو جو کنگھی	مین پیچ خوب سمجھی یہ بھی ہی جال تیرا
جام	مذکر	مومن	اگر گردش یہی ہی غنچون کی چشم گرگون کی	کف ساقی مین جام بادۂ گلگون نہ ٹھہریگا
جان	مونث	مومن	اگر امید بر نہین آتی ہے	جان رہتی نظر نہین آتی
جانماز	مونث	اسیر	تھی جو زاہد کی جانماز اسیر	سنتے ہین وہ بھی رہن جام ہوئی
جانور	مذکر	آتش	بلبل کا عشق حسن گل سے نہین خوش آتا	تقلید آدمی کی یہ جانور نہ کرتا
جاے	مونث	مومن	عشرت و عیش سے فرصت اوسے دم بھر نہ ہوئی	اپنے ملنے کو کوئی جاے مقرر نہ ہوئی
جبین	مونث	ناسخ	سنگ اسود کی طرح سب رخ زاہد ہوا سیاہ	کیا جو سجدہ دن سے ہوئی تیرہ جبین تھوڑی سی
جدول	مونث	ناسخ	جابجا تعریف لکھی ہی خط دلدار کی	چاہیے جدول کے مر دیوان کو زنگار کی

لغت	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
جرس	مذکر	ناسخ	پس جنازۂ لیلی یہ کہتا ہی جرس دل کا	ہمارا پردۂ غفلت ہی لیلی دہ ہی محمل کا
جرم	مذکر	نسیم	کیون نہ صدقے ہون مین اپنے جرم نے تقصیر کا	قتل کے بعد ایک مدت تک اونھین شرم آئیگا
جریب	مونث	ظفر	جریب کاہکشان سے لی تو ضعف پیری مین	کبھی نہ لے فلک پیر ہاتھ سے ٹیکی
جڑ	مونث	ظفر	کیا قیامت ہی ہماری صرصر آہ و فغان	جس سے باغ دہر مین جڑ ہر شجر کی ہل گئی
جزو	مذکر	ناسخ	نکہت کاکل پیچان سے جو دیتے تشبیہ	عطر مجموعہ کا ہر جزو پریشان ہوتا
جستجو	مونث	آتش	شب فراق مین رہے آرزوے وصل تا دم صبح	چراغ ہاتھ مین ہی اور جستجو تیری
جسم	مذکر	ناسخ	گھل گیا ہی پیرہن مین جسم مجھ مایوس کا	ایک عالم کو گمان ہی شمع اور فانوس کا
جشن	مذکر	سالک	خلعت مسند نشینی کا یہ جشن	جشن جمشیدی کو بھی پیچھے بٹھا گیا
جفا	مونث	آباد	ابر رلواتا ہی تڑپاتی ہی بجلی دل مرا	ہجر مین دیکھے نہ دشمن بھی جفا برسات کی
جگ	مذکر	نسیم	اک ایک سے رات بھر نہ چھوٹا	پوچھتے ہی جگ اون کا ٹوٹا
جگر	مذکر	غالب	ہی ایک تیر جس مین دونون چھدے ہوے ہین	وہ دن گئے کہ اپنا دل سے جگر جدا تھا
جگنو	مذکر	رند	سرکا دوپٹہ شب کو جو گردن کے پاس سے	جگنو کی طرح یار کا جگنو چمک گیا
جگنو	مذکر	اسیر	دل سوزان ہمارا پھنس گیا جب زلف جانان مین	کہا سب نے شب تاریک مین جگنو چمکتا ہی
جگہ	مونث	ناسخ	وسعت آباد جہان تنگ ہی از زیر فلک	چاہیے مجھ کو جگہ زیر زمین تھوڑی سی
جلوہ	مذکر	نسیم	چشم عاشق بنگیا ہون اس لیے مین اے نسیم	شاید آجائے نظر جلوہ جمال یار کا
جل تھل	مذکر	ناسخ	ایسے مرے مژہ کے ہین یا دل بھرے ہوے	پل مارتے مین دیکھے ہین جل تھل بھرے ہوے
جلد	مونث	اسیر	مضمون غم ہین قابل رقت ہزار ہا	دیوان [illegible] جلد نوین ہی بہار کی

لغت	تذ / تا	استاد	نظیر — شعر	
جلد	مونث	اسیر	لائق ہین دیکھنے کے مرے داغہائے تن	کچھ عجیب پھبتی ہی جلد اس کتاب کی
جلد	مونث	اختر	ہمین چھو چھو کے تو پارس کا ملا ہی رتبہ	ہم نے یہ جلد بدن آپ کی چمکائی ہی
جلن	مونث	مومن	یون داغ عدو کا شکر اے دل	بے شرم تجھے جلن نہ آئی
جمع وخرچ	مذکر	غالب	نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہی	مری نگاہ مین ہی جمع وخرچ دریا کا
جن	مذکر	ناسخ	حسن وحشت خیز ایسا ہی تو کیسے آدمی	اے پری ہر جن بھی کہتا باولا ہو جائیگا
جنجال	مذکر	صبا	اس بکھیڑے سے الٰہی کہین چھٹکارا ہو	عشق گیسو نہ ہو جان کا جنجال ہوا
جنس	مونث	آتش	سایہ سان حسن کے ہمراہ ہی عشق بے باک	ساتھ یہ جنس خریدار لیے پھرتی ہی
جنگ	مونث	ناسخ	صلح نامہ جو لکھا تیرے خط شکین نے	نہ رہی جنگ جو کچھ تھی مرے اور اغیار کے تھی
جنگل	مذکر	ظفر	ہون وہ سرگشتہ جنون مین بگولے کی طرح	اے ظفر دیکھ کے چکر مجھے جنگل کھاتا
جو	مونث	آتش	کرم حق سے ہی گلزار توکل سرسبز	کٹ کے دریا سے مرے باغ مین جو آتی ہی
جواب	مذکر	اسیر	کیا جو خالق عالم نے خلق دل ہمارا	خلیل نے یہ کہا کعبے کا جواب بنا
جواہر	مذکر	امانت	ملبوس زرنگار ہی اوپر دھرا ہوا	نیچے ہی کشتیون مین جواہر بھرا ہوا
جوبن	مذکر	آتش	چاہیے آغاز خط ہو گل سے رخ پر یار کے	دل کو لہراتا ہی جوبن سبزۂ نوخیز کا
جوبن	مذکر	ظفر	خون عاشق کا ہی گلگونہ ترے عارض کو	قتل ہونے سے ہمارے ترا جوبن نکلا
جود	مذکر	ناسخ	بخل جتنا ہی زیادہ جود اتنا کم ہوا	آج تک پیدا نہ کوئی دوسرا حاتم ہوا
جور	مذکر	مومن	واقعی سجدہ در ایسی ہی تقصیر ہی آب	جور جو بندے پہ ہوتا ہی بجا ہوتا ہی
جوڑ	مذکر	رند	عدو غیر نے تجھ کو دلبر بنایا	کوئی جوڑ مجھ سا میسر بنایا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
جوشن	مذکر	اسیر	ہمارے رونے سے چمکیگا حسن چہرۂ یار	جو مینہ برستا ہی جوشن بہار ہوتا ہی
جوشش	مذکر	صبا	جب اوسے مہر کو لے جذب دل کچھ جوشش آتا ہی	مہ نو کی طرح کھولے ہوے آغوش آتا ہی
جوکھون	مونث	رند	نہ کر عادت وصل گھبرائیگا پھر	جدائی کی جوکھون جو آ دل پڑیگی
جوہر	مذکر	گویا	قتل عشاق سے اب نفرت ہی	تیغ ابرو سے یہ جوہر ہی گیا
جوہر	مذکر	ناسخ	کھول دیتا ہی اگر جوہر شمشیر کسیں	چھپ گیا تیرگی بخت سے جوہر اپنا
جوہر	مذکر	ظفر	میرا دم اور تری تیغ کا دم ایک سا ہی	جوہر اخلاص کا دونون مین بہم ایک سا ہی
جھاڑ	مذکر	آتش	دین نہ ارباب صفا ہرگز کسی کے دل کو رنج	گوشۂ دامن سے اوجھا جھاڑ کب بلور کا
جھاڑو	مونث	صبا	آتے ہی باد خزان نے ایسی جھاڑو پھیر دی	جاے گل تنکا چمن مین باغبان کو ملتا نہین
جہاز	مذکر	اسیر	بھر گیا ایسا ہمارے نالۂ دل کا دھوان	یہ جہاز گنبد گردان دخانی ہو گیا
جہان	مذکر	رند	اک جہان دیوانہ اوس زلف دوتا کا ہو گیا	ابتدا ہی مین سودا انتہا کا ہو گیا
جھجک	مونث	رند	ہو جائیگا رام رفتہ رفتہ	وحشت تو گئی جھجک رہی ہی
جھک	مونث	رند	باقی ہی ابھی اثر جنون کا	سودا تو گیا ہی جھک رہی ہی
جھلک	مونث	ظفر	آنکھین ہین کٹورے سے وہ ستم گردن ہی صراحی دار غضب	اور اوس مین شراب سرخی پان رکھتی ہی جھلک کچھ ایسی ہی
جھنک	مونث	ظفر	وہ کھلا تو آفت لائی ہی تال مین کہو جان نکال	ناچ اوس کا اوٹھائے سو فتنے گھنگرو کی جھنک پھر ویسی ہی
جھنکار	مونث	اسیر	خلقت زیر زمین خواب سے بیدار ہوئی	شور محشر مری زنجیر کی جھنکار ہوئی
جہنم	مذکر	رند	ضرور حشر کے دن عاصیون کی ہوگی تلاش	ہونگے ہم تو جہنم جلائیگا پھر کیا
جھوٹے موٹ	مذکر	ظفر	سچ کو بھی میرے سمجھتا ہی وہ کیا جھوٹے موٹ	جانا سچ مچ اگر اوس نے کہا جھوٹے موٹ

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
جھومر	مذکر	ظفر	چرخ پر پھرتی ہے عقد ثریا کی جھپک	جب کہ ماتھے پہ ترے رات کو جھومر چمکا
جی	مذکر	نسیم	تھا خوف اس قدر ہمین روزگار سے	جب کوئی گل ہنسا تو مرا جی دہل گیا
جیحون	مذکر	آتش	پھرتے پھرتے جستجوئی گوہر مقصود مین	بیٹھہ کر دریا گھڑی بھر مین ہمارا جیحون ہوا
			باب جیم فارسی	
چاٹ	مونث	ظفر	سناتے ہین ساقی کو میخوار ڈھب کی	کہ ہو چاٹ کوئی مزے دار ڈھب کی
چادر	مونث	وزیر	خوب نذر آیا ہے گلگون سے ہماری قبر کو	چادر گل نقش پا سے یار نے تیار کی
چارباغ	مذکر	صبا	چار عنصر کے سب تماشے ہین	واہ یہ چار باغ کس کا ہی
چاک	مذکر	ناسخ	خبر کلال کو سرگشتگی کی تھی ناسخ	جو میری خاک سے تیار اوس نے چاک کیا
چاک	مذکر	ناسخ	زخم دل میرا نہین جو ہو نہ ہرگز التیام	ایک دن بند اوس قبا کا چاک در ہو جایگا
چال	مونث	صبا	اون کی رفتار ناز اوڑا لیتا	کبک نے کچھہ تو چال کی ہوتی
چال	مونث	ناسخ	استر پھرنے سے ترے یار پہ ہی دور خطر	چال اوس کمبخت نے سیکھی ہی کیا تلوار کی
چاند	مذکر	امانت	تیغ اوس کی معرکے مین بنی ہلال وار	شرمندہ ہو کے چاند سپر سے نکل گیا
چاند	مذکر	امانت	ہلال دیکھہ کے اوس رشک ماہ کا منہ دیکھہ	خوشی سے تجھہ کو امانت کٹیگا سارا چاند
چاند	مذکر	آتش	ساقی ہون تیس روز سے مشتاق دید کا	دکھلائے جام مین مجھے چاند عید کا
چاند گہن	مذکر	امانت	تیرے منہ پر جو رکھا غیر سیہ فام نے منہ	مجھہ کو اے رشک قمر چاند گہن یاد آیا
چاہ	مذکر	آتش	جان شیرین سے بھرے دل کو تمنا ہی یہی	آب شیرین کے عوض چاہ زنخدان تیرا
چاہ	مونث	اسیر	اتنا تو جذب عشق نے بارے اثر کیا	میری طرح سے اون کو مری چاہ ہو گئی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
چپ	مونث	مومن	پردے سے اک آواز خوش آئی	جس نے یہ چپ ہی مجھہ کو لگائی
چتر	مذکر	اسیر	واہ اے دو فلک خانۂ احسان آباد	چتر بخشا سرے مخمور کو انگڑائی کا
چتون	مونث	رند	ہمین یہ نہ تھی تم سے چشم امید	کہ دو دن مین چتون بدل جائیگی
چراغ	مذکر	مومن	ہوتا ہی آہ صبح سے داغ اور شعلہ زن	کیسا چراغ تھا یہ کبھی گل نہ ہوسکا
چراغان	مذکر	ناسخ	شمعین کافوری جلاتے تھے سوؤن کی گور پر	دیدۂ غول بیابان سے چراغان ہوگیا
چرخ	مذکر	مومن	گل رنگ ہو اگریۂ خون سے مرے دامن	کیا اب بھی خجل چرخ سیہ فام نہ ہوگا
چشم	مونث	صبا	فراق یار مین چشم اس قدر پرآب ہوئی	طناب عمر ہماری رگ سحاب ہوئی
چک	مونث	اسیر	کبھی اوتارکے رکھا جو بار غم مین نے	اسیر چک کمر کو ہسار مین آئی
چکر	مذکر	اسیر	آنکھ اوس کی پھری مجھہ سے یہ دور نہین آتا	کیا ضعف سے بیمار کو چکر نہین آتا
چکور	مذکر	صبا	ہوے یار مین کیا دل کو اضطراب رہا	چکور چاند کے خاطر بہت خراب رہا
چلم	مونث	اسیر	سوز دل سے کس طرح خالی ہو اپنا کوئی شعر	محنتین کین مد تون چلمین بھرین استاد کی
چلمن	مونث	اسیر	آنکھون مین کس پردہ نشین کا ہی تصور	چلمن جو در چشم پہ مژگان کی پڑی ہی
چلن	مذکر	نسیم	ساقی وہ پلا مے کہ دو عالم ہون فراموش	ہو جاے خدائی سے نرالا چلن اپنا
چلن	مذکر	آتش	سکۂ داغ وفا اک دن مرے کام آئینگے	عشق کے بازار مین اون کا چلن ہو جائیگا
چلو	مذکر	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کیا ہی تردد ساقی	حاجت جام نہین جام ہی چلو اپنا
چمک	مونث	ناسخ	لگ چلے گلشن مین گر اوس سرو سیم اندام سے	ہو چمک موج ہوا مین نقرئی زنجیر کی
چمن	مذکر	نسیم	پوشیدہ ہی چھپا ہون سے ہر اک داغ تن اپنا	پامال خزان آپ کیا ہی چمن اپنا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
چنار	مذکر	ناسخ	تری سواری مین کہین پنج شاخے ہین اے سرو	جلو مین صحن گلستان سے ہی چنار آیا
چنان و چنین	مونث	ظفر	خط مین بہت سی اوس نے چنان و چنین لکھی	پر بات اک چنی ہوئی اب تک نہین لکھی
چنبر	مذکر	اسیر	مہر و ماہ اس قدر ہون جو قلیان کا شوق ہو	گرداب کی چلم ہو تو چنبر حباب
چنبر	مذکر	اسیر	دم قلیان کشی اوس شوخ کا کو کیون نہ پسند آئے	نہ سونے کا نہ چاندی کا ہی چنبر میری گا
چنگ	مونث	ظفر	ہوا یابند فلک پر ہی میرا شعلۂ آہ	ہوا پہ چنگ نہین لیکے یہ چراغ اوڑی
چنگل	مذکر	آتش	ہجران یار مین تن خاکی سے تنگ ہون	اے مرغ روح کو چنگل ہی باز کا
چنور	مذکر	وزیر	ہو گئے تیمور یا سے حرص جب توڑا وزیر	ہاتھ اوٹھایا جاہ سے سر پہ چنور ہونے لگا
چوب	مونث	ظفر	کس کو مارا کس کا سر پھوڑا بتا و تو سہی	تم نے لوہو مین کیونکر چوب دستی ہی بھری
چوٹ	مونث	نسیم	جو چوٹ ہی اے دل تری خالی نہین جاتی	آخر کو وہی کی جو سنبھالی نہین جاتی
چوٹ	مونث	ظفر	ہمارا نالۂ پر شور و صور اسرافیل	ہی چوٹ اے دل اندوہگین ابر کی
چوٹ	مونث	ظفر	چوٹ پر چوٹ لگی دل نے ہی عشق مین ادبر	شام کو اور لگی وقت سحر اور لگی
چورنگ	مذکر	آتش	کشتۂ تیر مژہ پر تیغ ابرو بھی چلے	اے شکار انداز ہو چورنگ اس نخچیر کا
چورنگ	مذکر	ناسخ	مجھی تک و تم دم پڑتی ہی محفل مین کے جو ناسخ	مگر تیغ نگاہ یار نے چورنگ ٹھہرایا
چھاؤن	مونث	ناسخ	جنون پسند مجھے چھاؤن ہی ببولون کی	عجب بہار ہی ان زرد زرد پھولون کی
چھپر کھٹ	مذکر	ظفر	جو ترے کوچے مین سویا خاک پر آرام سے	ترک اوس نے اپنے سونے کا چھپر کھٹ کر دیا
چھت	مونث	آتش	طلب آرام کی بے جا ہی گرفتاری مین	کب بھلا خانۂ زنجیر مین چھت پٹتی ہی
چھڑکاؤ	مذکر	آتش	مشق خرام مین عرق افشان ہی روے یار	چھڑکاؤ ہو رہا ہی زمین پر گلاب کا

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
چہل چراغ	مذکر	ظفر	جو سوز عشق سے مین موکے داغ داغ جلا	تو جس نے دیکھا یہ جانا چہل چراغ جلا
چھیڑ	مونث	آتش	ساز کی طرح رہا کرتے ہین عاشق نالان	چھیڑ طرفہ تجھے لے عربدہ جو آتی ہے
چھینٹ	مونث	ظفر	پڑے نہ دامن قاتل پہ دیکھنا اے بسمل	لہو کی چھینٹ دم اضطراب اوڑتی ہے
چیز	مونث	جان	بو دار جلا کر نہ اگر اس مین بھر دے	دکھہ دیگی زنانخی یہ بہت چیز تمہاری
چیز	مونث	جان	نہ بھولونگی کبھی یاد اوس کی ہاے جی ایک ڈھارس سے	سنی ہے دائرے مین چیز بنے وہ گداری سے
چین	مذکر	مومن	گستاخ نالے فتنۂ محشر جگا نیگے	خواب عدم مین چین ہے گر خواب ناز کا
چین	مونث	آتش	خود بخود دیکھہ دل شیدا کو ہے اندوہ و ملال	کس جبین کے لیے درکار ہے چین تقطیع ہی
چین	مونث	مومن	ہے شرم سے نیل پانی پانی	موج عمان نے چین مانی
			باب حای حطی	
حال	مذکر	مومن	کہہ کے یہ بات جو مین رونے لگا	اور ہی حال مرا ہونے لگا
حباب	مذکر	ناسخ	نے ثبات اپنی بزم عیش جو ہے	شیشۂ مے کی جا حباب ملا
حبل المتین	مونث	اسیر	ہر گنہ سے پاک کر دیتی ہے حب اہل بیت	اس سے بہتر خلق کو حبل المتین ملتی نہین
حجر الاسود	مذکر	مومن	بوسۂ صنم کی آنکھہ کا لیتے ہی جان دی	مومن کو یاد کیا حجر الاسود آگیا
حد	مونث	مومن	نالۂ فلک نہم سے گذرا	کچھہ حد نہ رہی مرے الم کی
حدیث	مونث	مومن	رو کے حدیث شوق ادا کی	آگ پہ روغن تھی نمنا کی
حرز	مذکر	مومن	نامہ تھا کا ہیکو حرز جان تھا	یاد ہان بند دم افغان تھا
حرص	مونث	مومن	عشق مین کام کچھہ نہین آتا	گر نہ کی حرص مال و جاہ نہ کی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
حرف الف تا یا	مذکر	ناسخ	آدمی مین آدمی تم کیون نہ ہو باہم ملاپ	حرف کو دیکھو کہ کیا ہم جنس سے مدغم ہوا
حرف سلام	مذکر	وزیر	زبان کٹ گئی دانتون سے مل گئی تلغہ	کبھی جو لب پہ مرے حرف آرزو آیا
حسن	مذکر	مومن	مہ نو بن گئے ہم طول شب ہا جدائی سے	کہان تک دیکھیے وہ حسن افزون تر ٹھہریگا
حشر	مذکر	مومن	صور تھی منقار مرغ صبح پہلو سے مگر	وہ قیامت قد جو اوٹھا حشر برپا ہو گیا
حصار	مذکر	اسیر	شاد ہے دل قیدی زلف بتان ہے پیر کا	ہاتھ آیا ہے حصار عافیت زنجیر کا
حصن حصین	مونث	ظفر	گرد رخ اوس حسین کی جو لیے ہی حسن کی	کیا خوب خط خوب سے حصن حصین لکھی
حضیر	مذکر	صبا	بلند و پست عالم ایک ہے چشم حقیقت مین	حضیر فقر ہم پایہ بنا تخت فریدون کا
حظ	مذکر	مومن	حظ اوٹھاؤ ذرہ جوانی کے	کچھ مزے دیکھو زندگانی کے
حق	مذکر	مومن	وار ہین حشر تلک ہر دعا گو لب زخم	پر ترا حق نمک کوئی ادا ہوتا ہے
حل	مذکر	وزیر	اگر عقدہ سراپا ہے بزنگ شانہ کیا غم ہے	مری افتادگی کے ہاتھ حل ہو ہی نا مشکل کا
حلق	مذکر	ناسخ	مین اگر زینت فتراک کے قابل ہوتا	حلق میرا بھی تہ خنجر قاتل ہوتا
حمام	مذکر	جان	بیگم یہ ٹھنڈھی سانسین ہین کس کے واسطے	حس خانہ سے سوا جو یہ حمام ہو گیا
حمائل	مونث	رند	خدا حافظ و ناصر اون کی کمر کا	سنا ہے گلے مین حمائل پڑیگی *
حنا	مونث	مومن	کیسے تھے کاٹ کاٹ آلودہ خون سے ہاتھ ہین اپنے	وہان دست عدو سے پاؤن مین تھی شب حنا لگی
حواس	مذکر	مومن	شغل طفلانہ دل کے پاس گئے	ہوش کے آتے ہی حواس گئے
حور	مونث	آتش	دور پونہچا ہے کمال اوس کی صفا کا شہرہ	دیکھنے حور دو آئینہ رو آتی ہے
حوض	مذکر	آتش	صیاد نے تسلی بلبل کے واسطے	کنج قفس مین حوض بھرا ہے گلاب کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
حیا	مونث	مومن	کیون کہ حسرت سے فلک کو دیکھون	شرم آتی ہی حیا سے تیری
			باب خای معجمہ	
خاتم	مونث	اسیر	آرزو تھی کہ ترے ہاتھ کا چھلا ملتا	خاتم دست سلیمان مجھے درکار نہ تھی
خار	مذکر	صبا	چمن مین جب ترے ہمراہ وہ نگار رہا	گلون کو داغ ہوا بلبلون کو خار ہوا
خار	مذکر	مومن	کانٹا سا کھٹکتا ہی کلیجے مین غم ہجر	یہ خار نہین دل سے گل اندام نکلتا
خار خار	مذکر	مومن	خار خار غم آشکارہ ہوا	مثل دل جامہ پارہ پارہ ہوا
خاطر	مونث	اسیر	پھر بندھا زلف پریشان کا خیال	پھر پریشان اپنی خاطر ہوگئی
خاطر	مونث	اسیر	چار عنصر مین بس اب ٹھہریگا کون	چار دن اون کی بھی خاطر ہوگئی
خاک	مونث	آتش	ظاہر ہوا نہ مجھے یہ بلندی سرو سے	کرتی ہی کام خاک بھی عالی دماغ کی
خاکستر	مونث	ظفر	دل جلون کی ہوتی بازو تی قسمت مین تو کیون	پھرتی پروانے کی خاکستر اوڑتی ہوئی
خاک شفا	مونث	رند	آسکتے ہین لحد مین فرشتے عذاب کے	دیکھینگے جب کفن مین ہی خاک شفا لگی
خال	مذکر	وزیر	آتا نہین نظر مسی آلودہ وہ دہن	گویا کہ ہی وہ خال رخ آفتاب کا
خاندان	مذکر	رند	گو خاکسار خلق ہین رتبا بلند ہی	سید ہین خاندان ہمارا بلند ہی
خانقاہ	مونث	سالک	آیا نہ لطف نشہ می کچھ مگر کہین	ہم رات جس مین تھے وہ کوئی خانقاہ تھی
خانہ باغ	مذکر	صبا	دل پہ داغ کی یہی ہی بہار	دیکھیے خانہ باغ کس کا ہی
خبر	مونث	ناسخ	مین ہی کچھ ڈوبا نہین دریائے مین ساقیا	کشتی مے بھی خبر لینے گئی ہی تہ کی
ختن	مذکر	ناسخ	لب مین رنج حلب نہین زلفین	آپ نے کیا کیا ختن اپنا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
خدنگ	مونث	اسیر	مین سمجھا تھا کہ دل توڑ گئی نیون اوس کی نظر	پار سینے سے خدنگ نے کمان ہو جائیگی
خرابات	مونث	ظفر	نکلینگے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی	ہم ہونگے رند ہونگے خرابات ہوئیگی
خرام	مذکر	اسیر	ہزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن	نہ کبک کو نہ یہ طاؤس کو خرام آیا
خرچ	مذکر	آتش	مرد درویش ہین تکیہ ہی توکل میرا	خرچ ہر روز ہی یہان آمد بالائی کا
خرمن	مذکر	مومن	فروغ جلوۂ توحید کو وہ برق لاگن	کہ خرمن پھونک دے ہستی اہل ضلالت کا
خزان	مونث	آتش	افسوس کیا جوانی رفتہ کا کیجیے	وہ کونسی بہار تھی جسکو خزان نہ تھی
خسرو خاور	مذکر	ناسخ	تو وہ شیرین ہی کہ تیرے حکم سے فرہاد سان	بیستون آسمان پر خسرو خاور گیا
خضاب	مذکر	صبا	وہ بادہ نوش تھے پیری مین بھی توبہ کی	شراب خم مین رہی شیشے مین خضاب رہا
خط ایاغ	مذکر	غالب	مے وہ کسے ہی طاقت آشوب آگہی	کھینچا ہی عجز حوصلہ نے خط ایاغ کا
خط شعاعی	مذکر	ناسخ	کم ہوا خط شعاعی سے فروغ آفتاب	کچھ نہین غم گر خط رخسار جانان بڑھ گیا
خط	مذکر	مومن	آگے اک نامۂ دلدار دیا	خط مشکین رقم یار دیا
خط	مذکر	ناسخ	اوسترا منہ پہ جو پھیرنے نہین دیتا ہی بجا	محو دیندار سے کیونکر خط قرآن ہوتا
خطا	مونث	ایضاً	تری تیغ کے منہ کا بوسہ لیا	خطا مجھ سے اتنی تو قاتل ہوئی
خفقان	مذکر	صبا	گھر کے دروازے مین زنجیر لگی رہتی ہی	میری وحشت سے اوسے بھی خفقان ہوتا ہی
خلا	مذکر	ناسخ	ہی یہ ہین ترک ہوا ہم کو اگر اے فلسفی	ثابت اپنے عالم دل مین خلا ہو جائیگا
خلخال	مونث	اسیر	اس قدر رویا ہین آنکھین ملکے اوس پاؤن کے	یار کی خلخال پا گرداب دریا ہو گئی
خلش	مذکر	آتش	بھولتی نہین نہین اک دم مجھے آتش سوا	یاد تیری دل سے رکھتی ہی خلش ہمیز کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
خلعت	مذکر	آتش	کس کے داغ دل سے محشر مین ملایا جائیگا	روز اک خورشید کو ملتا ہی خلعت نور کا
خلق	مونث	رند	اک نظر بام پہ آ بہت نظر آجا یا کر	دیکھنے کو ترے اک خلق خدا آتی ہی
خم	مذکر	ناسخ	ہر کسی کا حال ہی وضع مصاحب سے عیان	دال حیدر کی تواضع پر ہی خم تلوار کا
خم	مذکر	مومن	شاید کہ دست غیر رہا رات شانہ کش	اوس زلف تابدار مین کچھ آج خم نہ تھا
خُم	مذکر	ناسخ	لڑکھڑا اونکا عروج نشہ مین تو دیکھنا	ایک ٹھوکر مین کئی ٹکرے خُم گردون ہوا
خمار	مذکر	ناسخ	شکست پائی ہی توبہ کی طرح اس کو بھی	ہمارے پاس جو آئے کشو خمار آیا
خمیر	مذکر	جان	کمال منہ کا نوالہ نہین ہی بے نعمت	خمیر چینی کا بارہ برس مین اوٹھتا ہی
خنجر	مذکر	مومن	اس روانی سے ذرا خنجر فولاد رہا	بارے اک دم اثر نالہ و فریاد رہا
خندق	مونث	اسیر	وہ زار ہون کہ میرے لیے وقت قطع عرض	ہر نقش پائے مور ہی خندق حصار کی
خوخصلت	مونث	آتش	فرشتہ بھی تجھے کہتے ہین بیشتر شاعر	یقین ہوا ملک الموت مین ہی خو تیری
خواب	مذکر	اسیر	نوجوانی کا نہ پیری مین کبھی ہوش ہوا	خواب دیکھا تھا جو شب صبح فراموش ہوا
خواب	مذکر	آباد	قسم مجھے انھین آنکھون کی جھپکی ہو جو پلک	شب فراق مین کس کو نصیب خواب ہوا
خواص	مذکر	ظفر	ٹھہرتے ہی نہین ہین آنچ پر سوز محبت کی	رکھے ہین اس زمانے مین خواص احباب پارے کا
خوان	مذکر	آتش	قل ہو فراق یار مین کس کا دیکھیے	تارون کی نقل سے ہی خوان فلک بھرا
خورشید	مذکر	مومن	کرتے جو مجھے یاد شب وصل عدو تم	کیا صبح کہ خورشید نہ تا شام نکلتا
خوش بو	مونث	رند	ہم سوختہ دلون کے معطر ہوئے دماغ	خوش بو جو پھیلی آپکے حقے کے دود کی
خوف	مذکر	گویا	تعلق سے ہو وے دامنگیر سالک کا یہ ممکن ہی	نہین آبرو ان کو خوف مجنون کی سلاسل کا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
خون	مذکر	رند	یاد کر کے لب پان خوردہ کی تیرے سرخی	خون دل آج پیا ہی کئی چلو اپنا
خون	مذکر	اسیر	حنا وہ ملتے ہین اتنا کوئی نہین کہتا	کہ خون عاشق شیدا حضور رہوتا ہی
خوناب	مذکر	مومن	یہ رنگ آمیزیان کیسی ہین کس کا ڈر ہی کچھ تو	مجھے تو کچھ نظر آتا ہی یہ خوناب اپنا
خیر	مونث	آتش	اللہ رے پھڑکنا اسیران تازہ کا	صیاد خیر مانگتا ہی اپنے دام کی
			باب دال مہملہ	
داد	مونث	مومن	ہی روز جزا کے آنے مین دیر	اب کون دے داد اس ستم کی
دار	مونث	ناسخ	دل کو اوس زلف چلیپا مین لٹکا دیکھا	نظر آیا مجھے منصور بنیا دار کی
دارو	مونث	رند	خاک پا اوس غیرت منصور کی ہے چہرہ پر مل	تجھ کو داروی کلف کیا او قمر نا ہی نہین
داستان	مونث	اسیر	لازم ہی اجتناب معاصی سے غافلو	کیا داستان سنی نہین قوم ثمود کی
داغ	مذکر	رند	پھر دل مین گھر کیا ہی کسی شک ماہ نے	دو چار دن سے داغ جگر پھر چھپ گیا
دال	مونث	اسیر	دانہ خال کا بوسہ وہ کہین دیتے ہین یا	کچھ کہین دال ہماری کبھی گلنے کی نہین
دالان	مذکر	سحر	ہم بھی رہنے کو ڈھونڈھینگے کوئی قبر کہین	آپ بھی سوئین مبارک ہے دالان اپنا
دام	مذکر	مومن	ہان جوشش طپش چھیڑ چلی جاے کہ پر تو	جھڑ جاینگے فرسودہ اگر دام کا
دامن	مذکر	آتش	آتش گل سے کیا ہی مری طینت کو خمیر	دامن باد بہاری سے مجھے بھڑکاتا ہی
دانت	مذکر	ناسخ	زہر گیسو کا بہت ہی او چھوڑا سانپ کا	تیری کنگھی نے صنم ہر دانت توڑا سانپ کا
[illegible]	مذکر	آتش	وحشت دل کا تقاضا ہی نکل چلنے کا	تنگ ہون گنبد گردون کا نہین در ملتا
[illegible]	مذکر	اسیر	وہ شعر تر مین صدف گوش مین پڑے ہون	سیپی او تار دے مجھے در یتیے گوش کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر (شعر)	
دراج	مذکر	اختر	ہوا پامال تیری چال پر صیاد نے یہ کہ	عبث دام بلا میں تو نے یہ دراج کھینچا ہے
دربار	مذکر	آتش	عشق کا قصہ کہینگے ہم حضور شاہ حسن	وقت شب دربار اگر اپنا مقرر ہو گیا
درخت	مذکر	اسیر	وہ کون ہے جسے نعم البدل نہیں ملتا	درخت مین نہ رہے گل تو میوہ دار ہوا
درد	مذکر	گویا	اوس نے صندل لگایا ماتھے پر	درد دونا ہوا مرے سر کا
درد	مذکر	غالب	عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا	درد کی دوا پائی درد لا دوا پایا
دُرد	مذکر	آتش	کہتے ہین جس کو عطر یہ مردم گلاب کا	اے ترک دُرد ہی تری جھوٹی شراب کا
درس سبق	مذکر	ناسخ	عبور اللہ نے اوس کو دیا ہی علم باطن تک	لیا ہر چند ظاہر مین درس اک حرف ابجد کا
درم	مذکر	آتش	نشانہ تیر تہمت کا ہی میرا اختر طالع	اوٹھاؤن داغ مین تو آسمان سمجھے درم پایا
درمان علاج	مذکر	مومن	درد ہی جان کے عوض رگ و پے مین ساری	چارہ گر ہم نہین ہونے کے جو درمان ہوگا
درماہہ	مذکر	جان	برابر گر نہین نسبت کے درماہہ ہمارا ہے	غنیمت ہی نمک کی کنکری کا تو سہارا ہے
درنگ	مونث	اسیر	مین مر گیا وہ نہ لایا جواب خط اب تک	خدا ہی جانے کہ قاصد کو کیا درنگ لگی
دروازہ	مذکر	غالب	صبح دم دروازۂ خاور کھلا	مہر عالم تاب کا منظر کھلا
دریا	مذکر	مومن	دم بسمل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو	کہ ہر زخم بدن سے خون کا دریا نکل آیا
دست ہاتھ	مذکر	مومن	دامن اوس کا جو ہی دراز تو ہو	دست عاشق رسا نہین ہوتا
دستار	مونث	ناسخ	سر برہنہ جو ہین رندنہ بگڑنا ان سے	کہنہ ہو جائیگی زاہد تری دستار نئی
دستک	مونث	ظفر	ستم کر کے ظفر کو پوچھے ہی غیرون سے وہ	کس نے میرے در پہ دی دستک بتاؤ کون ہے
دستور العمل	مذکر	اسیر	کیون کسی استاد کے دیوان کو دیکھین وقت فکر	حاکم مردہ کا دستور العمل پایا تو کیا

لفظ	جنس	استاد	نظیر (شعر)	
دشت	مذکر	مومن	جہان تنگ و ہجوم وحشت غضب کہ دم پر بنی ہی	کہان مین جاتا نہ جی تھہرتا کہین جو دشت عدم نہ ہوتا
دشنام	مونث	ناسخ	کسی نے جو حیدر کو دشنام دی	تو گویا پیمبر کو دشنام دی
دُعا	مونث	آتش	کسی طرح سے نہ ٹوٹا طلسم حسرت وپاس	در قبول سے ٹکرا کے سر دعا الٹی
دَغا	مونث	مومن	دیا علم و ہنر حسرت کسی کو	فلک نے مجھہ سے یہ کیسی دغا کی
دفتر	مذکر	مومن	پڑا ہی مرنا بس اب تو ہم کو جو وسکے خط نے پڑھا نامہ سے	کہا کہ گر ہیچ چال ہوتا تو دفتر اتنا قلم نہ ہوتا
دفتر	مذکر	صبا	اب لف کس حساب مین ہی خط کا دور ہی	سر کا حسن یار کا دفتر بدل گیا
دکان	مونث	ناسخ	بند ہو جائے در تو یہ تو زاہد غم نہین	ہو قیامت بند گر دیکھون دکان خمار کی
دکھ	مذکر	مومن	کھو دیا مفت مین دل مین نے کہ دکھ ہی پایا	قلق ہجر نے کیا کیا نہ مجھے گھبرایا
دِل	مذکر	رند	گنجلک نہین ملتی جو کلیجے مین پڑی ہی	دل تجھہ سے کسی طور سے دل بر نہین ملتا
دلدل	مونث	امانت	بندھے ہین کس قدر مضمون صفائے تیغ قاتل کے	زمین شعر مین دلدل ہوئی ہی آب آہن کی
دلیل	مونث	ناسخ	شبیر کا جو لہو بنا ہی یہ شفق	ادنی ہی دلیل مرتبۂ اعلی کی
دَم	مذکر	ناسخ	دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا	جھونکا نسیم کا جو چمن سے نکل گیا
دَم	مذکر	اسیر	ساربان ناقۂ لیلی کو نہ دوڑا اتنا	تھک گئے دم قیس حزین نے پس محمل توڑا
دماغ	مذکر	غالب	غم فراق مین تکلیف سیر باغ نہ دو	مجھے دماغ نہین خندہای بیجا کا
دماغ	مذکر	رند	کیا پست فطرتون کی رسائی ہو تم تلک	واقف ہون مین دماغ تمہارا بلند ہی
دن	مذکر	آتش	روز سیاہ ہجر مین میرے جلے چراغ	پروانون کو نصیب ہوا دن وصال کا
دنیا	مونث	رند	گذرے جس دم ہم دنیا سے	ہم نے جانا دنیا گذری

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
دوا دارو	مونث	رند	نصیب شربت عناب لب نہین ہوتا	مین وہ مریض ہون جس کی دوا نہین ہوتی
دوات	مونث	اسیر	مین وصف زلف دم گریہ لکھ نہین سکتا	شمول اشک سے پھیکی دوات اتنی ہی
دوپہر	مونث	رند	یاس سے وعدہ ملاقات کا ہی بعد زوال	دوپہر آج کسی طرح نہین ڈھلنے کی
دوجہان	مذکر	آتش	نقاب دلت کے وہ دیدار عام کرتے ہین	قیامت آئی اکھٹا ہی دوجہان ہونا
دود	مذکر	اسیر	دعوی خون کس سے کرتا مین رہ زیر بار بس	چھپ ہا قاتل یہ دود نالہ ہا دل او ٹھا
دودھ	مذکر	اسیر	جانب میکدہ کیا وہ ستم ایجاد آیا	میکشو دودھ چھٹی کا جو تمھین یاد آیا
دور	مذکر	ناسخ	ہجر مین می سے بجاے نشہ ہوتا ہی خمار	باعث دوران سر ہی دور میر جام کا
دور	مذکر	اسیر	اے قیس عمل وادی وحشت سے اوٹھا لے	تھا پیش از ین دور تر اب ہی ہمارا
دور دور	مذکر	صبا	خوب عاشق کا پاس کرتے ہو	ہر گھڑی دور دور رہتا ہی
دوران	مذکر	رند	بادہ گلگون مین افیون کا اثر ہو جائیگا	دور می سے یار بن دوران سر ہو جائیگا
دوربین	مونث	اسیر	سر طرح محروم نظارہ سے ہو جاتے ہین ہم	بام پر آتے ہین وہ تو دوربین ملتی نہین
دولت سرا	مونث	ناسخ	بچے اے غافلو سیل حوادث سے نہین ممکن	کرو بالفرض اگر دولت سرا تعمیر لوہے کی
دھار	مونث	رند	تیغ ابرو کے مضامین ابھی کرتے ہین تلاش	راہ چلنی ہی مجھے دھار پہ تلوارون کی
دھڑ	مذکر	آتش	پیچھے ہٹانہ کوچۂ قاتل سے اپنا پاؤن	سر سے تڑپ کے چار قدم آگے دھڑ گیا
دہلیز	مونث	رند	توبہ کبھی نہ بھول کے بھی سجدہ کیجیے	دہلیز ہو جو قبلۂ حاجات آپ کی
دہن	مذکر	مومن	نسبت عیش سے ہون نزع مین گریان یعنے	ہی یہ رونا کہ دہن گور کا خندان ہوگا
دھن	مونث	امانت	شرار سے جلایا کی صحبت مین نے گانے کی	اوتاری فقط دیکھ مین دھن اوس نے ترانے کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
دهنک	مونث	ظفر	محرم ہی جہاں آب رواں سورج کی کرن ہی وہ شوخ بنت	جالی کی کرتی ہی ٹھسّی گوٹے کی دھنک کچھ ویسی ہی
دهنوان	مذکر	اسیر	تیرے فروغ حسن نے لکھوایا غبار خط	روشن ہوئی جو آگ تو نمایاں دھنواں ہوا
دهوپ	مونث	اسیر	ہم کو بھی ہوتی ہی امید زوال تپ غم	دھوپ دیوار سے جب چڑھ کے اوتر جاتی ہی
دهوم	مونث	اسیر	روح نے میری ابھی تن کو مرے چھوڑا نہین	دھوم ہی گلزار جنت مین مبارکباد کی
دهوون	مذکر	آتش	عمر خضر سے اوس کی زیادہ ہو زندگی	دھووں پیے جو یار کی زلف دراز کا
دهیان	مذکر	آتش	دھیان ہنا شرط ہی اوس دل پر غرور کا	فکر سے نزدیک ہیچ جاتا ہی مضمون دور کا
دید	مونث	ناسخ	دید قاتل دیرتک کی گو ہوئی ایذا مجھے	ہون بہت ممنون احسان خنجر بے آب کا
دیدار	مذکر	رند	عمر بھر کی جو تمنا تھی سو وہ بر آئی	مرتے دم شکر ہی دیدار تمہارا دیکھا
دیر	مونث	مومن	مرے جنازے پہ آنے کا ہی ارادہ تو آ	کہ دیر اوٹھانے مین کیا ہی صبا کے آنے کی
دیکھ بھال	مونث	صبا	حیف مین اون کا آئینہ نہ ہوا	خوب ہی دیکھ بھال کی ہوتی
دیگ	مونث	اسیر	سوزش دل مین نکلیگی دہن سے مرے اف	آنچ ہو لاکھ کڑی دیگ اوبلنے کی نہین
دین	مذکر	مومن	ساتھ دل کے کھو دیا کیا کیا دین بھی	نذر اوس بت کے کیا کیا دین بھی
دیو	مذکر	آتش	مین نے لیا بغل مین پری وصال کو	دیو فراق کشتی مین مجھ سے پچھڑ گیا
دیوار	مونث	ناسخ	سب زمینین ہین نئی بتین ہین ایسے یار نئی	روز یہان ریختے کی اوٹھتی ہی دیوار نئی
دیوار	مونث	اسیر	عالم فقر مین جمعیت سامان نہ ہوئی	در اگر تھا مرے ویرانے مین دیوار نہ تھی
دیوان	مذکر	ناسخ	ہر بیت مین اک شاہد معنی کی ہی تصویر	ناسخ ہی مرقع نہین دیوان ہمارا

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
			باب دال ہندی	
ڈاک	مونث	ظفر	مرے اشکون کی ہی ڈاک اے چشم تر بیٹھی ہوئی آتی ہے	تسلی ہو نہ ہو دل کی خبر بہتیری آتی ہے
ڈانڈ	مونث	اختر	لٹو ہوتا ہون ترے حسن پر اے شاہ سوار	ڈانڈ نیزے کی عجب ناز سے لٹکائی ہے
ڈانک	مذکر	آتش	اوڑایا پان کی تحریر نے اور مسی کے دانتون کو	نگین کا رنگ چمکا دے مقرر ڈانک کندن کا
ڈانو	مذکر	اختر	آپ نے سید ہا دانو ڈالا ہے	یہ تتنبا نیا نکالا ہے +*
ڈر	مذکر	مومن	کہ جو وہان پھر چلو تو ڈر کس کا	ہوش رکھتے ہین بے خبر کس کا
ڈکار	مونث	اسیر	ہماری بیڑیون کے غل سے ڈر گئی وحشت تو کیا	ہرن کے کان ہے ہو شیر کو ڈکار آئی
ڈنک	مذکر	اسیر	تمیز اسفل و اعلیٰ نہین ہوتی ہے موذی کو	برابر نیک و بد کے واسطے ہے ڈنک بچھو کا
ڈورا	مذکر	ناسخ	صوفی جو ہین نماز کرینگے بجائے رقص	ڈالینگے ڈورا سبحہ مین تار رباب کا
ڈول	مذکر	اختر	ہجرت کے پاؤن ٹوٹ چکے دست سعی سے	کچھ ڈول ڈالا آج تو ہم نے وصال کا
ڈھال	مونث	اسیر	سیاہ بخت کو ہوتا نہین فروغ نصیب	وہ چاند چاند نہین ہے جو ڈھال رکھتی ہے
ڈھب	مذکر	ظفر	ڈھب پہ رونے کا ترے غم مین اک آن ہنا	مجھ پہ یارو نے لیا پہلے ہی طوفان بنا
ڈھنگ	مذکر	ناسخ	تم چھپ کر کھٹ مین ہم جانے سے یہ	کیا نکالا ہے ڈھنگ سونے کا
ڈھیر	مذکر	وزیر	بلبل چمن مین گل کی روش سے خوش رہ	مجھ بے نوا فقیر کا یہان ڈھیر ہو گیا
ڈھیر	مذکر	اسیر	بعد مردن بھی نہ جائیگی کبھی سرگشتگی	چاک کی صورت پھریگا ڈھیر میری خاک کا
			باب ذال معجمہ	
ذات	مونث	رند	چار دن زیست کے جو چاہیے کہوا لے رند	پیش ازین خاک کے پتلے کی کوئی ذات نہ تھی

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر: شعر	
ذات	مونث	رند	کیا تکلف تھا بھلا قیس مین جو مجھمین نہین	عاشقی حصے مین اوسکے نہ تھی کچھ پر ذاتی تھی
ذقن	مذکر	وزیر	ہی صفائی کے سبب عکس مسون کا اوس تک	خط سے یہ سبز نہین ہی ذقن سرخ ترا
ذکر	مذکر	مومن	کس کو دیتے تھے گالیان لاکھون	کس کا شب ذکر خیر تھا صاحب
ذوالفقار	مونث	اسیر	ذقن کے بدلے پڑا تھا اوسکے ابرو پر	بجاے سیب کے مرا تھا ذوالفقار آدھی
			باب راے مہملہ	
رات	مونث	ناسخ	نور مہتاب ہی دھوین کے مثال	ہاے کیا آج رات کالی ہی
راز	مذکر	آباد	باتین کرنے مین تھین نیند چلی آتی ہی	راز آنکھون سے کھلا رات کی بیداری کا
راس	مونث	نسیم	کنیا تھی عرض کر راس اوس کی	پوری نہ ہوئی وہ آس اوس کی
راغ	مذکر	صبا	اے جنون تیرے واسطے سب ہین	باغ کس کا ہی راغ کس کا ہی
راگ	مذکر	اختر	بہت گاے ہین وہ غیرون مین کبھی مشتاہوے ہین	سناتے ہین مجھے بے وقت کیون راگ گوری کا
رال	مونث	رند	کس قدر تجھ کو حسین پیدا کیا اللہ نے	اوپری تجھ پر نہ کیون رال ٹپکے حور کی
ران	مونث	اختر	بھر گیا دل تو زیادہ کہین مانین آپ	آپنے ران عبث لغو سے سرکائی ہی
راہ	مونث	رند	زندگی کے کس لیے صدمے اوٹھاتی ہی عبث	راہ کیا جانے کی جان نوحہ گر ملتی نہین
راہ	مونث	رند	پھر ملاقات کا بھی کوئی ٹھہریگا طریق	راہ تو نکلے کہین اوس سے شناسائی کی
راہ	مونث	امانت	سد قدم شرم کے کوچے سے نکالو	بازار مین ہم دیکھتے ہین راہ تمھاری
رایت	مذکر	ناسخ	ہو مبارک تا صدی سی سال چتر سلطنت	سایہ افگن ہو سدا رایت علم بردار کا
رت	مونث	صبا	جھولا جھلوائینگے لے جا کے چمن مین تجھکو	رت کہین آے تو لے حور لقا ساون کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
رستم	مذکر	مومن	غصے کے بدلے رستم کھایا	کچھ بھی خدا کا خوف نہ آیا
رخ	مذکر	ظفر	جدھر سے ہوتے تھے نظارہ ہائے یار ظفر	وہ رخ بھی یار نے اپنے مکان کا بدلا
رخ	مذکر	ظفر	جام مے مین رخ ساقی جو نظر آہی گیا	گھر مین خورشید کے گویا کہ قمر آہی گیا
رخت	مذکر	ناسخ	پہنا دیا ہے خلعت زر اوس کے نور نے	رخت سیاہ دور شب تار نے کیا
رخسار	مذکر	غالب	پوچھ مت رسوائی انداز استغنای حسن	دست مرہون حنا رخسار رہن غازہ تھا
رخش	مذکر	رند	پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا	آنکھون کو انتظار رہا اوس غبار کا
ردا	مونث	آتش	شب فراق مین مین نے جو منہ لپیٹا ہے	خیال وصل مین پھر ون نہین ردا اولٹی
ردیف	مونث	ظفر	بدل کے قافیہ لکھو غزل اک اور ظفر	مگر ردیف ہو ساری یوہین یہ اب کی
رسم	مونث	اسیر	قاتل کو وقت ذبح تماشا دکھائین کیا	ہم کو تو رسم یاد نہین اضطراب کی
رسم	مونث	ناسخ	ہے معطل اب زبان خامہ اور اپنی زبان	رسم کی موقوف اوس نے نامہ و پیغام کی
رسم وراہ	مونث	ظفر	ہم اون سے مانگتے بوسہ بھی نقد دل دیکر	جو لین دین کی کچھ رسم وراہ پڑ جاتی
رسن	مونث	اسیر	گیسو ہوے سپید مگر ناز رہ گیا	بل اب تلک وہی ہے رسن گو کہ جل گئی
رسید	مونث	اسیر	برسون گلی مین یار کی قاصد پڑا رہا	نکلا جو خط تو خط کی عنایت رسید کی
رشک	مذکر	سالک	کیا رشک عرشیون کی مجھے پایگاہ کا	زائر ہون آستان حبیب اله کا
رضا	مونث	اسیر	جنان مین تو ہمین لے جاے یا جہنم مین	وہی رضا ہے ہماری جو ہے رضا تیری
رطل	مذکر	ظفر	ساقی ہے نشہ آنکھون مین معمول سے بہکا	نظرون مین ہے اب رطل گران [illegible]
رعیت	مونث	اسیر	شریک حال عالم ہے جو انسان نیک سیرت ہو	رعیت کم نہین ہے فوج سے سلطان عادل کی

لفظ	رواج	استاد	نظیر	
			شعر	
رفتار	مونث	ناسخ	بول چال ایسی کسی کی بھی نہین دنیا مین	تیری گفتار نئی ہی تری رفتار نئی
رفو	مذکر	ظفر	خدا نہ دے تجھے ناخن جنون ترے ہاتھون	ہمیشہ چاک جگر کا رفو بگڑتا ہی+
رقص	مذکر	آتش	موسم گل کی ہوا پلوا کے مے رکھتی ہی مست	رقص دکھلا دیتا ہی ابر کرم طاؤس کا
رکن	مذکر	اسیر	طاعت مین دھیان ہی کسی قد دراز کا	اعظم یہی ہی رکن ہماری نماز کا
رگ	مونث	ناسخ	کمال اے غیرت گل تیری نازک کمر پتلی	رگ گل بھی نہین باغ جہان مین اس قدر پتلی
رم	مذکر	مومن	جوش قلق نے اوس کو بھی دیوانہ کر دیا	پہلے تو ورنہ طبع تحمل مین رم نہ تھا
رن	مذکر	دبیر	کس شیر کی آمد ہی کہ رن کانپ رہا ہی	رن ایک طرف چرخ کہن کانپ رہا ہی
رن	مذکر	اسیر	گلستان مین جو ترا ظل بدن پڑتا ہی	بلبل آپس مین لڑتے ہین رن پڑتا ہی
رنج	مذکر	اسیر	الہی مجھ کو موت آئے کہ میرے دل کو موت آئے	کہ بیماری سے بدتر رنج ہی بیمار داری کا
رنج و محن	مذکر	امانت	سب چھپے بھول گئے رنج و محن یاد آیا	رو دیا مین نے قفس مین جو چمن یاد آیا
رنگ	مذکر	صبا	باغ عالم مین جو آہون کا یہی عالم ہی	اے صبا اور ہی کچھ رنگ ہوا کا ہوگا
رنگ	مذکر	ناسخ	جو سرخی آتی ہی عکس شفق سے بھی مرے منہ پر	حسد سے رنگ ہوتا ہی مبدل چرخ گردان کا
رنگ ڈھنگ	مذکر	ظفر	گر نہ پہلے رنگ ڈھنگ اوس غنچہ لب کا دیکھ لین	کیون کہ دل دین جب تلک اپنے نہ ڈھب کا دیکھ لین
رو	مونث	ظفر	لاکھہ تم منع کرو جب کہ بھر آئیگا یہ دل	ناصحو آنسوون کی چشم مین رو ہووے ہی گی
رونق	مذکر	آتش	حسن سے قدرت خدا کی رو نظر آیا مجھے	ریشن پیغمبر ترا گیسو نظر آیا مجھے
رواج	مذکر	اختر	حکم رانی ہی حسن کی اے عشق	سکۂ داغ کا رواج ہوا+
روپ	مذکر	ناسخ	صبح فرقت نے دکھایا روپ سیارا شام کا	آفتاب صبح کو سمجھا مین تارا شام کا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
روح	مونث	وزیر	بعد از فنا جو قبر پہ آئے وہ اے وزیر	پونہچانے اون کو روح مری دور تک گئی
روداد	مونث	ظفر	منہ دیکھے ہی جون آئینہ حیرت سے تمھارا	ہم جس سے ظفر کہتے ہین روداد تمھاری
روز	مذکر	ظفر	بوسہ وز آپنے ٹھہرایا تو دو روز کار و	کیون چڑھاتے ہو تم اس عاشق دل سوز کا روز
روز	مذکر	آتش	حسن جمال سے ہی زمانے مین روشنی	شب ماہتاب کی ہی تو روز آفتاب کا
روزن	مذکر	مومن	زخم نو بھی مرہم زخم کہن ہی چارہ گر	بند تیر یار سے سینے کا روزن ہوگیا
روغن	مذکر	اسیر	ہوچکا تھا گل چراغ زندگانی ہجر مین	کام روغن آگیا لیکن تری تصویر کا
روغن	مذکر	گویا	تیرے عکس رخ سے ہی خوشبو کے سپر پھول مین	روغن گل بنگیا ہی صاف روغن ڈھال کا
روغن	مذکر	وزیر	نظر سے میری گر بیمار اون کی ہوگئین آنکھین	تصدق کے لیے کھچواون روغن آنکھ کے تل کا
روگ	مذکر	آتش	وعدہ خلاف یار سے کہیو پیام بر	آنکھون کو روگ دیکھیے ہو انتظار کا
رومال	مذکر	صبا	دولت فقر ہوا منعم اور کملی ہو	فخر کیا ہی جو دو شالہ ہوا رومال ہوا
رونق	مونث	مومن	وہ کوچہ ہی اشک خون سے گلزار	رونق ہی یہ ساری اپنے دم کی
رویان	مذکر	اسیر	بدلے پانی کے اگر خاک چھنے بدلی سے	ایک رویان نہ میلا مری بارانی کا
ریاض	مذکر	اسیر	جب تک ہی راست قامت شمشاد اے خدا	پھولے ریاض حسن قمر مہرو ناز کا
ریش	مونث	ظفر	یہ عمر ہم نے بسر سب شباب مین کی ہی	سفید ریش نہین آفتاب مین کی ہی
ریگ	مونث	اسیر	جگہ کشتی یہ ہی بار سب کشتی شمائل کی	جو شربت آب دریا ہی تو شکر ریگ ساحل کی

باب زای ہوز

زاغ	مذکر	ظفر	کرے جو خال صنم سے ہمارے ہم چشمی	تو بن ہی جاے مقرر وہ زاغ پتھر کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
زاغ کمان کا	مذکر	صبا	خال ابرو یار کا کتنا قرہ کے پاس ہی	خوف زخم تیر کا زاغ کمان کھتا نہین
زانو	مذکر	رند	مشغلہ تھا یہ شب ہجر مین سر روا اپنا	سینہ و سر کبھی پیٹا کبھی زانو اپنا
زبان	مونث	مومن	نہ انتظار مین یہان آنکھ ایک آن لگی	نہ ہاے ہاے مین تالو سے شب زبان لگی
زخم	مذکر	وزیر	ہون وہ کس مرنیوالے کا لاشہ نیہ رہیگا کوئی	زخم تن بھی مرے حال آگریان ہوگا
زر	مذکر	صبا	خاک حاصل ہی اس سے مردون کو	زر جو صرف قبور ہوتا ہی
زرہ	مونث	اسیر	ڈر گیا اس درجہ تیغ ابروی خمدار سے	آینہ پہنے ہی جوہر سے زرہ فولاد کی
زعفران	مونث	آتش	زردی نے میرے رنگ کی مجھکو رولادیا	ہنسواے جو کسی کو یہ وہ زعفران نہ تھی
زکام	مذکر	اختر	جو درد سر اصندل سے کم ہوا جانان	تو سرد مہری سے افزون مرا زکام ہوا
زگال	مذکر	ناسخ	ہوا ہون خال رخ یار دیکھکر حیران	سیاہ آگ مین کیون کر زگال رہتا ہی
زلف	مونث	آتش	آئینے نے رخ انور پہ اجارہ باندھا	شانے کے حصے مین وہ زلف پریشان آئی
زمرد	مذکر	آتش	رشک کے مارے زمرد خاک مین ملجائیگا	سبزے پر اوس گوش کے فیروزہ ہیرا کھائیگا
زمین	مونث	اسیر	گلشن کسی نے مول لیا ہی کسی نے گھر	ہم نے زمین شعر جہان مین خرید کی
زمین	مونث	مومن	جنون مین بھلا کوئی کیا خاک اوڑاے	کہ اک جوش ہی مین زمین ہوچکی
زنار	مذکر	وزیر	کافر ہوا ہون پی کے مے عشق بت زیر	زنار مجھ کو چاہیے موج شراب کا
زنار	مونث	وزیر	اوس بت نے لیے دین بھی ہم ویند ابھی مرنے لگے	برہمن زنار پہنا دے کفن کے تار کی
زنجیر	مونث	ناسخ	ناسخ ضعیف بھاری ہی زنجیر آہنی	کافی ہی اوس کی قید کو زنجیر یار کی
زندان	مذکر	ناسخ	ایسے لاغر جو نہ ہوتے تو سماتے کیون کر	تنگ ہی خانہ زنجیر سے زندان اپنا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
زنگ	مذکر	ناسخ	کدورت اپنے چہرون کی نظر آتی ہی لوگون کو	تماشا ہی کہ اولٹے آئینے مین زنگ ٹھہرایا
زنگ	مذکر	ناسخ	میری لیلی کو یہان اگر لائے	باندھون ناقے مین زنگ سونے کا
زور	مذکر	آتش	زندہ اون آنکھون کے کشتے کو نہ وہ کر سکے	اوس فسون گر پہ زور چل سکتا نہین اعجاز کا
زہر	مذکر	ظفر	کون ہو تجھ سے دو چار آنکھ ظالم کہ بلا	تجھ مین زہر آنکھ چشم پر افسون ہی بھرا
زہراب	مذکر	ظفر	ترے بھیگے ہوئے گیسو سے یہ بوندین نہین جھڑتین	دہان مار سے زہراب جان من ٹپکتا ہی
زہرہ	مونث	صبا	دم رقص اوس نے جو کی زلف دوتا	تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی
زیان	مذکر	مومن	دیت مین سیم و زر لے رہینگے قاتل کو	ہمارا جان کے جانے مین بھی زیان نہ ہوا
زیب	مونث	اسیر	تجھ سے اے رشک چمن زیب چمن ہوتی ہی	سرو کی طرح ہر اک شاخ سمن اٹھتی ہی
زیست	مونث	مومن	تیرے بن زیست کس کو بھاتی ہی	نام مردن سے لذت آتی ہی
زین	مذکر	آتش	دم بھی اس مہمان سرای دہر مین لینے نہ پایے	آتے ہی یہان توسن عمر روان پر زین ہوا
زیور	مذکر	اسیر	زرگر کا تیرے ہاتھ جو پہنچے سپہر تک	زیور بنا کے لائے زر آفتاب کا
			باب سین مہملہ	
ساتھ	مذکر	اسیر	ید اللہ کس لڑائی مین نہ آئے کام احمد کے	حقیقت مین بہادر ساتھ دیتا ہی بہادر کا
ساتھ	مذکر	ناسخ	تو بھی غضب ہی تفرقہ انداز اے اجل	دم بھر مین چھوٹ جاتے ہین برسون کے ساتھ
ساز	مذکر	نسیم	مرسوم تھے جس طرح کے انداز	شادی کا خوشی خوشی کیا ساز
ساز	مذکر	سحر	فرقت مین مغنی نے چھیڑا دل نالان کو	ناساز ہوا ہم کو محفل مین جو ساز آیا
ساعد	مذکر	سالک	صبح واعظ نے بیان کی روشنی شمع طور	خواب مین دیکھا تھا شب کو مین نے ساعد یار کا

[illegible]	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
ساعد	مونث	اسیر	جہان کو قتل کیا تیغ نے نیام کی طرح	اگرچہ ساعد معشوق آستین مین ہی
ساغر	مذکر	ناسخ	نشۂ عرفان نہین جب تک دلا ہی قیل و قال	تا نہ ہو لب پر ساغر نے صدا ہوتا نہین
ساغر	مذکر	امانت	سائل علی سے ہین مے کوثر کے اے فلک	ساغر ہمارے ہاتھ مین دے آفتاب کا
سال	مذکر	ناسخ	دشت سے کب وطن کو پہنچون گا	کہ چھٹا اب تو سال آ پہنچا
سالگرہ	مونث	دبیر	تیر سے زخمی یہ ہو گا تری مان روئیگی	اس کی دنیا مین بھی سال گرہ ہوئیگی
سامان	مذکر	مومن	کس کام کے رہے جو کسی سے رہا نہ کام	سر ہو مگر غرور کا سامان نہین رہا
سان	مونث	ناسخ	اوس بت کو آفتاب پرستی بہانہ ہے	تیغ نگہ کو چاہیے سان آفتاب کی
سانپ	مذکر	ناسخ	عشق گیسو مین ترے عالم ہے دل نے تاب کا	نالۂ پیچان جو ہی اک سانپ ہے سیماب کا
سانس	مونث	ظفر	ہمنشین جب ہی ہی ہم بھی جو ٹھنڈھی سانس	بھری بھی ہم نے تو ہو کر تنگ جان سے بھری
ساون	مذکر	ظفر	کیا ہی بندھی ہے تری چشم نے اشکون کی جھڑی	کبھی ایسا نہ برستے ہوئے ساون دیکھا
سبب	مذکر	مومن	محمد کے سایہ نہین کیا سبب	کہا اوس نے مت پوچھ اوس کا سبب
سبحہ	مونث	ناسخ	فصل گل مین اس قدر ہی میکشون کا دور دور	سبحہ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی
سبق	مذکر	مومن	کچھ نہ سیکھا تھا سکھا دیا دل نے	سبق اولٹا پڑھا دیا دل نے
سبو	مذکر	وزیر	دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے	پختہ ہوا سبو جو مرا جام ہو گیا
سپر	مونث	صبا	تیغ حسن یار کی کیا تاب لائے آفتاب	منہ پہ لینے کے لیے کس دن سپر ملتی نہین
سپہ	مونث	ظفر	ہراسان ہے دل عاشق کبھی سے فوج مژگان کی	کچھ ایسا ہو یہ برگشتہ سپہ اولٹی سے سیدھی ہو
سپہر	مذکر	اسیر	سپہر کینہ جو دیکھا ہو ہی اپنے نالون کا	یہ فیل بے جگر کب سامنا کرتا ہی بھالون کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
ستار	مذکر	رند	چھیڑ در پردہ جان عاشق سے	اوس پری کا ستار کرتا ہی +
ستم	مذکر	سحر	جب اکبر مغموم کا دم ٹوٹتا ہی +	سب کہتے تھے سرور پہ ستم ٹوٹتا ہی
ستم	مذکر	اسیر	سامنا کیا دل شکستہ سے ہو چرخ پیر کا	ٹوٹ جاتا ہی لڑائی مین ستم شمشیر کا
ستون	مذکر	ظفر	گرنے سے تھم گیا یہ فلک میری آہ سے	دیکھو تو کیا ستون تہ سقف کہن لگا
ستھراو	مذکر	ظفر	انداز سے جدھر وہ قدم پاؤن پڑ گیا	کوسون اودھر دلون ہی کا ستھراو پڑ گیا
سج دھج	مونث	ظفر	کٹ جا ابھی از رہ غیرت سے چمن مین	سج دھج یہ اگر دیکھ لے شمشاد تمھاری
سجدہ گاہ	مونث	وزیر	نہین اوٹھتا ہی سر سجدے سے میرا	مگر ہی سجدہ گاہ اوس خاک پا کی
سحاب	مذکر	صبا	نہ برشکال مین جب تک شراب پلوائی	ہما کی طرح سے سر پر پھرے سحاب بلا
سحر	مذکر	نسیم	بول اوٹھا گوسالۂ زر ایک ہی افسون باد	سامری نے سحر دیکھا ہی تری تقریر کا
سحر	مونث	صبا	امید زیست کسی ہی فراق جانان مین	نہ ہوا اگر شب غم کی سحر نہین ہوتی
سخن	مذکر	نسیم	بس کہ ہی مضمون نازک مین تو کامل اے نسیم	شہرۂ آفاق تیرا ابھی سخن ہو جائیگا
سدھ	مونث	ناسخ	تھا تری نرگس میگون سے زمانہ بدمست	سدھ کسی رند کو کب خانۂ خمار کی تھی
سر	مذکر	گویا	صندلی رنگ ترے مین مر ہی گیا	درد سر کس کا یہان سر ہی گیا
سرا	مونث	اسیر	دل سوزان مین ہمارے نہ قدم رکھ اے غم	کوچ کر جا بد مسافر یہ سرا جلتی ہی +
سراغ	مذکر	ناسخ	کس کی ہم جستجو مین نکلے تھے	نہین پاتے کہین سراغ اپنا
سرانجام	مذکر	مومن	کیا کیا سرانجام اسباب سور	کہ صرف چراغان ہوئی چشم حور
سرحد	مونث	اسیر	عبرت سے نے کہا بنی جو تربت	سرحد ہی یہ ملک آرزو کی +

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
سرخاب	مذکر	اختر	گجر جو سنتے ہین وصلت مین دل دھڑکتا ہی	جب آئی شام کی نوبت ہین اوڑا سرخاب
سرسام	مذکر	وزیر	ہزیان تپ فراق سے بکنے لگا رقیب	نکلا مرا بخار اوسے سرسام ہو گیا
سرسون	مونث	نسیم	وہ بانجھ تھی جب حمل قبولی	سرسون آنکھون مین سب کی پھولی
سرشک	مذکر	نسیم دہلوی	اوٹھے شعلے درون سینہ سے تعظیم فرقت مین	سرشک دیدہ استقبال کو تا آستین آیا
سرکار	مونث	ناسخ	خوش رہو تم کو اگر قدر پرایون کی نہین	ڈھونڈھ لینگے اجی ہم بھی کوئی سرکار نئی
سرکنگبین	مونث	ظفر	میری دوا تو شربت دیدار یار ہی	نسخے مین کیون طبیب نے سرکنگبین لکھی
سرگذشت	مونث	مومن	کہا جو مین نے کہ مت پوچھو سرگذشت مری	جب آپ نے جا کہ ہوتی ہی کیسی دل کی لگی
سرنگ	مونث	اسیر	نہین ہی غم جو مرا تنگ قبر تنگ لگی	کہ باغ خلد مین اس سے جا ہی سرنگ لگی
سرو	مذکر	مومن	دل مین اتنا تو سمایا ہی کہ جل جاتا ہون	سرو نوخیز جو انگشت نما ہوتا ہی
سرو چراغان	مذکر	آتش	کیا بیان عالم زوال حسن خوبان کا کرون	روشنی جاتی رہی سرو چراغان رہ گیا
سرور	مذکر	مومن	ذرا ہو گرمی صحبت تو خاک کر دے چرخ	مرا سرور ہی گل خندۂ شرر کا سا
سڑک	مونث	ظفر	زلف کے کوچے سے بہتر ہی دلا مانگ کی راہ	اوس مین پیچ و خم ہین اک سیدھی سڑک جاتی ہی
سزا	مونث	مومن	قتل دشمن کا ہی ارادہ اوسے	یہ سزا اپنی جان نثاری کی
سطح	مذکر	وزیر	پرتو سے رخ کے چاندنی ہی سطح آب کا	ہی رشک ماہتاب ستارہ حباب کا
سفر	مذکر	آتش	جو ساتھ چلنا ہی آتش تو باندھیے کمر اپنی	سفر زیارت کعبے کو ہی ضرور ہمارا
سقف	مونث	ناسخ	اثر در کار ہی تو جا پہونچ عرش معلی تک	نہین سقف فلک اے نالۂ شبگیر لوہے کی
سگ	مذکر	آتش	اے ہما منہ نہ لگانا تو مری ہڈی کو	سگ دیوانہ مجھے کاٹ کے مر جاتا ہی

لفظ	جنس	استاد	نظیر: شعر	
سل	مونث	اسیر	کیسے یہ وار تھکے دست و بازوئے قاتل	ٹلی نہ سل مرے سینے سے سخت جانی کی
سل	مونث	رند	یہ ہین تینون بیماریان جان گسل	محبت ہوئی دق ہوئی سل ہوئی
سلاخ	مونث	ظفر	بھری ہی آہ کی خون دل و جگر مین سلاخ	کہ لال کی ہی کوئی آتش سقر مین سلاخ
سلاسل	مونث	اسیر	بڑھ کے آئی ہی ادھر کاکل لیلی شاید	پاے مجنون مین سلاسل کبھی ایسی تو نہ تھی
سلام	مذکر	مومن	زمانہ مہدی موعود کا پایا اگر مومن	تو سب سے پہلے تو کہیو سلام پاک حضرت کا
سلک	مذکر	ناسخ	خجلت دندان جانان سے گہر ہی آب آب	سلک گوہر اپنے مژگان کی طرح تر ہو گیا
سلک	مونث	صبا	اون کی تبسمی جو یاد آتی ہی تو کہتے ہین ہم	کیا ہوا مدت سے وہ سلک گہر ملتی نہین
سم	مذکر	آتش	دنیا مین نیک سے ہی فزون بد کا امتیاز	کیا کیا گران نہ شہد قیمت مین سم ہوا
سم	مذکر	اختر	آہوے چین ہیں ہون آنکھون سے تیری شہ سوار	چوکڑی وحشت مین بھولیں گر سم توسن ترا
سمان	مذکر	ناسخ	صدیون سینہ کوبی مین ہے ہمارے نہ گیر گردن کی	سماہے دف زنی مین جیسے آواز جلاجل کا
سمجھ	مونث	ظفر	وہ اولٹی کا ہے کو سمجھے ہماری سیدھی بات	جو اوس پری کی سمجھ ہو نہ ایسے ہی اوندی
سمرن	مونث	رند	نہ دلا یاد او تسلسل اشک	سمرن یار کی کلائی کی
سمند	مذکر	وزیر	زبان شمع سے نکلے صدائے بسم اللہ	چراغ پا جو کسی شب ترا سمند ہوا
سمندر	مذکر	ظفر	جو وقت جوش گریہ دیدۂ تر جوش کھاتا ہی	تو بل بے جوش گویا اک سمندر جوش کھاتا ہی
سمندر	مذکر	ناسخ	کب ہین ہمارے سینۂ سوزان مین لخت دل	آتش کدے مین ہین یہ سمندر بھرے ہوے
سن	مذکر	اسیر	اوٹھ کے کوچے سے تمہارے کون جائے سوے خلد	آپ کل بارہ برس کے سن پہ نادیدہ حور کا
سنان	مونث	رند	کون سے دل کو نہ تھی لاگ تری مژگان سے	کس کے سینے سے مری جان سنان پار نہ تھی

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
سنبل	مذکر	وزیر	سنبل گلشن مین کہہ رہا ہی	یکتا ہی وہ زلف کو دوتا ہی*
سنگ	مذکر	رند	لرزا یہ اضطراب سے میرے مزار	جو سنگ لوح اپنی جگہہ سے سرک گیا
سواد	مذکر	آتش	پونہچا دیا عدم شب تار فراق نے	دکھلا دیا سواد ہمارے دیار نے
سوال	مذکر	گویا	مانگون خدا سے عشق بشیر و نذیر کا	رد کب کرے کریم سوال اک فقیر کا
سوانگ	مذکر	صبا	جلسے میلے مین وہ مہ اورون کے ساتھ	سوانگ دیکھو گردش افلاک کے
سوت	مونث	ناسخ	رہتے ہین عشق و فن مین شک آنکھون سے روان	دیکھنا پھوٹی ہی سوت آکر کہان اس جان کی
سود	مذکر	غالب	تھا خواب مین خیال کو تجھ سے معاملہ	جب آنکھ کھل گئی نہ زیان تھا نہ سود تھا
سورج گہن	مذکر	اسیر	رخصت ہوا وہ مہر تو تا شام صبح سے	اپنے سیاہ خانے مین سورج گہن رہا
سوز	مذکر	آتش	فغان و آہ سے ہی سوز دل عیان ہوتا	دلیل آگ کے ہونے کی ہی دھوان ہوتا
سوزن	مونث	آتش	فصل گل باقی ہی کر لونگا گریبان پھر چاک	آئے دو سوزن اگر بہر رفو آتی ہی*
سوغات	مونث	آتش	اے نسیم سحری بہر اسیران قفس	تحفہ تر نکہت گل سے کوئی سوغات بھی
سوفار	مذکر	ظفر	جب استخوان سے یہ سوفار تیر کا ٹھہرا	تو مرغ تیر ترا طائر ہما ٹھہرا
سوگ	مذکر	مومن	کچھ غم نہ کرین یہ لوگ اوس کا	دو دن بھی رکھین نہ سوگ اوس کا
سوگند	مونث	اسیر	احسان نہ اوٹھیگا ناکسون کا	سوگند ہجوم سب لے کسی کی
سوم	مذکر	اسیر	عاشق کا سوگ چاہیے زینت نہ کیجیے	چہلم تو کیا سوم بھی ابھی تو نہین ہوا
سوہان	مذکر	ظفر	ٹوٹتی دست جنون سے گر نہین زنجیر پا	تو مری قسمت سے کیا سوہان بھی جاتا رہا
سہو	مذکر	رند	لکھہ دیتا وصل ہجر کی جا سر نوشت مین	اتنا نہ سہو کاتب تقدیر سے ہوا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
سیب	مذکر	ناسخ	نہ کبھی مرگ سے یوسف کو پہونچتا آسیب	پاس اوس کے جو ترا سیب زنخدان ہوتا
سیر	مونث	مومن	مومن آؤ تمھین بھی دکھلادون	سیر بت خانے مین خدائی کی
سیل	مذکر	ناسخ	نہیں مے خواری کرے جس دم وہ محبوب خدا	سیل مے ہو کیون نہ ہادم خانۂ خمار کا
سیل	مونث	سالک	کہتے تو کہتا مین اونھین جا تم یہ کیا کہون	اک سیل بہ گئی عرق انفعال کی
سیلاب	مذکر	ناسخ	میرے اشکون کا فلک پر موج زن سیلاب تھا	ہالۂ مہ کی جگہہ شب حلقۂ گرداب تھا
سیماب	مذکر	ناسخ	رات ایسا انتظار یار مین بیتاب تھا	بستر گل پر نہ تھا مین آگ پر سیماب تھا
سیمرغ	مذکر	اسیر	ڈرتے ہین تری ناوک مژگان سے یہ طائر	سیمرغ تلک قاف سے باہر نہین آتا
سینک	مونث	اسیر	ساقی کی عطا مین کوئی کیا شاخ نکالے	گاڑھی ہے چھنی بھنگ کہ سینک اوسمین کھڑی ہے
			باب شین معجمہ	
شاخ	مونث	وزیر	ترے سر کے دنبالے پہ جس نے آنکھ ڈالی ہے	تو پھر شاخ غزالان مین بھی شاخ اوس نے نکالی ہے
شاخ	مونث	رند	سرکشی کی گلشن ہستی مین چلتی ہے ہوا	اس چمن مین جھک کے شاخ بارور ملتی نہین
شام	مونث	آتش	خط کا آغاز ہوا اوس رخ نورانی پر	چل بسی صبح وطن شام غریبان آئی
شان	مونث	مومن	ہنسو تم تو مرے حال پر مین ہون وہ ذلیل	کہ جس کی ذلت و خواری سے تم کو شان لگی
شاہ باز	مذکر	آتش	تونے زلفون کو اولجھ پڑنے سے منڈوایا جو یار	شاہ باز حسن بے بازو نظر آیا مجھے
شاہین	مذکر	صبا	وہ رد خلائق تھے ہم اعمال جو تولے	اوڑتا ہوا شاہین ترازو نظر آیا
شب	مونث	مومن	بلا اوس سیہ روز کو بزم مین	شب عیش اے مہ جبین ہو چکی
شبخون	مذکر	مومن	جان و دل پر لشکر آرائی تھی جو شب یاس کی	مفت اس بلوے مین شبخون تمنا ہو گیا

لغات	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
شب دیز	مذکر	ناسخ	کوڑے نالو نکے لگاتا ہون قدم اوٹھتے نہین	کیا ہی شب دیز شب فرقت بھی اڑیل ہو گیا
شبنم	مونث	امانت	ٹھنڈھی سانسین تھین جو طالع پہ نگہ جاتی تھی	اوس پڑ جاتی تھی شبنم جو نظر آتی تھی
شبنم	مونث	رند	روے رنگین عرق فشان ہی	شبنم گل سے ٹپک رہی ہی
شبہ	مذکر	ناسخ	شکل اوس کی ایسی ہی دیکھے گر پڑ جائے عکس	تا قیامت آئینے مین شبہ ہو تصویر کا
شبیہ	مونث	رند	چاند سورج کو تمھاری شکل سے نسبت ہی کیا	کچھ شبیہ او غیرت شمس و قمر ملتی نہین
شجر	مذکر	امانت	دل ہوا سر و گلستان کے نظارے سے نہال	شجر قامت دلدار مجھے یاد آیا
شر	مذکر	گویا	مین موا کون کریگا وہان شور	آپکے کوچے سے اب شر ہی گیا
شراب	مونث	رند	مے چھٹیگی مجھسے کیونکر مرے ہی میرا خمیر	مجھکو گھٹے مین پلائی ہی شراب انگور کی
شرار	مذکر	ناسخ	کبھی یہ قطرہ دیا تونے ساقیا مجھکو	ادھر نہ آتش مے کا کوئی شرار آیا
شربت	مذکر	آتش	بوسہ لب کا مزہ لے کے پیا ہی مین نے	حلق سے میرے ہی جب شربت عناب اوترا
شرح	مونث	آتش	لب جان بخش کے قریب وہ خط	شرح ہی متن زندگانی کی
شرر	مذکر	وزیر	سخت جانی سے جھڑین چنگاریان ہنگام ذبح	سنگ و آہن مل گئے پیدا شرر ہونے لگا
شرط	مونث	اسیر	کسب فن مین لگی ہی شرط استعداد کی	کب کھلین سحر سے آنکھین کور مادرزاد کی
شرم	مونث	غالب	کعبے کس منہ سے جاوگے غالب	شرم تم کو مگر نہین آتی
شست و شو	مونث	صبا	تن کو کیا دھوتا ہی دل کو پاک کر	اے نجس یہ شست و شو اچھی نہین
شطرنج	مونث	اسیر	جہان کو وضع جہان پائمال رکھتی ہی	نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہی
شعر	مذکر	آباد	سراپا کھنچ گیا نقشہ قلم سے روی جانان کا	مشابہ ہوگیا تصویر سے ہر شعر دیوان کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
شعور	مذکر	آتش	سمایا دیدۂ مشتاق مین وہ غیرت یوسف	پسند کس کو کیا واہ رے شعور ہمارا
شفا	مونث	صبا	اثر آتش سودا سے دوا جلتی ہی	تیرے بیمار کی صورت سے شفا جلتی ہی
شفتالو	مذکر	آتش	طفل کے مانند اوس پر رال ٹپکیگی مری	باغ عالم مین مجھے شفتالو لب یار کا
شفق	مونث	آتش	سرخی پان ہو لعل مسی لب یار پر	پھولے شفق و یا بدخشان کی شام مین
شک	مذکر	وزیر	گلے سے سرخی پان صورت مے جو نظر آئی	ہوا شک مے کشون کو گردن ساقی پہ مینا کا
شکار	مذکر	آتش	چھوا جو گیسوے عنبرین کو تو سانپ کیلا فسون گویا	لیا جو شبنم سیہ کا بوسہ شکار مین نے کیا ہرن کا
شکار	مذکر	ناسخ	لگا جو تیر ترا سینۂ مشبک مین	مین خوش ہوا کہ مرے دام مین شکار آیا
شکر	مذکر	مومن	اوس در پہ جو مین غبار ہوتا	شکر وہ شعلہ بار ہوتا
شکر	مونث	ناسخ	کیا لبا لب ہی ترے تنگ دہن مین شکر	دیکھیو مجھ کو بھی اے طفل حسین تھوڑی سی
شکل	مونث	اسیر	منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی	قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی
شکل و شمائل	مونث	اسیر	واہ کیا خوب جوانی مین نکالا جوبن	آپ کی شکل و شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی
شکم	مذکر	آتش	ساقی شراب سے ہے قصر فلک بھرا	شیشے کی طرح مے سے شکم حلق تک بھرا
شکن	مونث	اسیر	یہ شانۂ دل صد چاک نے کیا سیدھا	شکن ذرا بھی نہ اوس زلف عنبرین مین رہی
شگون	مذکر	ظفر	وہ آتے کب ہین مگر ہم نے اون کے آنے کا	شگون سن کے کچھ آواز زاغ لے تو لیا
شمار	مذکر	اسیر	بتاؤن کیا مرے سینے مین داغ کتنے ہین	نجوم چرخ کا کس سے شمار ہوتا ہی
شمشاد	مذکر	رند	سرو قد نے مرے کاٹا جو آسے خوب کیا	تازہ سا قد لیے کیون سامنے شمشاد آیا
شلک	مونث	اسیر	مے خانے مین جو قلقل مینا کی ہو صدا	گویا یہ عیدگاہ پر شلک ہے عید کی

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
شمشیر	مونث	ناسخ	برش کب تیغ ابرو کی ملی تیغ مہ نو کو	کہان شمشیر چاندی کی کہان شمشیر لوہے کی
شمع	مونث	اسیر	داغ اپنے دل صدچاک مین یون جلتا ہے	جس طرح شمع مزار شہدا جلتی ہے
شمیم	مونث	رند	شمیم گیسوے مشکین یار آہی گئی	تن عروس کی بو ایک بار آہی گئی
شور	مذکر	آباد	کیا اس کا عجب گر لب سوفار ہون نالان	ہے شور کمان دار کی نے دادگری کا
شوق	مذکر	رند	اے رند شوق جامہ دری پھر چمک گیا	پھر ہاتھ سے رفتہ رفتہ گریبان تلک گیا
شہاب	مذکر	امانت	چمن مین ذبح کیا بلبلون کو بے تقصیر	قباے گل مین مرے شوخ نے شہاب دیا
شہپر	مذکر	ناسخ	ذکر پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن	جھاڑ بھی سکتے نہین ہم کبھی شہپر اپنا
شہد	مذکر	ناسخ	تیرہ بختی سے مو دیون پر کرتی ہے نازل بلا	شہد لٹتا ہے شب تاریک مین زنبور کا
شی	مونث	اسیر	گل تھے بلبل کے لیے سرو تھے قمری کے لیے	کوئی شے گلشن ایجاد مین بیکار نہ تھی
شیر نیستان	مذکر	رند	رو بہ بستہ بھی اب کھل نہین سکتی ہم سے	باندھ لاتے تھے کبھی شیر نیستان جیتا
شیر	مذکر	اسیر	سگ دربان سے جو بچتا ہون مین اوس کے کوچے مین	شیر کوٹھے سے اوتر آتا ہے پرنالے کا
شیطان	مذکر	ظفر	تو نہ یان زلف کو اے دل نہ بس اتنا چڑھا	وہ بلا لاویگی گو شیطان اوس کو آ چڑھا
شین معجمہ	مذکر	اسیر	کس طرح توام لڑائی مین ہو فتح و شکست	شین ہے مفتوح بھی مکسور بھی شمشیر کا
شیون	مذکر	مومن	ہو گیا سنکر نوید وصل شادی مرگ مین	لب تک آتے زمزمہ آیا کہ شیون ہو گیا
			باب صاد مہملہ	
صاحب سلامت	مونث	ظفر	پاس گر رکھیے کسی کا پاس داری کیجیے	ورنہ رہنے دیجیے صاحب سلامت دور کی
صاد	مذکر	اختر	[illegible] ہے ہجر مین ہمین اتنا	وصل کا صاد با وصال رہا*

لغت	جنس	استاد	نظیر: شعر	
صاد	مونث	نسیم	صاد آنکھون کی دیکھ کر پیر کی	بینائی کے چہرے پر نظر کی
صبا	مونث	غالب	فشار تنگی خلوت سے بنتی ہی شبنم	صبا جو غنچے کے پردے مین جا نکلتی ہی
صبح	مونث	آتش	شب برات جو زلف سیاہ یار ہوئی	جبین سے صبح مہ عید آشکار ہوئی
صحن	مذکر	نسیم	بیٹھنے دیگی نہ کونے مین بھی وحشت مجھ کو	صبح کو زیر قدم صحن بیابان ہوگا
صدا	مونث	رند	گداز آتش غم نے کیا یہ جسم کا حال	جو استخوان کو بھی توڑو صدا نہین آتی
صراط	مونث	اسیر	رکھنا سمجھ سمجھ کے قدم چاہیے یہان	دنیا نہین صراط ہی یوم الورود کی
صریر	مونث	اسیر	اسیر اوس کے خرام ناز کے مضمون مین لکھتا ہون	صریر کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہی
صف	مونث	وزیر	جس پر نگاہ کی اوسے بس مار ہی رکھا	جنبش جو دی مژہ کو تو اک صف اولٹ گئی
صفا	مونث	اسیر	دیدۂ دل سے نظر کی رخ جانان آئینہ	چشم موسی سے صفائے ید بیضا دیکھی
صلح	مونث	مومن	پھر کوئی ملنے کی طرح نہ ہوئی	صلح اب کے کسی طرح نہوئی
صل علی	مذکر	امانت	جس نے نظارہ کیا صل علی یاد آیا	تیرے حصے مین صنم حسن خدا داد آیا
صندل	مذکر	نسیم	پریون نے کشان کشان نکالا	صندل آتش کدے مین ڈالا
صندوق	مذکر	اسیر	اوٹھاتے نجد مین جس دھوم سے ہم قیس کا مردہ	اگر صندوق ملجاتا کہین لیلی کی محمل کا
صنم	مذکر	ناسخ	جس نے دیکھا تجھ کو عریان وہ بھی کہنے لگا	خوب آذر نے بنایا ہی صنم بلور کا
صنوبر	مذکر	ناسخ	محبت گلشن عالم مین جنسیت سے لازم ہی	نہ کیون اوس سرو پر عاشق صنوبر ہو مرے دل کا
صوف	مذکر	اسیر	روشنائی سے قلم جب وصف گیسو ہو گیا	مشک نافہ سے زیادہ صوف خوشبو ہو گیا
صوم و صلوۃ	مونث	اختر	جبین ہو سجدے کی جا اور تن ہو سجادہ	خیال یار مین صوم و صلوۃ اتنی ہی

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
صہبا	مونث	آتش	خون دل آنکھون مین اس طرح سے بھر آتا ہی	جام مین جیسے کہ صہبا سبو آتی ہی
صید	مذکر	مومن	ہون غم ان گرفتہ یار و شفاعت سے فائدہ	صید اجل کسے نے چھڑایا نہین ہنوز
			باب ضاد معجمہ	
ضد	مونث	مومن	مبتلاے شب فراق ہوے	ضد سے ہم تیرہ روزگاری کی
ضرب	مونث	رند	دل جگر دونون ہی مشتاق ہین اوس خنجر کے	سینے پر کھاؤنگا جو ضرب دو دستی ہوگی
ضریح	مونث	ناسخ	نظر آئی ضریح تربت شبیر لوہے کی	زیادہ سیم و زر سے ہوگئی توقیر لوہے کی
ضیا	مونث	نسیم	خورشید مین یہ ضیا کرن کی +	ہی مہر گیا اوسی چمن کی +
			باب طای مہملہ	
طاس	مذکر	ظفر	خورشید جو چھپا تو یہ آیا نشے مین شوخ	سونے کا وہ فلک نے کہان طاس کھو دیا
طاق	مذکر	اسیر	دے مارا ہی سر زور سے جب ہجر مین مین نے	دیوار مین وزن نہ سہی طاق ہوا ہی
طاؤس	مذکر	صبا	تقلید بن پڑی نہ تمھارے خرام کی	طاؤس لڑکھڑا کے گلستان مین بہکیا
طائر	مذکر	ناسخ	اوس پر آفت نہین منہ سے خدا ہی جسکا	طائر قبلہ نما کا ہی کو بسمل ہوگا
طبع	مونث	وزیر	سب ہے ہوا اوڑنے لگا مشت غبار	طبع اپنی خاک کی بادی ہوئی
طبق	مذکر	سحر	جنون مین بھوکھہ لگی جب کبھی تو سہا نکی	طبق زمین کا اولٹ کر طباق مین کھایا
طرب	مونث	مومن	طالع مین نہین طرب ذرہ بھی	منحوس ہی زہرہ مشتری بھی
طرح	مونث	مومن	تم نے نئی طرح نکالی	معشوقی ہی آپ کی نرالی +
طرز	مونث	اسیر	زلف کے مانند کنگھی نے تری لی داد کی	طرز ہی شاگرد مین بھی ٹھیک ٹھیک استاد کی

لغات	جنس	استاد	نظیر — شعر	
طرف	مونث	مومن	نہ کی نے کریگا کسی کی طرف	وہ جس کی طرف حق اوسی کی طرف
طفل	مذکر	ناسخ	پیش غیر آتا نہین باہر رواق چشم سے	طفل شک اپنا جو نادان تھا بڑا دانا ہوا
طلب	مونث	ناسخ	آرزوے ساغری ہی بس اے ساقی مجھے	کب طلب ہی جام جم کی کاسۂ فغفور کی
طلسم	مذکر	آتش	مرغ چمن کے نالون سے ہی یہ صدا بلند	قابل ہی دید کے یہ طلسم آب و رنگ کا
طناب	مونث	ظفر	کون کہتا ہی کہ یہ نکلی ہی شب کو کہکشان	ہی مگر کوئی طناب اس خیمۂ افلاک کی
طور (طرح)	مذکر	آباد	خاتمہ تجھ پہ ہی اے یار جفا کاری کا	سیکھ لے تجھ سے کوئی طور دل آزاری کا
طوطی	مذکر	وزیر	صاف بندش ایسی ہی بیت آئینہ بنی	دیکھتے ہی اوس کو گویا طوطی مضمون ہوا
طوغ	مذکر	ظفر	شکوۂ عشق مین کام آئے دونون نالہ و آہ	کیا علم اوسے ہم نے تو اوس کو طوغ کیا
طوفان	مذکر	صبا	ہو گیا عالم بالا سے بھی بالا پانی	جب کہ طوفان مرے دیدۂ تر سے اوٹھا
طوق	مذکر	گویا	او پری پیکر مین دیوانہ ہون تیرے بال کا	طوق ہو میرے گلے مین حلقۂ خلخال کا
طول	مذکر	نسیم	حد نہین معلوم ہوتی پڑ چکے کیا کیا نظر	طول ہی زخمون کے دامن مین شب بیمار کا
طومار	مذکر	نسیم	اک عمر کا قصہ ہی برسون ہی کا جھگڑا ہی	سنتے وہ اسے کب تک طومار ہی دفتر کا
طی (قطع منازل)	مذکر	وزیر	کبھی دل مین کبھی آنکھون مین چلے دون ان حسینونکو	کہ ماہ و مہر کا ہی کام طی کرنا منازل کا
			باب ظای معجمہ	
ظفر	مونث	رند	لشکر اندوہ کے نرغے مین ہی تنہا یہ دل	فوج غم پر مرد غازی کو ظفر ملتی نہین
			باب عین مہملہ	
عار (ننگ)	مونث	نسیم	تم تو کب آتے تھے لیکن رگ بھی آئی نہین	آپ کی آزردگی سے ہم سے سب نے عار کی

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
عارض (رخ)	مذکر	وزیر	خط سے پنہان عارض رشک قمر ہونے لگا	رات اب بڑھنے لگی دن مختصر ہونے لگا
عالم	مذکر	نسیم	نہ کیونکر بلبلین چہکین پڑی فور گر سے یہ سرے	نسیم اب دامن گلچین مین عالم ہی گلستان کا
عالم	مذکر	رند	حسن کی دولت سے ہی تجھ مین صنم شان خدا	جس طرف تو ہوگا اک عالم ادھر ہو جائیگا
عالم	مذکر	آباد	گریان وہ ہین کہ بعد فنا بھی بر رنگ ابر	عالم ہی دوش باد پر اپنے غبار کا
عذاب	مذکر	مومن	تا سحر جان پہ عذاب رہا	ماہ کی طرح اضطراب رہا
عذار	مذکر	ناسخ	یاسمین دھوپ سے ہو گل سرخ	دیکھو آئینے مین عذار اپنا
عرش	مذکر	ناسخ	کیا بیان ہو رفعت قصر جلال مرتضی	عرش اعظم بھی برا سایبان پیدا ہوا
عرض	مونث	ناسخ	یہ کی عرض یا اشرف انبیا	کسی کا برا در کسی کو کیا
عسل	مذکر	آتش	مال موذی سے تنفر آدمی کو چاہیے	سونگھ کر سگ چھوڑ دیتا ہی عسل زنبور کا
عصا	مذکر	اسیر	زور بازوی جوان ہی آسرا ہر پیر کا	دیکھ لو دست کمان مین بھی عصا ہی تیر کا
عطا	مونث	آتش	عفو ہو جائینگے ہر چند کہ لاکھون ہین گناہ	یہ عطا تیری کرم کے قرین تھوڑی سی
عطر	مذکر	آتش	اللہ رے ہمارا تکلف شب وصال	روغن کے بدلے عطر جلایا گلاب کا
عقاب	مذکر	ناسخ	نہ ملیگا کبھی شکار یقین	گو عقاب گمان بلند ہوا
عقرب	مذکر	آتش	ایذا جو ہو اس خال و گیسو سے تعجب ہی	وہ افعی بے دندان ہی نیش یہ عقرب کا
عقل	مونث	آتش	زلفون کی طرح تا کمر یار پہونچتی	اے کاش سیاہ ہوتی یہ عقل بشر اپنی
عقیق	مذکر	آتش	آویزہ تیرے گوش کا ہو اس مہ یہ	کیا کیا عقیق کان یمن سے نکل گیا
عکس	مذکر	نسیم	آسمان پر جو یہ شفق پھولی نظر آنے لگی	عکس جا پہونچا تمہارے دامن گلنار کا

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
علاج	مذکر	ظفر	جب تک وہ خفا مجھ سے ہین سن لو طبیبو	کچھ میرا علاج خفقان ہو نہین سکتا
علم	مذکر	اسیر	عشق عباس کو تھا شاہ شہیدان سے اسیر	اسی لیے تعزیہ کے ساتھ علم ہوتا ہے
عمر سن و سال	مونث	آتش	شب ہجران کی درازی کا گلہ کیا کیجیے	خضر کی عمر بھی دو چار گھڑی گھٹتی ہے
عنان	مونث	ظفر	بلا سے خاک ہو برباد سارے خاکسارونکی	سمند ناز کی اوس کے عنان پھیری نہین جاتی
عنایات	مونث	رند	کیا تعجب ہے جو دو جام دئیے سب سے سوا	کب سے مر جان ہے ساقی کی عنایات تھی
عنبر	مذکر	آتش	فی الحقیقت تری زلفونکی جو ہوتی خوشبو	مشک ملتا نہ کسی کو نہ تو عنبر ملتا
عندلیب	مذکر	اسیر	طبع اپنی بلبل باغ معانی ہے اسیر	ہر چمن مین عندلیب خوش بیان ہوتا نہین
عندلیب	مونث	رند	کئی دن سے ہے گھات مین صیاد	عندلیب آج کل مین پھنستی ہے
عنقا	مذکر	امانت	عنقائے وصل تھا نہ ابھی دام مین پھنسا	مرغ سحر کی آنے لگی دور سے صدا
عنوان	مذکر	ظفر	بھیجتے تھے خط ہمین پہلے وہ جس عنوان سے	اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
عہد	مذکر	ناسخ	کوئی دم پیری بھی اپنی ہے بسان صبحدم	مثل شب عہد شباب آنکھوں سے پنہان ہو گیا
عیار	مذکر	غالب	سکۂ شہ کا ہوا ہے روشناس	اب عیار آبروے زر کھلا
عیب	مذکر	مومن	تجھ سے لے نام ننگ کو کیا عیب	دل لگا کر ہمین لگایا عیب
عید	مونث	رند	زمانہ ہو غمگین بلا سے تری	ترے گھر مین تو عید قاتل ہوئی
عیش	مذکر	سالک	یون ہی دل غم سے اگر ہجر مین گرم ہوگا	وصل مین عیش مجھے خاک میسر ہوگا
عینک	مونث	اسیر	کیا تکلف ہے اگر مہر لگایا آنکھین	اے [illegible] سیاہ قطع نظر ملتی نہین

لغات	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
			باب غین معجمہ	
غبار (کینہ)	مذکر	وزیر	بے چلے ٹھکرا کے میری تربت کو	خاک سے بھی مری غبار رہا
غبار (خاک)	مذکر	آباد	بے سبب گردش نہین اس چرخ کی لے شاہ ماہ	کچھ غبار عاشق سرگشتہ شامل ہو گیا
غذا	مونث	آتش	غم بہت کھلوا نہ مجھ گریان کو اے ہجر یار	خوف بد ہضمی کا رکھتی ہی غذا برسات کی
غرض	مونث	نسیم	گل کی وہ غرض جتائی اوسکو	رخصت کی طلب سنائی اوس کو
غزال	مذکر	آتش	رتبے کو تیرے حسن کے سبک ہو کے ہر غزال	دیوانہ ہو کے دشت ختن سے نکل گیا
غزل	مونث	رند	رندانہ کلام اپنا پسند آتا ہی اے رند	اکثر غزلین پڑھتے ہین آزاد ہماری
غسل	مذکر	آتش	نہین ہم سا گنہگار اے فلک کوئی زمانہ مین	ہمارے مردے کو درکار ہی غسل آب آہن کا
غش	مذکر	آتش	حسن کا جلوہ بھی کم برق تجلی سے نہین	چشم موسیٰ سے جو دیکھیگا اوسے غش آئیگا
غُل (شور و غوغا)	مذکر	مومن	مری فریاد سن کہتا ہی اسرافیل حیرت سے	قیامت آگئی کیون کر یہ غل کیسا زمین پر ہی
غل (طوق)	مذکر	آباد	اوڑ گئی زنجیر ٹکڑے ہو کے سب غل ہو گیا	تیری طاقت کا اسیر دشت جنون غل ہو گیا
غلاف	مذکر	آباد	نئی تشبیہ ہی مہتاب کو ہم کہتے ہین تکیا	ہی غلاف آپکے گل تکیے کا میلا اوترا
غم	مذکر	غالب	غم اگرچہ جان گسل ہی پہ کہاں بچین کہ دل ہی	غم عشق گر نہ ہوتا غم روزگار ہوتا
غور	مونث	رند	ڈالی ہی پیپ کلیجون مین غم فرقت نے	غور کرتے ہو تو کر لو جگر افگار ونکی
غول (بیابانی)	مذکر	آتش	میری وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اوسے	آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان لے گیا
			باب فا	
فاتحہ	مذکر	نسیم	مذاق خدمت صیاد مدت مین ملا ہم کو	مبارک ہو قفس اب فاتحہ پڑھیے رہائی کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
فاختہ	مونث	صبا	کنار جو جو اونھین خرامش ایسا ہوئی	تو سرو سے خجل ہوا فاختہ کباب ہوئی
فتح	مونث	اسیر	ٹوٹا جو دل تو ہاتھ لگی مجھکو زلف یار	بعد شکست فتح من اللہ ہوگئی
فتح و ظفر	مونث	صبا	آدمی چاہے تو دیو آسمان کو مارلے	نفس سے کشتی مگر فتح و ظفر ملتی نہین
فراغ	مذکر	ظفر	سوائے کنج قناعت ظفر بشر کیلیے	کہین جہان مین ہرگز فراغ ہوا پیدا
فرد	مونث	اسیر	محشر مین موج زن جو نسیم کرم ہوئی	اوڑتی پھریگی فرد ہمارے حساب کی
فرزند	مذکر	نسیم	خالق نے دیے تھے چار فرزند	دانا عاقل ذکی خردمند
فرس	مذکر	آباد	فرق آتا ہی نہین رخش زمان کی چال مین	یہ فرس محتاج ہی کس دم بھلا مہمیز کا
فرش	مذکر	آتش	مسند شاہی کی حسرت ہم فقیرونکو نہین	فرش ہی گھر مین ہمارے چادر مہتاب کا
فرض	مذکر	آتش	گنہگار ہین محراب تیغ کے ساجد	جھکا یا سر تو ادا فرض پنجگانہ ہوا
فرض	مذکر	فگار	ترک اوس کوچے مین جانا نہ مرا ہوویگا	زاہدو فرض نہین ہی کہ قضا ہوویگا
فرع	مونث	اسیر	نخل ہستی سے نمودار ہی قدرت تیری	اصل وحدت ہی تری فرع ہی کثرت تیری
فرمان	مذکر	آتش	کون سے دل مین نہین یار تری عشق کا نقش	کس قلمرو مین شہ حسن کا فرمان گیا
فروغ	مذکر	ناسخ	فروغ کواکب دو چندان ہوا	ہر اک ساکن مکہ حیران ہوا
فریاد	مونث	رند	تھرائینگے او چرخ فرشتے ترے سنکر	تا عرش جو پہونچی کبھی فریاد ہماری
فریب	مذکر	غالب	ملک کے وارث کو دیکھا خلق نے	اب فریب طغرل و سنجر کھلا
فسون	مذکر	رند	کیا ہوا اسے بت کافر وہ تری چشم کا سحر	کیا فسون بھول گئی نرگس جادو اپنا
فشار	مذکر	اسیر	بعد فنا بھی ظالم فلک سے نہین نجات	کس مردے پہ فشار نہ زیر زمین ہوا

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر — شعر	
فصد	مونث	اسیر	راز ہوتا ہی جو افشان مجھے ہوتا ہی ملال	خون روتا ہون لہو فصد اگر دیتی ہی
فصد	مونث	ظفر	کیا تماشا ہی رگ لیلی مین ڈوبا نشتر	فصد مجنون باعث جوش محبت کھل گئی
فصل	مونث	آتش	ڈھونڈھین اپنے لیے معشوق کوئی گرما گرم	فکر پہلو کی کرین فصل زمستان آئی
فضا	مونث	صبا	اپنی نظرون مین سب اندھیر ہی بے جام شراب	دیکھون آنکھون سے ساقی مین فضا ساون کی
فکر	مذکر	اسیر	قرار آہی گیا غم مین جی سنبھل ہی گیا	گئے وہ دن کہ جو تھا فکر جان جانے کا
فکر	مونث	اسیر	فکر ہی اون کو متاع حسن کے نیلام کی	سیر ہو چھوٹے اگر بولی ہمارے نام کی
فلک	مذکر	امانت	ہوگیا حسرت پرواز مین دل سو ٹکڑے	ہم نے دیکھا جو قفس کو تو فلک یاد آیا
فن	مذکر	آتش	مفسدے جو کہ ہون اوس چشم سیہ سے کم ہین	فتنہ پردازی جسے کہتے ہین فن ہی کس کا
فنا	مونث	ظفر	جب کوئی کہتا ہی ہستی کو کہ ہستی خواب ہی	اوس کی غفلت پہ فنا اوس وقت ہستی خوب ہی
فندق	مونث	رند	کیون لبھاتی ہی مرے دل کو تو او فندق یار	کیون جہان مین مجھے انگشت نما کرتی ہی
فوج	مونث	صبا	نہ جاے امن مرے دل کو سمجھے لشکر غم	شکست پائیگی جو فوج قلعہ بند ہوئی
فولاد	مذکر	آتش	سختی ہجر یار سے دل مین ہوا جو درد	مومی ہماری آہ سے فولاد ہو گیا
فیر	مونث	ظفر	عاشق کو جو دکھائی فرنگی نے فیر توپ	پایا نہ کچھ وہ کہنے کہ بس فیر ہو چکی
			باب قاف	
قابو	مذکر	رند	ہائے قسمت کیا حضر آئینے نے روئے نگار	شانے نے کرلیا اوس زلف پہ قابو اپنا
قامت	مذکر	دبیر	تڑپا جو شہ کے ہاتھون پہ قامت سکینہ گیا	ٹوپی گری زمین پہ منکا ڈھلک گیا
قانون	مذکر	اسیر	کسی کو حکم خدا و رسول یاد نہین	زبان پہ خلق کے قانون ہی فرنگی کا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
قبا	مونث	اسیر	بالیدہ تیرے آنے سے ایسا ہوا بدن	گل کی قبا ہزار جگہ سے نکل گئی
قبر	مونث	اسیر	ہو وہ کبھی کوئی روز جو زائر کمین اسیر	لو کربلا مین قبر مظفر علی بنی
قحط	مذکر	رند	یاد ایام کہ معشوقون مین بھی تھین لطف تین	قحط اپنے عہد مین مہر و وفا کا ہو گیا
قد	مذکر	رند	ہنستے ہنستے دل لگی کے واسطے ناپا جو آج	سرو کا قد اوس سہی قامت کے تا شانہ ہوا
قدح	مذکر	مومن	اوس نے جو دل کو منہ نہ لگایا دو نیم ہے	یہ جام جسم ہوا قدح مل نہ ہو سکا
قدر	مونث	رند	لب شیرین سے ترش ہو کے کہے تلخ کلام	قدر سرکار نے کی خوب نمک خوارون کی
قدم	مذکر	صبا	عازم دشت جنون ہو مین گھر سے اوٹھا	پھر بہار آئی قدم پھیر نے سر سے اوٹھا
قرآن	مذکر	وزیر	ہاتھ جو بیٹھنگے سبھی کبر و مسلمان میرے	ایک مین دست صنم ایک مین قرآن ہو گا
قرص	مذکر	آباد	سرد ہو جلوہ جو دیکھے عارض پر نور کا	مہر تابان قرص بن جائے وہین کافور کا
قرض	مذکر	مومن	ہم قرض یہ نقد دل اوسے دیتے ہین مومن	جس نے نہ کبھی آج تلک لے کے دیا قرض
قرطاس	مذکر	اسیر	رنگ اوڑا یہ سامنے اوس گل کے رعب حسن سے	سادہ ہے قرطاس مانی کی تصویر کا
قسم	مونث	ناسخ	تلوار کچھ نہین ترے ابرو کے سامنے	باور نہ ہو تو کھاؤن قسم ذوالفقار کی
قصد	مذکر	اسیر	فرہاد یہ پیغام نہین کوہ کنی کا	شیرین نے کیا قصد تری سر شکنی کا
قصر	مذکر	ناسخ	کچھ سمجھ کر ناتوانی نے کیا ہے خم مجھے	قصر تن میرا بنا ہے جب سے بے محراب تھا
قضا	مونث	صبا	عشق نے اب تو کیا اور ہی عالم پیدا	زندگی تنگ ہے صورت سے قضا جلتی ہے
قضا	مونث	آتش	روتے روتے مر گیا اک برق وش کی یاد مین	قسمت آتش مین لکھی تھی قضا برسات کی
قطب	مذکر	اسیر	ہر ذرہ گردون کا کبھی ساتھ نہ دے گوشہ نشین	مہر و مہ لاکھ پھرین قطب کہان پھرتا ہے

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
قفس	مذکر	رند	فصل گل اوٹھتا ہی کب مجھ سے ستم صیاد کا	توڑ ڈالونگا اگر ہوگا قفس فولاد کا
قفل	مذکر	آباد	دہن کا لینکے بوسہ لب تک آ لینے دو گیسو کو	اندھیری رات مین توڑینگے قفل اس گنج پنہان کا
قُلقُل	مذکر	ناسخ	وصل کے ایام مین وہ شور قلقل ہو گیا	اب تو ساقی کی جدائی مین مراقل ہو گیا
قلق	مذکر	مومن	سنے وجہ کہان یہ ماجرا ہے	یون بھی یہ قلق کہین ہوا ہے
قلقل	مونث	امانت	ہجر مین ہم کو قلقل مینا	صورت گریہ در گلو ہو گی
قلم	مذکر	ناسخ	وصف ابرو بعد مژگان کے جو مین لکھنے لگا	تیر سا سیدھا قلم مثل کمان خم ہو گیا
قلم	مونث	ظفر	ظفر جو خوف سے تیرا نہ کانپتا یہ ہاتھ	قلم تری دم تحریر ہلکی تھی کیون
قلمرو	مذکر	آتش	اللہ کے کرم سے بتون کو کیا مطیع	زیر نگین قلمرو ہندوستان ہوا
قلمرو	مونث	آتش	چند پریان بھی کرون مثل سلیمان تسخیر	یہ قلمرو بھی رہے زیر نگین تھوڑی سی
قُلیا	مونث	اسیر	کہکے بسم اللہ جب اوس طفل نے مصحف پڑھا	ہو گیا بسمل معلم ختم قلیا ہو گئی
قمر	مذکر	ناسخ	قمر ہی کیا ترے آگے محاق مین آیا	کہ آفتاب بھی تو احتراق مین آیا
قنات	مونث	اسیر	نہین جو مائل سیر جہان وہ پردہ نشین	تو کیون فلک کی مشبک قنات اتنی ہے
قند	مذکر	نسیم	اب وہ مزہ نہین لب شیرین کے قند مین	چوسا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسید کا
قندیل	مونث	اسیر	ہمارے کعبۂ دل مین چراغ داغ روشن تھا	نہ تھی قندیل محراب فلک مین ماہ کامل کی
قوام	مذکر	نسیم	بوسون سے غیر کے لب شیرین ہوے ہین تلخ	بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا
قید	مونث	اسیر	اوٹھ اوٹھ کے بیٹھنے کی کہان تاب ہے اسے	قیدین نماز مین ہین قیام و قعود کی

لغت	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
			باب کاف عربی	
کاجل	مذکر	ناسخ	ہجر جانان مین نہین ظلمت سے کم نور سحر	دیدۂ سیارہ و ثابت مین کاجل ہوگیا
کاٹ	مذکر	اسیر	بے یار چمن مین صفت گل ہون جگر چاک	شبنم مین مگر کاٹ ہے ہیرے کی کنی کا
کار	مذکر	نسیم	صلح کی امید پھر کل پر گئی	سہل ہوکر کار مشکل رہ گیا
کاروان	مذکر	ناسخ	جس جگہ ہے حسن عزا قدردان پیدا ہوا	چاہ مین یوسف گرا تو کاروان پیدا ہوا
کاروبار	مذکر	مومن	بیکاری امید سے فرصت ہے رات دن	وہ کاروبار حسرت و حرمان نہین رہا
کاغذ	مذکر	مومن	نامہ رونے مین جو لکھا تو یہ بھیگا کاغذ	کہ بنا ہم گہر صفحۂ دریا کاغذ
کافور	مذکر	ناسخ	زیست بھر سوجھا نہ مجھ کو چارۂ سودائے عشق	بارے کافور جنون ملا اب داغ کو مرہم ہوا
کاکل	مونث	وزیر	کاکل جو اوس کے شعلۂ رخ سے لگ گئی	کالی گھٹا مین صاف یہ بجلی چمک گئی
کال	مذکر	اسیر	ابر میرے مژۂ تر کا نہ برسا جس سال	خاک کھیتون مین اوڑی قحط پڑا کال ہوا
کالبد	مذکر	ناسخ	شگفتہ مثل گل ہر فصل گل مین داغ ہوتے ہین	بنا ہے کیا ہمارا کالبد خاک گلستان کا
کام	مذکر	اختر	منہ پھر گیا رقیبون کا شیرینی ہائے سے	کس درجہ تلخ کام ہوا ہے نبات کا
کام	مذکر	اسیر	مفلسی مفلس کی منعم کی بجا ہے منعمی	مصلحت سے کب کوئی خالی ہے کام اُنکا
کام	مذکر	مومن	کام دل رنج و بلا کو سونپا	تم کو لو ہم نے خدا کو سونپا
کان	مذکر	مومن	بھر دئے کان اوس سراپا ناز کے	ناک منہ مین تفرقہ انداز کے
کاہ	مونث	آتش	وہ کوہ ہون مین کاہ ہے گران جس کو	وہ کاہ ہون مگر کوہ پر جو بار ہوئی
کائنات	مونث	اسیر	مآل کار ہے دو گز زمین کفن دس گز	بڑی بساط نہین کائنات اتنی ہے

لغت	جنس	استاد	نظیر — شعر	
کائنات	مونث	رند	رونا اگر یہی ہی تو طوفان آئے گا	اشکون مین کائنات بھر گئی یہی ہی
کباب	مذکر	اسیر	وہ بخپتہ کار ہون ساقی کہ کچھ مزہ نہ ملا	جلا دل اور جو لب تک کباب جام آیا
کبک	مذکر	آتش	چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹھکیلی کی چال	پاؤن مین موچ آئیگی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا
کبوتر	مذکر	ناسخ	مرغ دل تب سے آپ کا ہی صید	جب کبوتر اوڑاتے تھے پر کا
کتاب	مونث	آتش	حجت ہی بہر مذہب عشق ایک ایک داغ	سینہ مرا کتاب ہی علم الکلام کی
کٹار	مذکر	گویا	خون بہا اوس سے مانگیے تو کہے	کوڑی رکھتا نہین کٹار اپنا
کدو	مذکر	وزیر	سما گئے مرے سینے مین مثل دل شیشے	تمھارے مقسبو ہاتھ کیا کدو آیا
کرامات	مونث	اسیر	جام اگر ٹوٹ گیا کون کرامات گئی	خیر خم کی ہے ساقی تری خیرات گئی
کرامات	مونث	رند	فخر کرتا تھا عبث کوہ کنی پر فرہاد	معجزہ عشق کا تھا اوس کی کرامات تھی
کربلا	مونث	رند	مرتے تھے یون تشنۂ دیدار آن کر	قاتل گلی تھی آگے تری کربلا نہ تھی
کرگدن	مذکر	ناسخ	کرگدن کا بھی ذرا حوصلہ دیکھے کوئی	اپنے قاتل کو پس از مرگ سپر دیتا ہی
کرن	مونث	ناسخ	چمکی چمک رہی ہی زیادہ ستارون سے	پاپوش مین لگاؤ کرن آفتاب کی
کروٹ	مونث	ظفر	ترے بیمار کا یہ حال ہی اب ناتوانی سے	کہ کروٹ اے مسیحا زمان پھیری نہین جاتی
کڑک	مونث	ظفر	کان مین جب مرے نالے کی کڑک جاتی ہی	ابر مین عد کی چھاتی سی دھڑک جاتی ہی
کشت	مونث	اسیر	آب و تاب تیغ نے دل کی بشارت خون آشنین	کشت دہقان مل کے رو بیل نے برباد کی
کشف اللغات	مونث	اسیر	جلد تن سے کھلے غوامض روح	یہی کشف اللغات اپنی ہی
کف	مذکر	اختر	یہین اعجاز کیا واہ مسیحا جہان	ید بیضا تو ہمارا کف گلگون ترا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
کف پا	مذکر	آتش	کیا چمک کر نکلا تھا صوت حنا یار سے	سامنے خورشید کے اوس نے کف پا کر دیا
کف پا	مونث	مومن	آج ہم رنگ حنا ہی گریہ	مل دون آنکھین کف پا سے تیری
کفک	مونث	ظفر	ہی ناف کوئی گرداب بلا اور اوس پر زیر ناف ہیں صاف	ہی سلسلۂ علم میں شمع ضیا پاؤن کی کفک پر پسی ہی
کفن	مذکر	ناسخ	دے دوپٹہ تو اپنا ململ کا	ناتوان ہون کفن بھی ہو ہلکا
کل	مونث	ظفر	آدمی کہتے ہین جس کو ایک پتلا کل کا ہی	پھر کہان کل اوس کو گر کل ہو ذرا بگڑی ہوئی
کل	مونث	امانت	نہ پونہچا آپ کو ساعد چھپا کر یا پین غیرون کے	کلائی ہاتھ مین لیکر مرے دل کو کل آئی ہی
کلام	مذکر	اسیر	نے زبان و لبے ہین ہی نطق کلام اللہ کا	سب کلامون سے ہی بالاتر کلام اللہ کا
کلک	مونث	صوفی	زندان سے جو ہوتی ہی رہائی	یون کلک بیان پر ہی آئی
کلہ	مونث	صبا	منعکس آتشی شیشہ ہو دلی پر جس کی	کلہ فقرہ تو ظل ہما جلتی ہی
کلید	مونث	اسیر	وہان یار کے مضمون چھینگے کیا ہم سے	زبان کلید ہی قفل در معانی کی
کمان	مونث	ناسخ	لاکھون ہی گوشہ گیر ونکے ابرو خون کیے	ہر چند یہ کمان ہی بے تیر آپ کی
کمر	مونث	ناسخ	اس قدر پتلی کمر ہی اوس پری رخسار کی	کہتے ہین بھبی سب او ہی تیر جستم ار کی
کمند	مونث	اسیر	ہزار کوس ہو محبوب دور کر آئے	عجیب جذب کمند خیال رکھتی ہی
کمل	مذکر	سحر	روح کو ہوتا ہی منعم کے دوشالے سے حجاب	میرا کمل مرے تابوت پہ ڈالا ہوتا
کمل	مذکر	ناسخ	اب جاڑے یون بسر کرتا ہون کوئی ریا مین	خاک کا بستر ہی کمل سایۂ دیوار کا
کمیت	مذکر	آتش	ترے فیل فلک رفعت سے تھے دبسکی وابستہ	کمیت خامہ مضمون سوار ہی بہت بگڑا
کمین	مونث	مومن	اے حلقۂ زلف دام داری ہی عبث	اے ناز و ادا کمین ہماری ہی عبث

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
کنار	مونث	مومن	خفقان الفتون سے ہم دم کی	طوق گردن کنار اب وعم کی
کُنج	مذکر	مومن	گور مین بھی جوش غم دل سے یہ نکلا ہاے	آپ ہی مین ہم نہین جب کنج تنہائی ملا
کنکر	مذکر	ظفر	کیا کہون کیسا وہ گھبراے ہین بیٹھے بیٹھے	مین نے شب مین جو اون کے کوئی کنکر پھینکا
کنوار چھل	مذکر	جان	کبھی نہ چھوٹون بھی کے آپ پوچھا کہ تیرے چھوکرے کا حال کیا ہے	یہی تھے اقرار تو نے جب دم کنوار چھل تھا مرا اوتا
کنوان	مذکر	آتش	ملاحت ذقن یار کا ہی ہر سو شور	عجیب لطف کا کھاری ہی یہ کنوان نکلا
کنول	مذکر	آتش	ہمیشہ جوش گریہ سے ہا پانی مین اے آتش	کبھی تازہ نہ لیکن اپنے اس دل کا کنول پایا
کوچ	مذکر	اسیر	یاران رفتہ سے کہو ٹھہرے ہوے چلین	اپنا بھی کوچ شام ہوا یا سحر ہوا
کودک	مذکر	ظفر	کودک اشک کو دیتا ہی جو تو گھر سے نکال	تو گلے میرے وہ آ دیدہ تر پڑتا ہی
کوک	مونث	سحر	فزون تیر سے کوک کویل کی ہی	نہ پوچھو جو حالت مرے دل کی ہی
کوکب	مذکر	اسیر	ہوگا داخل اور قارون کے خزانے مین درم	پست ایسا ہی اگر کوکب مری تقدیر کا
کولھو	مذکر	آتش	شیرینی اون لبون کی رکھتا جو تو تو کولھو	پانی سے تجھ کو پتلا اے نیشکر نہ کرتا
کوہ	مذکر	ظفر	تمام بادہ کشتی خاک مین ملی ساقی	پس اپنے حق مین اک کوہ ہی گران ٹوٹا
کھال	مونث	اسیر	آتش افروزی کیا کرتا ہی دم ہاے رزو	ہی شکم غماز کا یا کھال ہی حداد کی
کہرام	مذکر	رند	اکثر مشاعرے پہ ہوا بزم غم کا شک	کیا کیا مرے کلام پہ کہرام ہوچکا
گھر نڈی	مذکر	ناسخ	اگر ہو سیاہ پسند یقین ہی ہو خاک دم میں جل کر	سنا جو ہو آفتاب محشر کھنڈ ہی داغ آتشین کا
کہکشان	مونث	امانت	چھڑک کے مانگ مین افشان وہ مہروش جو لا	ستارے دن کو دکھاتی ہی کہکشان میری
کھنگل	مونث	مصحفی	ادس پہ کوئی جاے تو کیا خاک خوش سے اے	بھر دی ہی دل اُداسون مین بھی کھنگل کئی دن سے

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
کھوج	مذکر	مومن	غرض نام و نشان سارا بتا یا	دل گم گشتہ کا یون کھوج پایا
کھیت	مذکر	اختر	آئینے مین لخت دل اشکون سے بہتے مل گئے	کھیت لالے کا کنار جو نظر آیا مجھے
کھیت	مذکر	اسیر	کیا غم جلین جو جا سے مضمون کی تو ہستی	مشعل سے غول پہنچے کب کھیت چاندنی کا
کھیل	مذکر	آتش	عشق نہفتہ ہو یگا اشکون سے آشکار	یہ طفل کھیل کھیلینگے افشای راز کا
کیچڑ	مونث	اختر	ترا ہی میکدہ خمخانہ عالم بنا ساغ	ارے خمار کیچڑ بھی یہان تلچھٹ کی پھرتی ہے
کیف	مذکر	نسیم	بے ہوشیان نصیب ہین سامعین کو	کیف شراب ناب ہے ہر سخن مین تھا
کین	مونث	مومن	مری تعزیت مین نہ لا غیر کو	کہان تک ستم پیشہ کین ہو چکی
			باب کاف فارسی	
گات	مونث	آتش	جس نے باندھے ہو گاتی تجھے دیکھا پھر کا	دل باشی تھی مری جان تری گات نہ تھی
گال	مذکر	صبا	لوگ کہنے لگے کندن پہ چڑھا ہی مینا	سبزۂ خط سے وہ خوش رنگ ترا گال ہوا
گاو	مونث	امانت	تمھارے باغ کا سبزہ ہی کیا طراوت بخش	چرے یہ گھاس تو گاو زمین ہری ہو جائے
گاون	مذکر	آتش	لاشون کو عاشقون کے نہ اٹھوا گلی سے یار	بسنے کا پھر یہ گاؤن نہین جب اجڑ گیا
گت	مونث	امانت	ستار ہین بھی من ہتی ہے رنگ اون کو بینے کی	پہن کے سرخ جوڑا گت بجاتے ہین سہانے کی
گذار	مذکر	اسیر	نکل کے جسم سے کرتے ہین استخوان تعظیم	کبھی کبھی جو ہمارا گذار ہوتا ہے
گذر	مذکر	مومن	امن جو تن طلش ہے ہوئی مشکل سے رسائی	صد شکر گذر غیر کا تا بام نہ ہوگا
گرد	مونث	ناسخ	چہرۂ خورشید کا غازہ بنایا چرخ نے	گرد اوڑہی آما جب تیرے تجلی گاہ کی
گرداب	مذکر	ظفر	تجھے کیا ہجر مین رو کے ہم اب آپ جیران ہین	یہ دو دو آنسو مین یارب ہے یا گرداب پانی کا

لفظ	تذ تا	استاد	نظیر شعر	
گردباد	مذکر	ناسخ	شعلون نے صبا آتش وہ غمان بنا دیا	اوٹھا جو گردباد ہماری غبار کا
گردن	مونث	آتش	اِس قدر تنگ گریبان نہین زیبا پیارے	پھانسی تجھے لسے گردن ہی ہماری تیار
گرد و غبار	مذکر	ظفر	ظالم جو تو نہ ہووے مکدر تو جھاڑ دون	سر پر عدو کے گرد و غبار اپنے ہاتھ کا
گردون	مذکر	ناسخ	شامل مے کوئی ہوتا ہی اگر اے ناسخ	ساغر عمر کو گردون وہین بھر دیتا ہی
گرز	مذکر	اسیر	مرا مضمون نہ باندھے غیر اپنے شعر مین کہہ دو	نہین زیبا کہ دست زال مین ہو گرز رستم کا
گرگ	مذکر	ناسخ	تو وہ یوسف ہی کہ تجھ پہ کیا بشر دیوانے ہین	گرگ دیکھیگا تو کتا باولا ہو جائیگا
گروہ	مذکر	نسیم	کیا قوت بازو تھی نہ ہے ہمت قاتل	دیکھا تو کئی کوس گروہ شہدا تھا
گرہ	مونث	اسیر	عقدہ ہائے دام منقار سے کاٹے تو کیا	اک گرہ ہم نے نہ کھولی خاطر صیاد کی
گریبان	مذکر	اسیر	آزردہ کیون ہے جامے سے باہر ہو کس لیے	چولی مسک گئی کہ گریبان پھٹ گیا
گز	مذکر	اسیر	اِس قدر مجھکو رہی اک سرو قامت کی تلاش	پھرتے پھرتے دشت مین گز زمین کا ہو گیا
گزک	مونث	صبا	بوسے آنکھون کے کباب گزک سے ہین لذیذ	ساقیا ایسی گزک ہر جام پر ملتی نہین
گزند	مذکر	وزیر	یہ تیرے افعی گیسو مین زہر ہی قاتل	پڑا جو سانپ کا سایہ اوسے گزند ہوا
گفتگو	مونث	آتش	پڑھا ہی ہم نے بھی قرآن قسم ہی قرآن کی	جواب ہی نہین رکھتی ہی گفتگو تیری
گل	مذکر	گویا	یہ کس نے ہاتھ سے اپنے لیا گل شمع محفل کا	ہوا گلگیر مین عالم جو منقار عنادل کا
گل	مذکر	ناسخ	عشق نے ہم کو دکھایا آج اعجاز خلیل	آگ سے پیدا ہمارے ہاتھ کا گل ہو گیا
گل	مذکر	نسیم	بہار غنچگی دیتا ہی جو دل خستہ ہوتا ہی	پس از خندیدگی کھلا کے گل بستہ ہوتا ہی
گلاب	مذکر	ناسخ	ہوی یہ شیشے سے نفرت فراق ساقی مین	کہ ہی گلاب بھی مجھ کو حرام شیشے کا

لغت	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
گلاب	مذکر	امانت	غش آیا مجھ کو تو بولا چھڑک کے منہ کا عرق	ابھی یہ پھول سے تازہ گلاب نکلا ہے
گلخن	مذکر	ظفر	سدا دل شعلہ افروز آتش ہجران سے رہتا ہے	نہین ہوتا ہے یہ گلخن کبھی اے جان مین ٹھنڈا
گلستان	مونث	آتش	تصویر کھینچی اوس کے رخ سرخ فام کی	اک تختے مین قلم نے گلستان تمام کی
گلشن	مذکر	وزیر	اپنے محبوب کا کوچہ ہے مسکن اپنا	بلبلو تم کو مبارک رہے گلشن اپنا
گلگون	مذکر	آتش	بوی گل کی طرح گرد راہ دکھلائی نہ دی	یار کا گلگون نسیم صبح سے چالاک تھا
گلگیر	مذکر	اسیر	گردن پہ کیون وبال لیا سر کو کاٹ کر	تقصیروار شمع کا گلگیر ہو گیا
گلو	مذکر	ناسخ	کیا پیون مے ہجر ساقی مین کہ لگ جائیگی ہچک	بس گلو میرا بھی شیشے کا گلو ہو جائیگا
گلیم	مونث	آتش	ہر روز ہجر ہی کچھ خوب ہی نہ شام فراق	گلیم بخت سیہ سیاہ ہی ہوئے یا اوڑھنی
گمان	مذکر	رند	ہجر تک ہجر کی شب کو کھولا لاکھ بار آنکھ	گمان ہر مرتبہ گذرا ترے پاؤن کی آہٹ کا
گن	مذکر	ظفر	نام حسن کا رہ گیا کچھ اوس کا گن باقی رہا	دور ہو جو ہی آن گیا ساتھ اوس کے اوس کا
گنبد	مذکر	مومن	شب سے خاک مین بھی عاشق مدفون ٹھہریگا	کہ گنبد قبر کا جون گنبد گردون ٹھہریگا
گنبد	مذکر	اسیر	مر گیا تھا دیکھ کر اس چشم وحشی کو اسیر	قبر پہ بھی گنبد آہو نظر آیا مجھے
گنج	مذکر	آتش	محبت ہوتی ہے معشوق کو بھی عشق کامل سے	زمین مین ساتھ قارون کے گیا ہے گنج قارون کا
گنج شہیدان	مذکر	آتش	لاشے دھو کر نہ کر اوس کو بھی اے قاتل اٹھا دو	ہے فقط آباد اک گنج شہیدان ہو گیا
گنگا	مونث	اسیر	ہم تو پیاسے رہے مے غیر کو دی پیر مغان	الٹی اس شہر مین بہتی ہوئی گنگا دیکھی
گنہ	مذکر	آتش	حسن کس روز ہم سے صاف ہوا	گنہ عشق کب معاف ہوا
گور	مونث	ناسخ	سوچ اے منعم عمارت کا تو ہے مذکور کیا	گور بھی ملتی نہین دنیا مین کیکاؤس کی

لفظ	زبان	استاد	نظیر شعر	
گوش	مذکر	رند	آہ عاشق کان مین اوسکے نہین کرتی اثر	گوش گل فریاد سے بلبل کی کر ہونے لگا
گوشت	مذکر	اختر	نہ دانت مارو رقیبون کے منہ پہ جادو	اجی یہ گوشت ہی بالکل حرام ہونٹون کا
گول	مونث	ظفر	جام و مینا و سبو تو کبھی اپنی نہ پیا	ہم نے ساقی منہ سے اب بھر کر لگائی گول ہے
گون	مونث	ظفر	ہم کو بجز بوسۂ لب مے گون	نہین صہبای خوشگوار کی گون
گوہر	مذکر	وزیر	عرق آلود رخ ہی چاندنی مین یون نظر آتا ہے	کہ گویا گوہر اک دریاے نورانی مین ڈوبا ہے
گھات	مونث	آتش	کمر یار تھی ازبس کہ نہایت نازک	سوجھتی بندش مضمون کی کوئی گھات نہ تھی
گھات	مونث	اسیر	پڑا ہون بستر غم پر فقط مریض نہین	مزاج پوچھنے آئین وہ گھات اتنی ہے
گھاس	مونث	امانت	جو حسن سبز کی تاثیر اک ذری ہو جائے	ترے دوپٹے کی گھاس اے صنم ہری ہو جائے
گھاس	مونث	اسیر	لے دل دوا ہو گیا مرض اہل درد کی	بوٹی قبا کی گھاس نہین ہے فریب کی
گھاؤ	مذکر	ظفر	رکھتے ہین سیکڑون وہ سوزن مژگان لیکن	کوئی پوچھے کہ سیا آپنے گھاؤ کس کا
گھٹا	مونث	نسیم	ترشح آنسوؤن کا ہو رہا ہے	گھٹا اُمڈی ہوئی ہے چشم تر کی
گھر	مذکر	گویا	جی مرا تن سے سفر کر ہی گیا	وہ تو گھر مین رہے یہان گھر ہی گیا
گھر	مذکر	وزیر	صحرا مین پاؤن کیجئے مجھے خار رکھتے ہین	ہے سب کے دل مین گھر ترے خانہ خراب کا
گھر	مذکر	صبا	اک سبب چھوٹ کر جو ملے دوسرے سے دل	یہ جان لے کہ آئینے کا گھر بدل گیا
گھر	مذکر	ناسخ	اجی یہ عرش معلی کے گوشوارے کا	گھر کہان سے تمہارے بلاق مین آیا
گھڑیال	مذکر	اسیر	سنا شب وصال صدا اس کی دل مرا	گھڑیال اوس کے واسطے گھڑیال ہو گیا
گھڑیان	مونث	ظفر	ہر گھڑی ہے سینہ کوبی سر گھڑی فریاد ہے	پوچھین گھڑیالی سے کیون گھڑیان ہم کو ہو گئی

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
گھمسان	مذکر	امانت	طبل وغا کے بجتے ہی گھمسان ہو گیا	دونون طرف لڑائی کا سامان ہو گیا
گھمنڈ	مذکر	سحر	آخر ستم رسیدۂ ہجران نکل گیا	سارا گھمنڈ ملے بت نادان نکل گیا
گہن	مذکر	اسیر	چاند سا رخ ہی تہ زلف تو بوسہ ہو عطا	کیجیے صدقے کی تدبیر گہن پڑتا ہی
گہن	مذکر	اسیر	پہلوان منتے ہین دب کے تمھارا لوہا	ہاتھ تلوار کا پڑتا ہی کہ گہن پڑتا ہی
گھونٹ	مذکر	رند	فراق یار مین زہر کو ری کا کیا ہی او ساقی	جلن تیزاب کی ہوتی جو پیتا گھونٹ پانی کا
گھونگٹ	مذکر	مومن	پھر کس لیے گھونگٹ رخ روشن پہ لیا ہی	پھر کیون نئے سر سے وہی پہلی سی حیا ہی
گیاہ	مونث	اختر	کلیم عقل مین کم عقل آگر اوٹھاتے ہین	گیاہ خشک صحرای امضا مین جو کہ چھٹتی ہی
گیسو	مذکر	گویا	گھل گیا گیسو چمن مین کس بت گلفام کا	موج بوے گل مین عالم ہو گیا گلدام کا
گیند	مونث	ظفر	جی نزاکت سے کلائی کے دھڑکتا ہی مرا	ہاتھ مین گیند اوٹھا تم نے اوچھالی جو ابھی
			باب لام	
لات	مونث	صبا	رفتار سے کرتے رہو پامال تو بن کو	چلتی سر عشاق پہ ہے لات تمھاری
لاجورد	مذکر	آتش	کرتے مصور اوس کو تصویر خضر مین صرف	ہوتا جو تیرے خط سا کچھ لاجورد پایا
لاش	مونث	رند	آتش ہجر سے جل بھن کے موا جو عاشق	لاش اوس کی تہ مدفن بھی بھلستی ہو گی
لاگ	مونث	مومن	مہروشون سے لاگ سی دل کو	گرم رکھے اک آگ سی دل کو
لاف	مذکر	آتش	وہ دہن ہون نہ نکلا حرف غرور	وہ زبان ہون جس سے لاف ہوا
لال	مذکر	وزیر	رنگین لب لعل کی صدا ہی	کیا خوب یہ لال بولتا ہی
لالچ	مذکر	ناسخ	حسن بھی کیا چیز ہی زاہد ذرا انصاف کر	اپنے بندون کو خدا دیتا ہی لالچ حور کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
لام	مذکر	اسیر	چڑھائی ہو ختن پر یا خطا پر دیکھیے کیا ہو	کئی دن سے بندھا ہی لام اوس زلف پریشان کا
لب	مذکر	مومن	منہ مین کیسا خم صہبا کے بھر آیا پانی	تیرے لب سے جو لب ساغر سرشار لگا
لباس	مذکر	ظفر	نہ ہوین سوسن و نسرین خجل کیون کر کہ ہی نیلا	لباس اوس مہ پیکر کا ایسا سپید ایسا
لپٹ	مونث	اختر	گر آئی نہ بو الفت محبوب کی تو کیا	دیگا نہ لپٹ قبر میں سے بھی اگر آئی
لٹھہ	مذکر	نسیم	بولا وہ کہ یہ جو لٹھہ مرا ہی	موسے کا عصا ہی اژدہا ہی
لجام	مونث	رند	گردش ہی آسمان کو میری دعا کے ساتھ	ہاتھ آگئی ہی میرے لجام اوس کبود کی
لچک	مونث	ظفر	نوخیز کچین دو غنچے ہین ہی بر شکم اک خرمن گل	باریک کمر جون شاخ گل رکھتی ہی لچک بھی ویسی ہی
لحد	مونث	اسیر	غیرت کا ہی مقام زمانے کا انقلاب	تکیہ فقیر کا ہی لحد بادشاہ کی
لخت	مذکر	نسیم	ہٹے ثابت قدم یاران یکدل دوست ہوئے ہین	گہ اشک دیدہ سے لخت جگر ہو کر بہم نکلا
لشکر	مذکر	آتش	اے پری شیفتہ ہوتے ہین ترے جن و انسان	عشق بازون سے سلیمان کا لشکر ملتا
لعاب	مذکر	ناسخ	شیرین سخنی ایسی کہان پائی کسی نے	چھوٹا ہی مگر منہ مین لعاب اوسکے دہان کا
لعاب	مذکر	جان	نگوڑی بھنڈیان ایسی بری یہ ہوتی ہین نیا	کسی جتن سے پکاؤ لعاب بہتا ہی
لعل	مذکر	آتش	روا رکھہ کلفت ایام مین بھی قدر نیکون کی	پھٹے کپڑون مین بھی اون کو سمجھ لے لعل گودڑ کا
لعن	مونث	اختر	رو کیے سجدے نہ کروائیے ان ہاتھون سے	بر زبان لعن ہے لات و منات آنو بھی
لقب	مذکر	ناسخ	یہ اوس کے سیاہ دل کا عالم کہ جس نے دیکھے ہو وہ دم	نیام تیغ قضا ہی ہر دم لقب ہی قاتل کی آستین کا
لکیر	مونث	ظفر	جب لکیرین سی ہا تری ہین جبین کی کھچ گئین	سر پہ تلوارین سی مرے سو بغض و کین کی کھچ گئین
[illegible]	مونث	اسیر	مر چلا تن سے کسی وزکر اے خنجر یار	یہ لگاوٹ تو ہی ہر بار نہین اچھی ہی

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر: شعر (مصرع اول)	نظیر: شعر (مصرع ثانی)
لگن	مذکر	اختر	شیشون مین مہندی ملی جا بجا حباب آسا ہین	آپ کے پا دن تو نازک ہین لگن ٹہیرکے
لمبر	مذکر	اسیر	بھیجا جو ہم نے لکھ کے فرنگی پسر کو خط	یہ بھی لکھا کہ ڈاک مین لمبر بدل گیا
لنگر	مذکر	اسیر	دہشت ہمین تلاطم دریای غم سے کیا	دل ہی جہاز صبر ہی لنگر جہاز کا
لو	مونث	اسیر	سوای کاہش جان اور کچھ نہین حاصل	عبث ہی شمع سے لو تیری اے پتنگ لگی
لوا	مذکر	اختر	نوبت فتح و ظفر سے سینہ کوٹینگے رقیب	اب لوای عشق فوج حسن پر خم ہو گیا
لوٹ	مونث	صبا	کہتی ہی فوج آرزو دل سے	لوٹ قارون کے مال کی ہوتی
لوح	مذکر	اسیر	زر وہ ہی اہل حق کو بھی دیتا ہی آبرو	لوح طلا سے صفحۂ قرآن چمک گیا
لوح تختی	مونث	ناسخ	بہت اوس سیم تن کی مدح مضمون سوجھتے ہین	مجھے درکار ہین لوحین پے تحریر چاندی کی
لوزینہ	مونث	اختر	حسن کی لو رجب نظر آئی	عشق مین بو سے نیشکر آئی
لہر موج	مونث	ناسخ	شغل رونے کا ہی تیرے عشق مین اے بحر حسن	رات دن بیٹھا گنا کرتا ہون لہرین آنکی
لہو	مذکر	صبا	محضر ہمارے خون کا ہوگا یہ حشر کو	اچھا ہوا لہو ترے دامن مین بھر گیا
لیل	مونث	اختر	جب محمد سا نبی گذرا تو دنیا ہی خاک	بیٹھیے دن سے کہ وہ لیل وفات آپہونچی
باب میم				
ماتم	مذکر	ناسخ	کیا کہین مرگ احبا مین جو ہم کو غم ہوا	گر موا دشمن کوئی اوس کا بھی اک ماتم ہوا
ماٹ	مذکر	اسیر	چرچا بہت دروغ کا ہی زیر آسمان	شاید کہ ماٹ نیل کا کوئی بگڑ گیا
ماجو	مذکر	جان	مسی خراب ہوتی ہی کو کا تو ڈھونڈھ لا	سوسن کو طاق مین نہین ماجو نظر پڑا
مار سانپ	مذکر	ناسخ	کاکل پیچان جانان کا اگر غم ہی یہی	سوکھ کر مار سیہ مانند مو ہو جائیگا

م

[illegible]	[illegible]	استاد	نظیر شعر	
مار	مونث	ناسخ	نہین تلوار کی حاجت جو دشمن ہو اوسے زردے	زیادہ ہوتی ہی لو ہسے اے دل مار سونے کی
ماش	مذکر	جان	پھسا جو مولوی کیا پڑھکے جادو ماش مارا ہی	پری خانم نے پکے جن کو شیشے مین اوتارا ہی
مان	مذکر	ظفر	الطاف و کرم ذرون پہ رہتا ہی تمھارا	تم جانتے ذرہ بھی نہین مان کسی کا
مانگ	مونث	ظفر	مانگ کیا زلفون مین ظاہر ہی بت مغرور کی	صبح نکلی پھاڑ کر چھاتی شب دیجور کی
مآل	مذکر	مومن	نلے کار نہ ہون یہ ڈر ہی اے کاش	ناکام مآل کار ہوتا ہا ہا ہا
مال	مذکر	آتش	افسوس ہی انسان نہ ہو علم کا جویا	وہ مال ہی یہ صرف سے جو کم نہین ہوتا
مال	مذکر	ظفر	کوئی ہستی سے نلے جنس جز اعمال نکو	کہ یہی مال سوی ملک عدم جڑھتا ہی
ماہ	مذکر	مومن	دل مین شوق رخ روشن نہ چھپیگا ہرگز	ماہ پردے مین کتان کے کوئی پنہان ہوگا
ماہتاب	مذکر	صبا	یہ وہ فلک ہی کہ جس کے سبب سے عالم مین	نہ ایک حال پہ دور روز ماہتاب رہا
مت	مونث	صبا	اولٹی تقدیر مری قسمت اغیار پھری	ہاے کیسی تری مت اے بت عیار پھری
مت	مونث	نسیم	اے جان لڑکپن کی تری مت نہین جاتی	ہان سچ ہی کہ بگڑی ہوی عادت نہین جاتی
متاع	مذکر	نسیم	کی گھر ریزی ہمارے آبلون نے ٹوٹ کر	تھا متاع عمر جو وقف بیابان ہو گیا
متاع	مونث	ظفر	بلا غارتگری آتی ہی ظالم تیرے غمزے کو	متاع صبر و طاقت سب ہی اک پل مین غارت کی
مثال	مونث	ناسخ	دی جو تیرے بیارے بیارے وی گیسو سے مثال	منہ ہی بیار اصبح کا گیسو ہی بیار اشام کا
مجال	مونث	ظفر	ہر ایک شمع ہو بدن پر مر زبان گویا	مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے
محراب	مونث	صبا	صمت سوزش دل کی جو دعا کرتا ہون	آگ لگ اوٹھتی ہی محراب دعا جلتی ہی
محرم	مونث	جان	وہ ہاتھا پای رات کو کی مجھ سے چاند خان	محرم کتان کی تم نے مری تار تار کی

لفظ	رواج	استاد	نظیر — شعر	
محفل	مونث	ناسخ	جتنا ہی عیش اوقس قدر اوس کو نہین ثبات	برہم شتاب کیون نہ ہو محفل شراب کی
محک	مذکر	ناسخ	نفاق اوس سے نہان کیا ہو چھپے شرک خفی کیونکر	محک ہی اوس کا سنگ آستانہ نیک اور بد کا
محل	مذکر	نسیم	سلطان کا جو عہد سے خلل تھا	گھر والون کو خوف کا محل تھا
محل سرا	مونث	نسیم	دل بر نام ایک بیسوا تھی	اوس ماہ کی وہان محل سرا تھی
محمل	مذکر	نسیم	ولولے ہین نفس چند کے تا فرصت عمر	کچھ دنون مین نہ یہ لیلی نہ یہ محمل ہوگا
محن	مذکر	اختر	سختیان جو رتبان کی نہ بیان کر اختر	رنج فولاد سے زاید ہین محن پتھر کے
مخمل	مذکر	اسیر	غافل مری طرف سے ہی شمشیر یار کی	جب دیکھیے ہی خواب مین مخمل حسام کا
مد	مذکر	اسیر	خط ہوا روشن جو لکھا عارض جانان کا صفحہ	دائرہ مہتاب شک کہکشان مد ہو گیا
مد	مونث	ناسخ	قاصد یہ کہیو غور سے عرضی کو دیکھیے	مد ہی شبیہ آپ کے زار و نزار کی ہا
مداد	مونث	اختر	مداد فکر یہان تک بھری ہی سینے مین	شبیہ یار کھچین پانچ سات اتنی ہی
مدارات	مونث	رند	نہ وہ صحبت نہ وہ الفت نہ مدارات رہی	آٹھوین ساتوین کی مجھ سے ملاقات رہی
مدت	مونث	رند	قابل دید نہ دیکھین آنکھین	مدت اے نرگس شہلا گذری
مدد	مونث	ناسخ	ناسخ فلک نے خاک مین لے کر ملا دیا	اب چاہیے ہی مجھ کو مدد بوتراب کی
مدعا	مذکر	نسیم	جو مدعیون کا مدعا تھا	موقع وہ ملا تو کیا برا تھا
مراد	مونث	امانت	کھلیگا لالے کا تختہ سبھا مین اے یارو	نہال ہو کہ مراد اب تمھاری آتی ہی
مرض	مذکر	مومن	ظاہر آزار کچھ عرض نہ رہا	لاغری کے سوا مرض نہ رہا
مرغ	مذکر	ناسخ	رگ جان جاتا ہون مین تیرے ہر موے مشکین کو	کہ مرغ روح دام کاکل پیچان مین پھنستا ہی

لغت	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
مرغ سلیمان	مذکر	آتش	عاشق اوس غیرت بلقیس کا ہون اے آتش	بام تک جس کے کبھی مرغ سلیمان آن گیا
مرقع	مذکر	اسیر	ہستی نقاش قدرت صاف ظاہر ہو گئی	موسم گل مین مرقع دیکھہ کر گلزار کا
مرگ	مونث	رند	مرگ عاشق آپ کو منظور او جانی ہوئی	دوستی کا ہی کو ٹھہری خصمی جانی ہوئی
مرہم	مذکر	ناسخ	سوزش اپنے داغ مین بھی ہی زنگ آفتاب	چاہیے جراح مرہم صبح کے کافور کا
مریخ	مذکر	آتش	لباس سرخ پہن کر جو وہ جوان نکلا	پناہ مانگتا مریخ آسمان نکلا
مزاج	مذکر	صبا	آتے ہی فصل گل کے جنون ہو گیا ہمین	بدلی جو رت مزاج برابر بدل گیا
مزار	مذکر	وزیر	نازنے دی نہ رخصت آگے او سے	دو قدم جب مرا مزار رہا
مزرع	مونث	رند	آبیاری ابر رحمت نے نہ کی اب کی برس	مزرع امید اپنی خشک بے پانی ہوئی
مژگان	مونث	ظفر	ہجوم اشک سے مژگان اگر اونچی نہین ہوتی	تعجب کیا کہ شاخ پر ثمر اونچی نہین ہوتی
مژہ	مونث	ظفر	کیا کہون جس دم مژہ اوس فتنہ گر کی ہل گئی	نوک سی گویا جگر مین نشتر کی ہل گئی
مساس	مذکر	ناسخ	رہ گیا مین مسوس کر دل کو	کب میسر مجھے مساس ہوا
مستزاد	مذکر	اسیر	سرمگین آنکھہ کی تعریف مین مصرع لکھہ کر	مستزاد اور لگا دیتے ہین دنبالے کا
مسجد	مونث	ناسخ	تصور رہو بت ہی مین رب کا بھی نماز و ن مین	ہوا واجب کوئی مسجد کرون تعمیر جانی کی
مسند	مونث	اسیر	یاد آتے ہین امیری مین فقیری کے مزے	بوریا خوب تھا مسند ہمین درکار نہ تھی
مشعل	مونث	امانت	فروغ شعلۂ رخسار آتش ناک کیا کم تھا	دم رقص صنم مشعل زبردستی ہی روشن کی
مشق	مونث	اسیر	مشق کی یہ الفت زلف بت خود کام کی	ہو گیا قد جھکتے جھکتے صاف صورت لام کی
مشک	مذکر	ناسخ	صبح تک بچنا نہیں ممکن شب فرقت مین آج	میرے زخمون مین بھرا ہی مشک سارا شام کا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
مُشک	مونث	دبیر	تیرون سے مشک چھد گئی مجھ نے گناہ کی	پیاسی بہن سے لے لو قسم اپنی پیاس کی
مشکل	مونث	رند	مصیبت محبت مین اے دل پڑیگی	ابھی سہل ہی آگے مشکل پڑیگی
مغز	مذکر	صبا	اوس گل کے داغ عشق نے ایسا کیا گداز	گھل گھل کے مغز شمع کے سر سے نکل گیا
مقدر	مذکر	اسیر	مقدر استراحت کا مکان دیتا تو ہم لیتے	زمین گور سے جانان آسمان دیتا تو ہم لیتے
مقیش	مذکر	مومن	آنچلو سے کہو مقیش کہان جھڑتا تھا	کب دوپٹہ یہ مری طرح گرا پڑتا تھا
مکافات	مونث	رند	ترک کرنی تجھے اے شوخ ملاقات نہ تھی	گنہ عشق کی میرے یہ مکافات نہ تھی
مکتب	مذکر	دبیر	جز شیر اور کچھ نہین ان کی غذا ابھی	نے گھٹنیون چلے ہین نہ مکتب گئے ابھی
مکر	مذکر	اسیر	اہل دین کی اور خصلت طرز دنیا اور ہی	مکر ان شیرون سے ہوسکتا ہی کب روباہ کا
مگس	مونث	ظفر	خال سیاہ کب لب شیرین پہ ہی ترے	شکر سے ہی جا کے مگس یہ لگی ہوئی
ملال	مذکر	نسیم	نہ گھورئیے مجھے بوسہ اگر لیا تو لیا	رقیب دل مین سمجھ لو اگر ملال ہوا
ملائک	مذکر	اختر	ہوگیا بندہ ملائک بھی ترے انداز کا	کیا بیان کیجے خداوند دو عالم ناز کا
ملبوس	مذکر	مومن	یہ آب و رنگ کہان لعل اور زمرد کو	مگر دیا ہی گل و سبزہ نے انھین ملبوس
مَلک	مذکر	اسیر	ممسک مین نہین جان تلک اپنی کھلا دون	مہمان ملک الموت سوا گھر نہین آتا
مُلک	مذکر	ناسخ	گھر اپنا حادثون سے جو برباد ہوگیا	اندوہ غم سے ملک دل آباد ہوگیا
مَن	مذکر	نسیم	منہ کھول کے سانپ اک نکالا	اوس کالے نے من زمین پہ ڈالا
منبر	مذکر	آتش	بادشہ حسن نے اے یار بنایا ہی تجھے	خطبہ پڑھتا ہون ترا مین جو ہی منبر ملتا
منتر	مذکر	اسیر	کیا ہاتھ مین اوس افعی گیسو کو لگاؤن	افسون نہین آتا مجھے منتر نہین آتا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
منجن	مذکر	اسیر	تیز دندان طمع رہتے ہین چشم یار پر	چاہیے منجن مجھے خاکستر بادام کا
مندیل	مونث	رند	نہ جایا کرو بزم رندان مین اے شیخ	یہ مندیل اک دن اوچھل جایگی
منزل	مونث	صبا	چاہیے بہر تلاش یار از خود رفتگی	منزل مقصود ملے وقصد سفر ملتی نہین
منزل	مونث	صبا	بہتر طریقے سے کیے اختیار	کسی راہ سے طی نہ منزل ہوئی
منزل	مونث	امانت	رکھنا قدم اے دل رہ وحشت مین سمجھ کر	زنجیر کا ہی سامنا منزل یہ کڑی ہی
منقار	مونث	ناسخ	زرگل کے تصور مین ہوئی ہی اس قدر نالان	کہ بلبل کی قفس مین گئی منقار سونے کی
منگل	مذکر	صبا	آیا اپنے پاس وہ ماہ دو ہفتہ شہر سے	اے جنون لے دن کے پھر جنگل مین منگل ہو گیا
منہ	مذکر	غالب	سوز دل کا کیا کرے باران اشک	آگ بھڑکی مینہ اگر دم بھر کھلا
مُنہ	مذکر	مومن	مرگ نے ہجران مین چھپایا ہی مُنہ	لو مُنہ اوس پردہ نشین کا کیا
مُنہ	مذکر	مومن	چل پرے ہٹ مجھے نہ دکھلا مُنہ	اے شب ہجر تیرا کالا مُنہ
مُنہ	مذکر	اسیر	نہ گئی قلقل مینا کی مرض مین تقلید	غرغرہ می سے کیا مُنہ جو ہمارا آیا
مُنہ	مذکر	اسیر	وہ زخمی ہون مگر غم سے گریبان چاک کی ہی جیسے	کرے بخیہ مرے زخم جگر کو مُنہ ہی سوزن کا
مو	مذکر	آتش	تیرے دندان مین دکھائی دی جو مسی کی لکیر	اے پری درنجف مین مو نظر آیا مجھے
مو	مذکر	ظفر	رہیگی گر خلش دل مین ہی اوس نیش مژگان کی	تو نشتر سا بدن پر میرے ہر موبن کے نکلیگا
موباف	مذکر	اسیر	مشک و گلاب سے کیا آئے گا ہوش ہم کو	غش مین کوئی سنگھا دے موباف اوس پری کا
موت	مونث	مومن	غم مقصد رسی تا نزع اور ہم	اب آئی موت بخت نارسا کی
موتی	مذکر	اسیر	لگائین افسرن مین نئے اسلطان کہان آئین	کسی کے ہاتھ کب آتا ہی موتی میرے آنسو کا

لفظ	جنس	استاد	نظیر — شعر	
موج	مونث	ناسخ	وہ اشک بار ہون کہ مری چشم تر کو ہائے	تا زنگہ کے بدلے ملی موج آب کی
مور	مذکر	صبا	دیدۂ غور مین اعلی ہوے ادنی ادنی	ایک اک مور بھی رتبے مین سلیمان نکلا
مورچال	مونث	ناسخ	کیا کم نہین کچھ مژہ کی صفین سیر قتل کو	قائم جو فوج خط نے بھی مورچال کی
مورچھل	مذکر	ناسخ	جو کہ ادنی ہین خوشامد سے وہ اعلی ہوتے ہین	مورچھل افسر پہ ہوتا ہی دم طاؤس کا
موسم	مذکر	آتش	زوال حسن ہی عاشق کنارہ کرتے جاتے ہین	بہار باغ ہوتی ہی خزان موسم ہی پت جھڑ کا
مول	مذکر	آتش	دل بیچتے ہین عاشق بے تاب لیجیے	قیمت وہی جو مول ہو مال فرید کا
موم	مذکر	آتش	سخن سخت مین سنتا ہون لب شیرین سے	عہد مین اپنے نہین موم عسل مین ہوتا
مہتاب	مونث	امانت	دکھلا گئی اوج اپنا جو اوس رخ کی تجلی	چھوٹیگی رخ بدر پہ مہتاب غضب کی
مہر	مذکر	اسیر	ساقی سے یہ پوچھتا ہی قاضی	کیا مہر ہی دختر عنب کا
مہر	مذکر	اسیر	حسن کا جلوہ دوپٹے مین چھپاتے ہو عبث	مہر روشن چھپا پردون مین نہان رہتا نہین
مہر	مونث	صبا	عذاب حشر کہان پرسش گناہ کہان	ذرہ جو مہر تری اے فلک جناب ہوئی
مُہر	مونث	اسیر	بہت دشوار ہی بوسہ ملے اوس روے روشن کا	لگے کیا ہاتھ دولت کہ اوس کی مہر ہی تل کی
مہک	مونث	ظفر	شمشیر منہ مانگ غضب بالون کی مہک آتی ہی	جوڑے کی گندھاوٹ ترے بالون کی مہک ہی
مہ نخشب	مذکر	اسیر	کیا چاک خال کی ہی واہ لب چاہ ذقن	چاہ نخشب سے یہ گویا مہ نخشب نکلا
مے	مونث	ظفر	جب کہ اچھی ہی کیفیت کی ہم کو مے پلا اچھی	کہہ ساقی فضا اچھی گھٹا اچھی ہوا اچھی
میان	مذکر	ناسخ	ہی تصور مجھ کو ہر دم ابروے خم دار کا	دل نہین گویا بغل مین میان ہی تلوار کا
میدان	مذکر	ناسخ	ہجر مین جنگی جو غنچہ ہوئی آواز	صحن گلزار ہی میدان صف آرائی کا

لفظ	[illegible]	استاد	نظیر — شعر	
میدان	مذکر	اسیر	کربلا مین نہ ہوے ہم دم پیکار اسیر	ورنہ کیا لشکر کفار سے میدان ہوتا
میزان	مونث	اسیر	موزون کمال تیری طبیعت ہی اے قمر	تل بیٹھنے کو چاہیے میزان حساب کی
میل	مذکر	ناسخ	دل ہمارا اس قدر سوزش طلب واہ ہی	شمع سے بھاگے جو اوس مین میل ہو کافور کا
میل	مذکر	ظفر	ملا یا خون سے مرے اشکون مین عشق نے میرے	آگہی آگ کا پانی سے کیون کہ میل دیا
میم	مذکر	ناسخ	معانی قل ہو اللہ احد کی ہین عیان ناسخ	براے قافیہ رکھا ہی مین نے میم احمد کا
مینا	مذکر	اسیر	پر تو پڑا ہی جب سے اوس چشم نرگسی کا	لبریز می ہی مینا سونے کی آرسی کا
مینا	مذکر	وزیر	قہر تھا محفل سے جانا ساقی گلفام کا	شیشے کیا اوڑ اوڑ گیا مینا نہین جام کا
			باب نون	
ناخن	مذکر	اسیر	زخم بدن نے شکر ہی اتنا تو خون دیا	رنگین حنا سے ناخن شمشیر ہوگیا
نار	مونث	صبا	آفتاب حشر بھی داغ جگر سے سرد ہی	آتش دل سے ذرہ نار سقر ملتی نہین
ناز	مذکر	مومن	یہ غمزہ فتنہ گر نہ ہونگے	یہ ناز نہ ہونگے پر نہ ہونگے
ناسور	مذکر	آتش	آتش نہ پوچھ حال تو مجھ دردمند کا	سینے مین داغ داغ مین ناسور پڑ گیا
ناف	مونث	اسیر	دامن کا بوجھ اوٹھ نہ سکا نازکی سے یار	بل آگیا کمر مین تری ناف ٹل گئی
ناقوس	مذکر	آتش	دریا مین غسل کے لیے اوترا جو وہ صنم	ناقوس مچھلیون نے بجایا حباب کا
ناک	مونث	آتش	بینی یار سے دعوی ہی گل نبق کو	بے حیائی سے مگر ناک نہین کٹتی ہی
ناگ	مذکر	ناسخ	مشابہ اے پری وہی جو تیری زلف پیچان سے	نہین ہوتا وہ جان بچس کو کالا ناگ ڈستا ہی
نال	مذکر	سحر	جی چھوٹتا ہی کوہ الم سخت گران ہی	رستم سے بھی یہ نال اوٹھایا نہین جاتا

لفظ	تذکیر	استاد	نظیر: شعر	
نام	مذکر	نسیم	تشفی کے لیے احباب کہہ دیتے ہین خاطر سے	نہ لیگا نام بھولے سے بھی یا ربخور دمیرا
نان	مونث	آتش	نعمت فقر ہی موجود جسے غنیمت ہو	آب شیرین مین ہے نان نمکین تھوڑی سی
ناوک	مذکر	نسیم	سرمے کا جو دنبالہ تری آنکھ مین دیکھا	اک ناوک پران پس آہو نظر آیا
نبات	مونث	اختر	دھوکے دلواتی ہی شیرین دہنی اے نوشاہ	کھائیے کھائیے مصری وہ نبات آپو بھی نہیں
نباہ	مونث	مومن	مین بھی کچھ خوش نہین وفا کر کے	تم نے اچھا کیا نباہ نہ کی
نبض	مونث	آتش	گرم جوشی سے تپ عشق کی کیون کر بچتا	نبض اول ہی سے دو دو دی تر بیمار کی تھی
نثر	مونث	اسیر	نظم کا اپنی طبیعت سے تعلق نہ گیا	نثر بھی ہم نے جو دیکھی تو مقفی دیکھی
نجم	مذکر	نسیم	ٹھیکے یہ بونج کے تخت ٹھہرا	مرکز یہ وہ نجم بخت ٹھہرا
نخچیر	مذکر	غالب	تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلا دون	کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا
نخل	مذکر	مومن	ہر اک جوان کا پیری مین قد جھکا آخر	یہ نخل نسبت ہوا جس قدر بلند رہوا
ندا	مونث	ناسخ	جو کعبے سے باہر مین آنے لگی	ندا مجھ کو اوس دم یہ ہاتف نے دی
نذر	مونث	غالب	غالب گر اس سفر مین مجھے ساتھ لے چلین	حج کا ثواب نذر کرونگا حضور کی
نرخ	مذکر	ناسخ	نقد آمرزش فقط کیا دو مجھے کچھ اور بھی	تم ہوے جو مشتری یہان نرخ عصیان بڑھ گیا
نرد	مونث	اسیر	چاہیے جو زندگی تو نہو یار سے جدا	چوپڑ مین جگ جسے پھوٹ گیا نرد مر گئی
نردبان	مونث	آتش	دکھلاتی سیر آنکھون کو بام مراد کی	ایسی کوئی کمند کوئی نردبان بھی
نرگس	مونث	اسیر	ضعف رکھتے ہین ازل سے تری آنکھون کے مریض	خاک سے لے کے عصا نرگس شہلا نکلی
نزاع	مونث	اسیر	ایک مسجد ایک سجدہ ایک مسجود ایک خلق	کیون نزاعین تم مین اے گبر و مسلمان بڑھ گئین

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
نسر طائر	مذکر	ناسخ	اور طائر سے یہ ہوتی عرش پروازی کہان	نسر طائر خط مرا اوس ماہ کو لیکر گیا
نسیم	مونث	اسیر	وہ باد پا ہی ترا گرم رو کہ چار قدم	نسیم ساتھ چلے کیا مجال رکھتی ہی
نشان علم	مذکر	اسیر	حواس خمسہ عاشق کی نالے سے جمعیت ہی	پریشان فوج ہو جس دم نشان گرے جا لشکر کا
نشان	مذکر	مومن	خبر نہین کہ اوسے کیا ہوا پر اوس در پہ	نشان پا نظر آتا ہی نامہ بر کا سا
نشتر	مذکر	غالب	گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کھاؤن فریب	آستین مین دشنہ پنہان ہاتھ مین نشتر کھلا
نشست	مونث	رند	راستہ چھوڑ کے اوس کوچے سے بھاگینگے غیر	جب نشست آٹھ پہر رہنے لگی یارون کی
نشو و نما	مذکر	ناسخ	خط کو روی یار پر نشو و نما ہوتا نہین	سبزۂ بیگانہ گل سے آشنا ہوتا نہین
نشو و نما	مونث	صبا	چشم پر آب سے ہی نشو و نما ساون کی	نفس سرد نے باندھی ہی ہوا ساون کی
نشہ	مذکر	اسیر	خیال نرگس میگون جو بوقت خواب رہا	تمام رات مجھے نشۂ شراب رہا
نصیب	مذکر	تسنیم	رحم آچکا تھا شرم نے سمجھا دیا کچھ اور	بگڑا نصیب پھر کسی امیدوار کا
نظر	مونث	اسیر	اونھین تو کب نظر التفات اتنی ہی	ہمین کو اون سے محبت ہی بات اتنی ہی
نظر بمعنی نگاہ	مونث	رند	افراط حسن مین نظر آتی ہی کچھ کمی	تجھ کو نظر کسی کی مرے دل ربا لگی
نظر	مونث	صبا	آنکھ سے آنکھ آج کل کیون اے قمر ملتی نہین	دل کبھی ملتا نہین جب تک نظر ملتی نہین
نعش	مونث	اسیر	تا قیامت کوئی ایذا نہ ہوئے کنج مزار	بطن مادر کی طرح نعش ہماری رکھنا
نعل	مذکر	اسیر	فلک نے سر پہ اپنے رکھ کے ماہ نو بنایا ہی	گرا تھا جو زمین پر ٹوٹ کر نعل اوس کے توسن کا
نقاب	مذکر	غالب	منہ نہ کھلنے پر ہی وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین	زلف سے بڑھ کر نقاب اوس شوخ کے منہ پر کھلا
نقاب	مونث	امانت	چہرے سے اپنے دور جو اوس نے نقاب کی	رنگت سفید شب کو ہوئی ماہتاب کی

لفظ	تذکیر و تانیث	استاد	نظیر شعر	
نقد	مونث	سالک	لٹا لباس تلک آبرو بھی ہان کھوئی	گرہ مین کچھ بھی نہ نکلا تو نقد جان کھوئی
نقش	مذکر	آباد	عوض عاشق کے خون کا بعد دن عشق لیتا ہی	بنی خسرو پہ جب نقش حیات کوہکن بگڑا
نقش سجدہ	مذکر	سالک	تو جس طرف سے گذرے جھکتے ہین سر ہزارون	بنا ہی نقش سجدہ تیرے نشان پا کا
نقش قدم	مذکر	ناسخ	پر رعب مین کوچہ قاتل کی ہی ایسی	ٹھہرے نہ جہان نقش قدم رہگذری کا
نقصان	مذکر	ناسخ	نہین ہی معتقد میر اگر حاسد تو کیا غم ہی	ہوا نے سجدۂ ابلیس کیا نقصان آدم کا
نقل	مذکر	نسیم	ایک صوت پر رہی صورت نہ مانند خیال	جب ہوئی ہستی مجھے نقل مکان پیدا ہوا
نقیب	مذکر	اسیر	فرشتہ نزع مین آیا نظر تو سمجھا مین	ہوئی حضور سے میری طلب نقیب آیا
نگ	مذکر	ناسخ	ہی گلشن خوبی وہ پری رو سلیمان	خاتم مین نہ کیون نگ ہو عقیق شجری کا
نگار	مذکر	نسیم	نقشے سے وہی نگار پایا	قسمت کا لکھا سا آگے آیا
نگر	مذکر	رند	ہی جو منظور ادھر ہو ادھر کی بنیاد	اوجڑی جاتی ہی یہ بستی وہ نگر بستا ہی
نگہ	مونث	اسیر	کیا ہی قتل نگہ مڑ کے دیکھتے ہین مجھے	ابھی تلک نگہ التفات اتنی ہی
نگین	مذکر	آتش	کس لعل آتشین کا ہی دل اپنا شیفتہ	جس پہ ہمارا نام کھدا وہ نگین جلا
نم	مذکر	مومن	چھوڑا نہ دل مین کچھ بھی تپ ہجر نے کہ رات	روتے تھے زار زار او آنکھون مین نم تھا
نماز	مونث	اسیر	طاعت مین ہی یاد خط شب گون	پڑھتا ہون نماز مین گہن کی
نمک	مذکر	رند	کیون عاشقون سے اپنے ترش رو ہیان ہین لب	شیرین لبون کے چہرون سے آخر نمک گیا
نمک	مذکر	غالب	زخم پر چھڑکین کہان طفلان بے پروا نمک	کیا مزہ ہوتا اگر پتھر مین بھی ہوتا نمک
نمکدان	مذکر	مومن	نالے سبب کیون کہ لب زخم نہ خندان ہوگا	شور محشر سے بھرا اس کا نمکدان ہوگا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر شعر	
نمود	مونث	ناسخ	گوہر گوش صنم کی آب کا ہی یہ اثر	سبزۂ خط نے جو گالون پر نمود آغاز کی
ننگ	مذکر	مومن	منہ کو آیا سو ناصحون سے کہا	پاس کیا ہو کہ ننگ ہی نہ رہا
نوبت	مونث	اختر	نقارچی بھی ہجر مین میرے رقیب ہین	نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک بجی نہین
نوبت	مونث	آتش	خوش تماشی وہ نہین جامۂ عریانی کی	اس مین کب نوبت پیوند و رفو آتی ہی
نور	مذکر	ناسخ	شب تاریک ہی پر نور گلیون مین ستا ہی	ہوا ثابت یہی کاشانۂ جانان کا رستا ہی
نورتن	مذکر	امانت	پکھراج وار زرد ہو فیروزۂ فلک	دیکھے جو نورتن کبھی بازوے یار کا
نوروز	مذکر	اسیر	ستائیگی بہت اب کے برس ہم کو شب فرقت	سنا ہی چڑھ کے پشت فیل پر نوروز آیا ہی
نوک	مونث	امانت	جب اون کے کان چھیدے بالے پن مین مشاطہ نے	تو دم ناکون مین لائی عاشقون کے نوک سوزن کی
نوک	مونث	اسیر	تیرے صفحے پر کھچی اوس سے مژگان کی شبیہ	نوک رہجائے الٰہی خامۂ بہزاد کی
نون	مذکر	وزیر	چشم و ابرو کو بنایا ایک جا استاد نے	صاد کے قابل ہی یہ تحریر اوس سے نون ہوا
نہال	مذکر	ناسخ	ہی فیض خاک نشینون سے سربلندون کو	کہ سبز پانی ہی سے ہر نہال رہتا ہی
نہایت	مونث	سالک	جور و ستم کی اون کے جو غایت نہین رہی	یہان بھی مری وفا کو نہایت نہین رہی
نہر	مونث	اسیر	جاری یہ نہر فیض ہوئی کس امیر کی	ہی موتیون کی آب مین کشتی فقیر کی
نہین	مونث	مومن	کہو مرگ سے ہان نوازش کس سے	کہ اوس سے زیادہ نہین ہو چکی
نے	مونث	وزیر	شعلۂ آواز سے جھڑتی جو ہین چنگاریان	نی بنائی تو نے کیا منقار موسیقار کی
نیّر	مذکر	سالک	دنیا مین مہر و ماہ کی جب تک ہی روشنی	روشن رہے یہ نیر بخت جوان ترا
نیر اعظم	مذکر	اسیر	چندے بدن مین رہ کے مرا دم نکل گیا	آ کر گہن مین نیر اعظم نکل گیا

لفظ	جنس	استاد	نظیر شعر	
نیرنگ	مذکر	صبا	ڈھیر دیکھے گل رخون کی خاک کے	واہ کیا نیرنگ ہین افلاک کے
نیش	مذکر	ناسخ	ترک لذت کر دلا پوچھے نہ تا تجھ کو گزند	نوش تو پیچھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا
نیشکر	مذکر	آتش	چاشنی دونون کی چکھی ہے جو حق حق تو یہ ہے	اون لب شیرین سے شیرین نیشکر کوئی تھا
نیل	مذکر	آتش	کہا بلبل نے جب توڑا گل سوسن کو گلچین نے	الٰہی خیر کیجو نیل رخسار چمن بگڑا
نیل	مذکر	مومن	کیا روؤن خیرہ چشمی بخت سیاہ کو	وہان شغل سرمہ ہے ابھی یہان نیل ڈھل گیا
نیلام	مذکر	اسیر	رخت تن میر اقضا کے ہاتھ بیچا عشق نے	جیسے ہو نیلام باقی دار کی املاک کا
نیلوفر	مذکر	ظفر	خال مشکین آتش رخسار پہ پیدا ہوا	چشمۂ خورشید مین بھی نیلوفر پیدا ہوا
نیند	مونث	مومن	کیا بخت عدو فسانہ خوان تھے	کیون نیند شب محن نہ آئی
			باب واو	
وار	مذکر	ظفر	زخمی کو اپنے آپ سے سکتا نہ چھوڑ دے	اک اوس کی وار سے بھی اور اپنے ہاتھ کا
وبا	مونث	رند	ہزارون مر گئے اوس کی مسکتی ہین لاکھون	عجیب روگ ہے یارب یہ کیا وبا آئی
وبال	مذکر	ظفر	آگیا زلف کے سودے مین جو کاکل کا خیال	تیرہ بختون سے کے ترے جی کو وبال اور لگا
وجہ	مونث	صبا	وجہ حرمت کلال کی ہوتی	دختر رز حلال کی ہوتی
ورد	مذکر	اسیر	مغفرت مین شک کیا ہے ہر دم ہے ہونٹون پہ	ورد یا غفار یا غفار یا غفار کا
ورق	مذکر	وزیر	یوسف کی اور یار کی تصویر کیا ملے	وہ ہے ورق غلام کا یہ آفتاب کا
ورم	مذکر	ناسخ	رہنے دے اے آسمان ہین مجھے آزار	پھر بھی جب تجھ سے چاہونگا ورم ہو جائیگا
وضو	مذکر	وزیر	نہائے خون سے ہم ہاتھ جان سے دھوئے	یہ غسل آیا ہمین اور یہ وضو آیا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
وضع	مونث	ظفر	ہی ترے ابروے خمیدہ پر	وضع شمشیر کی کہی جاتی
وضع	مونث	رند	کریگی دیکھیے کس کس کو سیدھا	یہ ٹیڑھی وضع تیری بانکی بانکی
وطن	مذکر	نسیم	اشک دیدہ ہین ہمین کیا خانہ ویرانی کی فکر	گر پڑے جس جا وہین اپنا وطن ہوجائگا
وفا	مونث	مومن	جفا سے تھک گئے تو بھی نہ پوچھا	کہ تو نے کس توقع پر وفا کی
وقت	مذکر	نسیم	فصل گل آئی زمانہ ہی جنون کے جوش کا	ہمت اے ساقی یہی ہی وقت نوشا نوش کا
وہم	مذکر	مومن	تھے نئے گناہ جرات پابوس تھی ضرور	کیا کرتے وہم خجلت جلاد آگیا
			باب ہای ہوز	
ہاتھہ	مذکر	مومن	حال دل یار کو لکھون کیون کر	ہاتھہ دل سے جدا نہین ہوتا
ہاتھہ	مذکر	اسیر	سب کے نام آے اکھاڑے مین تمھارے ہم بھی	چھوڑدے ہاتھہ ادھر بھی تو کوئی پالٹ کا
ہار	مذکر	رند	تم جاتے جاتے کس لیے پھر آے خیر ہی	چنپا کلی کہ موتیون کا ہار رہ گیا
ہان	مونث	ظفر	وعدہ وصل سے انکار کرے ہی وہ ظفر	منہ سے اوس بت کے خدا جانیے کب ہان ہوگی
ہتیار	مذکر	اختر	محفل مین حال پوچھ کے بلوا لیا کیجیے	دھوکے مین اپنے یار کے ہتیار ہوگیا
ہٹ	مونث	نسیم	ہٹ اوس نے جو کی تو ہاتھہ مارا	شیشہ ہوا چور چور سارا
ہجر	مذکر	رند	کرچکے جلد میرا کام تمام	دیر کیون ہجر یار کرتا ہی
ہجوم	مذکر	وزیر	جس طرف نکلا ہجوم عاشقان ہوجائگا	ساتھہ اوس یوسف لقا کے کاروان ہوجائگا
ہدف	مذکر	ظفر	ناوک اندازی مژگان کو تری دیکھ کے آج	دل کی چھاتی پہ ہی ظالم ہدف تیر رہا
ہرن	مذکر	آتش	کسی چشم سیہ کا جب ہوا ثابت مین دیوانہ	تو مجھ سے مست ہاتھی کی طرح جنگلی ہرن بگڑا

لغت	تذکیر	استاد	نظیر — شعر	
ہڑک	مونث	ظفر	با ولا دولت دنیا کی ہی خواہش مین حریص	سگ دیوانہ سے یہ کوی ہڑک جاتی ہی
ہست و بود	مونث	رند	دیکھی نہ سیر آکے عدم سے وجود کی	دن موت کے پھر آگئے یون ہست و بود کی
ہلال	مذکر	ناسخ	یہ رنگ سینہ خراشی مین اب ہی ناخن کا	کہ جیسے سرخ شفق مین ہلال رہتا ہی
ہل چل	مونث	امانت	ہل چل مرے اشکون سے زمانے مین پڑی ہی	جھالے ہین بھادون کے یہ ساون کی جھڑی ہی
ہما	مذکر	وزیر	ہوکے مایوس سگ یار پھریگا جو تو نہ	استخوان میرے ہما کھاکے پشیمان ہوگا
ہنر	مذکر	آتش	دوست دشمن یار رکھتا خاطر اپنی کیا عزیز	عیب الفت کے سوا ہم مین ہنر کوئی نہ تھا
ہنگام	مذکر	صبا	چمن کو دیکھ کر رہ رہ کے دل مین جوش آتا ہی	خدا چاہے تو پھر ہنگام نوشا نوش آتا ہی
ہوا	مونث	غالب	بھوکے نہین ہین سیر گلستان کے ہم و لے	کیون کر نہ کھائیے کہ ہوا ہی بہار کی
ہوا	مونث	آتش	عاشق کے سر کے ساتھ ہی سودا کو ٹلے	مومن نہ تھا وہ جس کو ہوائے جنان نہ تھی
ہوادار	مذکر	صبا	اے منعمو سامان سواری پہ نہ پھولو	اوڑ جائیگا اک روز ہوادار تمھارا
ہوحق	مونث	آتش	مدت العمر ہی اک چشم زدن کا وقفہ	کرلین ہوحق یہ خرابات نشین تھوڑی سی
ہوس	مونث	رند	حور کے واسطے کرتا ہون تمنائے بہشت	آدمی ہون ہوس روئے نکو آتی ہی
ہوش	مذکر	وزیر	رخ سے سرکی زلف ہوش ماہ انور اوڑ گیا	کھل گئے ہنسنے مین دندان رنگ اختر اوڑ گیا
ہونٹ	مذکر	ظفر	گذرتے ہین تجھے اظہار مدعا کے گمان	مرا جو ہونٹ بھی ہلے بدگمان ہلتا ہی
ہونس	مونث	ظفر	یہ کس کی ہونس وصل کو اک بار کھا گئی	بیماری فراق سے مجھے یار کھا گئی
ہیجان	مذکر	ناسخ	تیرے گیسو مین نے دیکھے جوش سودا ہو گیا	روئے آتش ناک سے ہیجان صفرا ہو گیا

لغت	جنس	استاد	نظیر شعر	
			باب یای تحتانی	
یا	مونث	سالک	اسم اعظم کب نظر آیا مرے جفار کو	جب الف کے ساتھ کاف آیا تو یا آئی نظر
یاد	مونث	ناسخ	صحرا مین دیکھتا ہون جو شوخی غزال کی	آتی ہی یاد اک صنم خرد سال کی
یاسمین	مونث	آتش	اون عذارون کی جو پاتی یہ صباحت آتش	یاسمین باغ مین پھولی نہ سمائی ہوتی
یاقوت	مذکر	ظفر	ظفر اوس کے لب رنگین سے ہم تو کام رکھتے ہین	کہان کا لعل رمانی ہی یاقوت یمن کس کا
ید بیضا	مذکر	مومن	ازبسکہ ثبت نامہ ہی سوز تپ درون	قاصد کا ہاتھ ہی ید بیضا کلیم کا
یرقان	مذکر	آتش	خاک پا تو نہ اوس عیسے نفس کی چھڑکی	باغبان نرگس بیمار کا یرقان گیا
یقین	مذکر	ناسخ	محو ایسا چاہیے عاشق خیال دوست مین	غیر اگر بولے یقین ہو یار کی آواز کا
یم	مذکر	آباد	یاد بحر حسن مین رونے کی جس دم آئی لہر	موج زن ہر ایک تار آستین سے یم ہوا
یمن	مذکر	رشک	اوڑ گیا طائر بہار چمن	دیکھیے یمن آشیان میرا

الحمد للہ الذی بری اتہ عن التانیث و التذکیر و الصلوۃ و السلام علی رسولہ البشیر و النذیر کہ اندنون یہ رسالہ نئے بدل تذکیر و تانیث کا دستور العمل حسب فرمایش جناب مصنف صاحب کے بحکم النقل کالاصل مطبع مصطفائی لکہنو واقع محمود نگر ماہ محرم ۱۲۹۵ ہجری مین اس احقر امیدوار رحمت خدای واجد محمد عبد الواحد کے اہتمام سے چھپ کر تمام ہوا پسندیدہ خواطر خاص و عام ہو فقط محمد شمس الدین